شریف التواریخ

جلد اوّل

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارہ معارف نوشاہیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزارش احوال

(از مولانا محمد لطیف زار نوشاہی۔ بی اے)

یہ ایک حقیقت واقع ہے کہ خداوند متعال جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کام کے ہونے کا حکم دیتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس میں اس کام کے مشکل، محال یا بعید از فہم ہونے کو مطلق دخل نہیں ہوتا۔ یہ مفروضات صرف انسانی قوت و قدرت کے ساتھ متعلق ہیں۔ رب کریم کے لیے ہر مشکل و محال کام آسان محض ہوتا ہے ہاں البتہ بعض مواقع پر وہ کچھ علل و اسباب پیدا فرما دیتا ہے اور اس طرح انسانی عقول کو شکوک و شبہات میں بھٹکنے سے محفوظ فرما لیتا ہے۔ ایسا ہی صداقت کا ایک اظہار مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۸ء (۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ) بروز جمعرات محترم المقام مکرمی حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری صدر مجلس رضا لاہور کے مطب میں نماز عصر سے قبل ظہور پذیر ہوا۔ میں حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری ثم لاہوریؒ کے دربار دُربار کی آستان بوسی کے بعد حضرت حکیم صاحب قبلہ کے سلام کو حاضر ہوا تو وہاں پر شیخ طریقت، نیر برج حقیقت، سجادہ نشین درگاہ نوشاہ عالیجاہؒ حضرت سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب مدظلہ العالی کو تشریف فرما پایا۔ اُن سے ملاقات پر معلوم ہُوا کہ وُہ اپنی نادر تحقیقی تالیفات کا ذخیرہ دارالاولیا ساہن پال شریف سے شالامار ٹاؤن لاہور میں اپنے فرزند ارجمند صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی طولعمرہ کے گھر منتقل فرما چکے

Marfat.com

ہیں۔ اس پر میری خواہش اور حکیم صاحب کی تائید کے ساتھ حضرت پیرِ طریقت نے مجھے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء (۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ) بروز پیر اپنی لاہور والی قیام گاہ پر حاضری کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ صاحبزادہ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی بھی اس وقت حکیم صاحب کے ہاں موجود تھے۔ انھوں نے مجھے پیروار کو حضرت کے آستانہ تک پہنچانے کی ہامی بھر لی۔ وقت مقررہ پر نمازِ عصر سے کچھ دیر پہلے میں قاری صاحب طولعمرہٗ کی معیت میں تقبیل عتبہ عالیہ سے سرفراز ہوا۔

حضرت کے محیر العقول مسوّدات و مبیّضات اور مطبوعات کو دیکھ کر ناطقہ گنگ اور حواس گم سُم ہو کر رہ گئے۔ حضرت نے فرمایا کہ میری عمر اکہتر سال شمسی سے متجاوز ہو چکی ہے اور میں دو سو۲۰۰ سے زائد علمی و ادبی ضخیم کتب کو مرتب و مدوّن کر چکا ہوں۔ انھیں سے ایک کتاب "شریف التواریخ" حجازی سائز کی تین جلدوں پر اس طرح مشتمل ہے کہ پہلی جلد تیرہ سو۱۳۰۰ صفحات کو محیط ہے۔ اور دوسری جلد سولہ سو۱۶۰۰ صفحات کی ہے۔ تیسری جلد بارہ حصّوں میں منقسم ہے۔ سب حصّوں کے صفحات پانچ ہزار سے زائد ہیں۔ اس کتاب کے ملاحظہ کے دوران حضرت نے فرمایا کہ "صرف ایک شریف التواریخ میری زندگی کے بیش قیمت تریپن۵۳ سال کی کاوش کا نتیجہ ہے"۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ "میں لکھنے پڑھنے سے نہ اکتایا کرتا تھا، نہ تھکا کرتا تھا، اب بڑھاپے میں تھک جاتا ہوں لیکن اکتاتا بالکل نہیں"۔

حُسنِ اتفاق سے اس دوران ادارہ الکتاب لاہور کے مالک جناب سلیم اسمٰعیل چشتی اور تکیہ سردار شاہ نوشاہی بیرون بھاٹی گیٹ لاہور سے متعلق صاحبزادہ افتخار علی شاہ نوشاہی تشریف لے آئے۔ اور کتاب شریف التواریخ کی جلدوں اور حصّوں کی ضخامت کو دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ اور حضرت صاحب کی محنت و کاوش کی بے حد تحسین کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ "میری محنت اور مشقت تو اس کتاب کے طبع ہو جانے کی صورت میں بارآور ثابت ہو سکتی ہے"۔ میں نے اس وقت الکتاب والوں کو ترغیب دی لیکن انھوں نے بتایا کہ اس کام کے لیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے کی ضرورت ہے اور ان کا

Marfat.com

ادارہ موجودہ حالات میں اتنے خرچہ کی سکت نہیں رکھتا۔

میں نے اس موقع پر یہ تجویز پیش کی کہ ایک ادارہ بنام "ادارہ معارف نوشاہیہ" قائم کیا جائے اور اس میں ہر ممبر سے مبلغ ایک ہزار روپے بطور عطیہ حاصل کیے جائیں۔ اس طرح ایک سو ممبروں سے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو سکتا ہے اور یہ کارِ خیر خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ میں نے اپنے حلقہ احباب جن کا تعلق قبلہ باباجی مولانا محمد اعظم قادری نوشاہیؒ میروال شریف کے آستانہ عالیہ سے ہے، کی طرف سے مبلغ دس ہزار روپے کا بفضلِ ایزدی وعدہ کیا اور حضرت صاحب قبلہ نے بھی اپنے متوسلین کی طرف سے دس ہزار روپے کا وعدہ فرمایا۔ تکیہ سرکار شاہ والے سید افتخار علی شاہ صاحب نے بھی اپنے متعلقین سے کافی رقم حاصل کر کے پیش کرنے کی یقین دہانی کرائی اور اس خوش آیند ابتدا پر حضرت صاحب نے حسن انجام کے لیے دعا فرمائی۔ صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی اور قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نے مہمانداری کا اہتمام قابلِ تعریف طور پر انجام دیا۔ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء (۳ صفر ۱۳۹۹ھ) کو مزید غور و فکر کرنے کے لیے حکیم محمد موسیٰ صاحب کے مطب پر جمع ہونے کے فیصلہ کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء (۳ صفر ۱۳۹۹ھ) بروز بدھ حکیم صاحب کے مطب پر ۳ بجے بعد دوپہر اجتماعِ احباب ہوا۔ حکیم صاحب نے جونہی میری تجویز کو سنا بہت پسند فرمایا اور فرطِ انبساط سے پیشگوئی فرمائی کہ اب کتاب بفضل اللہ تعالیٰ چھپ گئی۔ اسی وقت یہ فیصلہ ہوا کہ کتاب کی جلد اول موسوم بہ "تاریخ الاقطاب" کا مسودہ جو کہ حضرت مولف نے بہترین اور دیدہ زیب خطِ نستعلیق میں تحریر کیا ہوا ہے دوبارہ کتابت کے چکر میں نہ ڈالا جائے بلکہ اس کے "پازیٹو" بنوا کر طباعت کرالی جائے۔ اس طرح کتاب کتابت کی غلطیوں سے بھی محفوظ رہے گی اور حضرت صاحب قبلہ کے فنِ خطاطی کا نمونہ بھی قائم رہے گا، نیز خرچہ بھی کتابت سے مقابلتاً کم آئے گا۔ غرض اسی وقت حکیم صاحب کے ایک دوست مولوی محمد انور صاحب مالک برائٹ پریس کو، جو "پازیٹو" بنانے کا کام کرتے ہیں بلا کر

Marfat.com

گیارہ پیسے فی مربع انچ اجرت کے حساب سے فیصلہ کر لیا گیا۔ اور ۱۸ جنوری ۱۹۷۹ء (۱۹ صفر ۱۳۹۹ھ) بروز جمعرات کتاب کا مسودہ ان کے حوالے کر کے مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۹ء (۲۲ صفر ۱۳۹۹ھ) پیروار کے متبرک دن سے کام شروع کرنے کی تاکید کر دی اور مبلغ اڑھائی ہزار ۲۵ روپے انھیں پیشگی دے دیے۔

رقم کی فراہمی کے متعلق رب کریم نے اپنے خزانۂ غیب سے ایسے اسباب پیدا فرمائے جو میری توقعات سے کہیں زیادہ تھے۔ میرے حلقۂ احباب نے میری تجویز و تحریک پر بڑی کشادہ دلی سے لبیک کہی۔ دسمبر ۱۹۷۸ء (محرم ۱۳۹۹ھ) کے بعد میں اپنے گاؤں پڑیار نو ضلع شیخوپورہ گیا تو سب سے پہلے حاجی میاں فقیر محمد نوشاہی سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ ہمارے گاؤں میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور قاری محمد اسلم سلیم کے برادر بزرگ ہیں۔ جب میں نے انھیں بتایا کہ شریف التواریخ کی طباعت کے لیے میں نے اپنے متعلقین سے حضرت قبلہ باباجی میروال شریف کے نام پر مبلغ دس ہزار روپے کی پیشکش کر دی ہے تو وہ سن کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے یہ کونسی مشکل بات ہے ایک ہزار روپے میں دے دوں گا اور باقی جس دوست کو تم نے جتنا کہا کوئی انکار نہیں کرے گا۔ چنانچہ بالکل یونہی ہوا۔ میں نے لاہور آکر اپنے خواص عقیدت مندوں سے رابطہ قائم کیا۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی فیصل آباد والے جو میرے قبلہ والد محترم حاجی حسین بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند ہیں اور میرے ساتھ بھی محبت و عقیدت رکھتے ہیں کو بلا کر مبلغ دو ہزار کے لیے کہا جو انھوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا اور اس سے بھی زیادہ تعاون کا وعدہ کیا چند دن بعد انھوں نے فیصل آباد سے مبلغ دو ہزار روپے نقد بھیج دیے۔ بشیر جنرل سٹور نارنگ منڈی والے محمد بشیر نوشاہی ولد حاجی فضل کریم نوشاہی مرید کے منڈی والے چودھری فضل الٰہی ولد چودھری برکت علی اور قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی سب حضرات نے ایک ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا۔ اسی طرح چودھری خوشی محمد میونسپل انجنیئر بلدیہ گوجرانوالہ اور چوہدری محمد صدیق اوورسیئر ڈسٹرکٹ کونسل لاہور نے بھی ایک ایک ہزار روپے پیش کیے۔ خود میرے

Marfat.com

برادر بزرگ حاجی محمد شریف سجادہ نشین دربار عالی دارالبرکات حسینیہ بریار شریف نے بھی ایک ہزار روپے عنایت فرمائے۔ اسی طرح مسجد غوثیہ چوک راجگڑھ لاہور جہاں راقم بطور خطیب فرائض سرانجام دیتا ہے کے صدر خواجہ رؤف زکریا کچلو جو انجمن اسلامیہ امرتسر کے چیئرمین اور آنریری سیکرٹری فنانس ہیں اور حاجی محمد شریف جو اس مسجد کے نائب صدر اور راج گڑھ کی ایک مقتدر ہستی ہیں۔ ان ہر دو اصحاب نے مبلغ ایک ایک ہزار روپے عطا فرمائے۔ کچلو صاحب نے علمی و ادبی حلقوں میں کتاب کو متعارف کرانے کا وعدہ بھی فرمایا۔ ان کے علاوہ میں نے اپنے نورِ چشم عزیز القدر مولوی نور محمد ایم اے سلمہ الرحمٰن جو امریکہ کے مرکزی شہر نیویارک کے ایک ہسپتال میں شمسی توانائی کے ذریعہ ادویات سے علاج کے انچارج ہیں کو تحریر کیا، جس پر انہوں نے مبلغ دو ہزار روپے، ایک ہزار اپنی طرف سے اور ایک ہزار اس بندۂ ضعیف راقم الحروف کی طرف سے دینے کے لیے بھیج دیے۔ میرے کچھ متوسلین نے چھوٹی چھوٹی رقوم بھی بطور عقیدت پیش کیں۔ مثلاً چودھری محمد حسین ولد چودھری فتح دین نے بھی مبلغ تین سو بیس روپے دیے۔ چودھری محمد شریف ولد چودھری محمد حسین گلی والا بریار نے مبلغ دو سو روپے، چودھری محمد اکرم ولد چودھری بہاول دین گلی والا نے مبلغ پچاس روپے اور میاں خوشی محمد ولد میاں فیروز دین کفشدوز موضع بریار نے مبلغ پچاس روپے دیے ہیں۔ ان کے حُسنِ عقیدت کا ذکر بھی ضروری تھا۔ ان کے علاوہ محترم المقام بابو فیض رسول صاحب ستارۂ خدمت سابق ڈائریکٹر شپنگ کارپوریشن کراچی جو قبلہ باباجی مولانا محمد اعظم میروالی کی نگاہِ فیض کے طفیل آسمانِ شہرت تک پہنچے ہیں نے بھی مبلغ دو سو روپے کی رقم ارزانی فرمائی اور جناب محمد حفیظ بٹ نوشاہی شفیقی وسن پورہ لاہور نے مبلغ یک صد روپے عنایت فرمائے۔

حضرت صاحب قبلہ مولف کتاب ہذا نے اپنے موعودہ مبلغ دس ہزار روپے اپنے متوسلین سے بطریق ذیل جمع کر کے عطا فرما دیے ہیں:

حاجی راجہ نصراللہ خان	ڈھوک شہانی	۲۰۰۰

Marfat.com

چودھری محمد لطیف سندھو	موکھل سندھواں	۱
مرزا غلام نبی سکندر	نوشہ انڈسٹری گوجرانوالہ	۱
چودھری ذوالفقار علی چٹھہ	کراچی	۱
سید غلام حسنین	کوٹلی تارڑاں	۵
ڈاکٹر محمد اسلم	شیخوپورہ	۵
مرزا محمد اسمٰعیل آہن فروش	مریدکے	۵
مہر محمد عاشق آرائیں	لیہ	۴
میاں محمد عباس اختر	سیالکوٹ	۳
چودھری محمد شریف چیمہ	ابدال	۳
مرزا محمد نذیر اختر	چک مانو	۲
ابوالبرق صوفی بشیر احمد	بھکھی	۲
چودھری محمد صفدر تارڑ	گوجرانوالہ	۲
سید علی احمد کاظمی	پدّو ملّھی	۲
برکت علی چنگڑ	بچی والہ	۲
مستری محمد اکرم	ڈھب چیمہ	۲
چودھری محمد نواز چیمہ پٹواری	ابدال	۱
صوفی محمد امین	لاہور	۱
مستری محمد یوسف	گوجرانوالہ	۱
سائیں امام دین فقیر	کوٹ وارث	۱
ڈاکٹر بشیر محمد سجاد	گگّی	۱
چودھری مشتاق احمد تارڑ	پیرکوٹ	۱
عمر حیات سیال	چک جانو	۱

Marfat.com

چودھری اللہ لوک رہاڑ	کوٹ رہاڑ	۱۰۰
اینہ بی بی زوجہ اسمٰعیل	مریدکے	۱۰۰
محمد اکرام نسیم	مریدکے	۱۰۰
چودھری محمد شہباز چیمہ	ابدال	۱۰۰
چودھری خورشید احمد پٹواری	شیر گڑھ	۱۰۰
خلیفہ کرم دین	جھنڈیوالی	۱۰۰

کل میزان ۱۰۰۰۰

امدادِ غیبی کا اندازہ یوں ہوسکتا ہے کہ مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۷۹ء (۳ر صفر ۱۳۹۹ھ) کو حکیم محمد موسیٰ صاحب کے مطب میں احباب جمع تھے۔ حضرت صاحب بھی تشریف فرما تھے کتاب کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ ایک صاحب وہاں تشریف لائے جو بہت معزز آدمی تھے انھوں نے کہا "میرا نام غلام حسین ہے، میں چودھری گڈز ٹرانسپورٹ کا مالک ہوں۔ قادری نوشاہی سلسلہ میں ارادت رکھتا ہوں مجھے کتاب "مواعظ نوشہ پیر" کی ضرورت ہے جو مجھے مل نہیں رہی۔" میں نے کہا یہ کتاب آپ کو اسی جگہ سے مل جائے گی۔ یہ کتاب مرتبہ سید شرافت نوشاہی صاحب احقر نے چھپوائی تھی اور اس میں حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے منثور پنجابی مواعظ ہیں۔ میرے پاس اس کی وافر کاپیاں موجود ہیں، ساتھ ہی میں نے اس روز کے اجتماع کا مقصد بتایا۔ انھوں نے بغیر کسی تفصیلات میں جانے کے فوراً وعدہ کیا کہ وہ ۱۰ر جنوری ۱۹۷۹ء (۱۰ر صفر ۱۳۹۹ھ) کو مبلغ ایک ہزار روپیہ حکیم صاحب کو پہنچا دیں گے اور اس تاریخ کو کتاب "مواعظ نوشہ پیر" بھی لے لیں گے۔ چنانچہ انھوں نے وعدہ پورا کیا اور آیندہ بھی ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

واقعاتِ بالا، احباب اور عقیدت مند حضرات کے تعاون کو منظرِ عام پر لانے کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن کتاب "شریف التواریخ" کی طباعت اور اشاعت کے ضمن

Marfat.com

میں چند حقایق ایسے بھی ہیں جن کے پیش کرنے سے تصویر کے صحیح رُخ کی عکاسی ہو جائے گی

(۱) شریف التواریخ خطی، جلد دوم، طبقہ اول ص ۱۱۲ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قبلہ سید غلام مصطفیٰ المتخلص بہ نوشاہی کو جو واجب الاحترام مولف کے والد بزرگوار تھے مشاہدہ میں حضرت سرورِ کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت فیض بشارت ہوئی۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے کتاب "شریف التواریخ" کو دیکھ کر فرمایا:

"ایہہ کتاب ودھیا لکھی گئی اے۔"

(۲) شریف التواریخ خطی، جلد دوم، حصّہ دہم کے صفحہ ۲۵۲ پر حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہٗ کا ارشاد گرامی بحوالہ کتاب کنز المعرفت خطی، ملفوظات حضرت موصوف، جلد چہارم، باب سوم، ص ۲۷۵، ۳، ۱۲ھ میں شریف التواریخ کے بارے میں نقل فرمایا ہے کہ:

"کتاب کے چھپنے کے غیبی آثار پیدا ہو جائیں گے اور کتاب چھپ جائیگی۔ ع
مردے از غیب برون آید مددے بکند"

(۳) کنز المعرفت خطی کے ص ۴۴۳ میں یہ بھی تحریر ہے کہ "ہمیں کتاب کے چھپ جانے کے متعلق القا ہوا ہے۔ ع
مردے از غیب بروں آید و کارے بکند"

(۴) پھر اسی کتاب کے باب ۱۱ ص ۳۷۴ پر درج ہے کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے روضۂ اطہر سے ایک بزرگ باہر تشریف لائے ہیں اور درگاہِ عالیہ کی کھوہی (چاہ) کے پاس کھڑے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کتاب "شریف التواریخ" کو ہم نے خود چھپوانا ہے کسی کو چھپوانے نہیں دینا۔"

(۵) نیز انھیں حضرت سید غلام مصطفیٰ صاحب کی کتاب "فیض محمد شاہی" خطی کی جلد نہم، صفحہ ۱۰۱ پر درج ہے کہ پیر وار ۳۰ رجب ۱۳۸۱ھ، ۸ جنوری ۱۹۶۲ء، ۲۵ پوہ

Marfat.com

سمثِ بخانہ رحمت کمہار ساکن گاجر گولہ ہم نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے دربار سے ایک آدمی نکلا ہے جس کا نام اسلام ہے وہ کہتا ہے کہ "شریف التواریخ" کو میں خود چھپواؤں گا بالکل کوئی اور نہ چھپوائے۔"

اس مقام پر حضرت مولف قبلہ جو بحر العلوم بھی ہیں اور استادِ فن بھی، مرشد کامل بھی ہیں اور شیخ زمن بھی، نے ایک نادر تشبیہ پیدا کی ہے۔ فرماتے ہیں کتاب کی طباعت کی خدمت پر بظاہر چونکہ راقم آثم بندہ گنہگار محمد لطیف زار کو مامور کیا گیا ہے "اسلام" اور "لطیف" کے اعداد میں بحسابِ علم ابجد صرف تین کا فرق ہے۔ چونکہ کتاب باہتمام محمد لطیف چھپ رہی ہے اس لیے "باللطیف" اور "اسلام" کے اعداد برابر ہیں۔ لہٰذا یہ پیشگوئی اپنے منصۂ شہود پر پہنچ چکی ہے۔

حضرت صاحب کا ارشاد سر آنکھوں پر، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جب مجھ جیسے ضعیف البنیان کو اس خدمت کا موقع عطا کیا گیا ہے تو میں بھی نوشاہِ عالی جاہ سے فیض یاب ہوں اور مجھ پر جو کرم رب قدیر اور لطفِ رسول بے مثیل دبے نظیر ہے وہ سب انھیں خاصانِ بارگاہ کی عنایات کا صدقہ ہے اور یہ جو پیشگوئی میں فرمایا گیا ہے کہ یہ کام ہم نے خود ہی کرنا ہے تو میں بھی انھیں کا ہوں اور میرے پاس جو کچھ بھی ہے تمام نوشہ نیک نام کی بندہ پروری کے طفیل ہے اور اب یہ کام بفضل حق تعالیٰ شروع ہو چکا ہے اور نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ یہ تھی ابتدا اس کام کی جسے ہم اپنے قیاس کے مطابق بہت مشکل سمجھتے تھے اور جس کے لیے قادر مطلق نے بہترین اسباب مہیا فرما دیے ہیں اور یہ محض ہماری کوتاہ نظری تھی ورنہ فاعل حقیقی تو وہ خود ہی ہے اور یہ اس کا کرم خاص ہے کہ یہ ضخیم تاریخ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر پیشِ قارئین ہے۔

نفس مضمون کے لحاظ سے تاریخ کو ایک خشک مضمون خیال کیا جاتا ہے اور عام سطحی قاری اس سے چنداں لطف حاصل نہیں کرتا۔ بالخصوص جہاں تاریخ کے ساتھ سیرت نگاری کو جزوِ مضمون بنایا گیا ہو اور تحریر کو رطب و یابس سے پاک رکھا گیا ہو تو

Marfat.com

معاملہ کچھ عجیب صورت اختیار کر جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس کتاب زیرِ نظر میں مضامین کو اس رنگ میں مربوط کیا گیا ہے اور ترتیب و تدوین میں وہ کاوش کی گئی ہے کہ کتاب کو شروع کر دینے کے بعد گوناگوں نیرنگیاں ذوقِ سلیم کو تسکین بخشتی ہیں۔ نئے نئے مطالب سامنے آتے ہیں اور نادر تحقیق مضامین اور متنوع اسالیب بیان جلوہ نما ہوتے ہیں۔ کتنے حالات اور حکایات جو صحت طلب تھے یا مشکوک سمجھے جاتے تھے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ان پر سیر حاصل تبصرہ کر کے ان کی صحیح صورت کو پیش کر دیا گیا ہے۔ مثلاً حضور غوث الثقلین سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشد حضرت ابو سعید مبارک کو مخزومی لکھا پڑھا اور سمجھا جاتا رہا ہے۔ لیکن حضرت مولف زاد برکاتہ نے نہایت وقیع حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مخزومی نہیں بلکہ مُخرّمی تھے۔ اور مخزومی غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے۔ تاریخ جلیلہ کے مصنف نے بھی بلا زحمت تحقیق انھیں مخزومی ہی لکھ دیا۔ اسی طرح عام کتب تاریخ کی بے اعتنائی کی تقلید میں مورخین نے حضرت ابو سعید مبارک مخرمی کے مرشد حضرت ابو الحسن کو ہنکاری لکھ دیا ہے۔ مولف کتاب ہذا نے اپنی اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۳۱ اور ۱۳۲ پر قاضی ابن خلکان کی کتاب "وفیات الاعیان" جلد اوّل کے صفحہ ۳۴۶، اور امام ابن الاثیر جزری کی کتاب اللباب فی معرفۃ الانساب و اختصار انساب السمعانی قلمی، ورق ۷، ۹۴ ب کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ حضرت ابو الحسن ہکّاری تھے اور ہنکاری محض غلط ہے۔ غرضیکہ صاحب تاریخ نے جہاں ایک مورخ کے فرائض کو بطریق احسن سر انجام دیا ہے وہاں تصاویر کے صحیح رُخ کو پیش کرنے کے لیے بے حساب کتب کی ورق گردانی کی ہے اور گوہرِ مقصود کے حصول کے لیے متاعِ حیات کو بھی داؤ پر لگانے سے گریز نہیں کیا اور اپنے لیے پایاں کاوش اور محنت پر حق تصنیف تک کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہماری دعا ہے کہ رب ذو الجود والاکرام حضرت مصنف کی عمر اور ہمت میں برکت عطا فرمائے اور ادارہ معارف نوشاہیہ کو توفیق بخشے کہ کتاب شریف التواریخ کے باقی حصوں کو بھی منظرِ عام پر لا سکے۔ اس حصہ کتاب کے لیے بندہ

Marfat.com

ناچیز نے مادہ تاریخ پر بھی فکر کیا ہے جس میں حضرت مصنف کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

قطعہ

این ہدیۂ خلوص جنابِ شرافت است
واللہ از عنایت ہر خاص و عام بہ
از سال طبع بہر دل زارؔ این چنیں بخواں
فیضِ کرام نوشہ گردوں مقام بہ

۹ ۷ ۹ ۱ ۶ء

وہ کام جسے ہم اپنی کم مائگی کے پیشِ نظر مشکل اور محال خیال کرتے تھے رب کریم نے اپنے خاصانِ بارگاہ کے طفیل اسے آسان بنا دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ے

مشکل نظر جو آ رہی تھی سہل ہو گئی
بیک زار کرم نوشہ گردوں مدار ہے

۹ ۹ ۳ ۱ ھ

گدائے کوئے نوشاہِ عالیجاہ
محمد لطیف زارؔ قادری نوشاہی

نوشاہی منزل
محمدی پارک۔ راج گڑھ لاہور
۹ رمئی ۱۹۷۹ء
۱۱ رجمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

Marfat.com

تقریب

از محمد اقبال مجددی

عالم اسلام میں صوفیہ کے جو تذکرے تصنیف ہوئے ان میں سے ابتدائی تذکروں کی حیثیت صوفیہ کے مناقب، ان کی تعلیمات اکابر کی نصیحت آموز حکایات کے مجموعوں کی سی ہے، چنانچہ اگر ہم ان ابتدائی تذکروں کا ایک سرسری جائزہ لیں تو صوفیہ کے تذکروں کی ترتیب میں بہت نمایاں فرق نظر آئے گا۔ ابتدائی تذکرے یہ ہیں:

۱۔ تاریخ مشایخ از محمد بن علی حکیم ترمذی (ف ۲۵۵ھ)

۲۔ کتاب طبقات النساک از ابو سعید احمد بن محمد غزی ابن الاعرابی (ف ۳۴۱ھ)

۳۔ کتاب اخبار الصوفیہ والزہاد از ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان (ف ۳۴۲ھ)

۴۔ اللمع از محمد بن احمد بن ابراہیم مشہور بہ ابوبکر مفید جرجرائی (ف ۳۶۴ھ)

۵۔ کتاب اسمائے مشایخ فارس از ابو عبداللہ محمد بن خفیف (ف ۳۷۱ھ)

۶۔ معجم الشیوخ از ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن داؤد مستملی بلخی (ف ۳۷۶ھ)

۷۔ طبقات الصوفیہ از ابو العباس احمد بن محمد بن زکریا زاہد نسوی خراسانی (ف ۳۹۶ھ)

۸۔ تاریخ ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی (استادِ سُلمی) (ف حدود ۴۰۰ھ)

۹۔ حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم (ف ۴۳۰ھ)

۱۰۔ طبقات الصوفیہ از عبداللہ انصاری ہروی (ف ۴۸۱ھ)

۱۱۔ کشف المحجوب از علی بن عثمان ہجویری ملقب بہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری (ف حدود ۵۰۰ھ)

۱۲۔ التصفیہ فی احوال المتصوفہ از قطب الدین ابو مظفر منصور بن اردشیر العبادی (ولادت ۴۹۱ھ)

Marfat.com

مسلمانوں کے فنون میں ایک اہم فن تذکرہ نویسی ہے۔ ہمارے نزدیک اسے تاریخ کی ایک شاخ قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی تدوین و تالیف کا آغاز پہلی صدی ہجری میں ہی ہو گیا تھا اور اسلامی تاریخ نویسی کا آغاز تیسری صدی ہجری میں ہوا۔ گویا تذکرہ نویسی یا سوانح نگاری کو تاریخ نویسی پر تقدم زمانی حاصل ہے لیکن تاریخ نویسی کے فن اور مورخین کو بہت جلد اہلِ ثروت کا سہارا مل گیا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ عہد حاضر کے مورخین نے تذکرہ نویسی کو علم تاریخ کی ایک شاخ ہی قرار دے دیا۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعد سوانح نگاری حدیث کے راویوں کے حالات جاننے کا ذریعہ بنی رہی۔ اس طرح علم اسماء الرجال کے فن کی مستقل طور پر بنیاد رکھ دی گئی۔

پھر صحابہ کرام، تابعین، حفاظ اور صالحین کے حالات پر مستقل کتابیں لکھی جانے لگیں۔

اس طرح سوانح نگاری کا فن بتدریج لیکن سبک رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتا رہا۔

چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بعد صوفیہ کی عملی زندگی عوام کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہو سکتی تھی اس لیے اب سوانح نگاری کا مدار یہی شخصیات بننے لگیں۔

صوفیہ کے سوانح نگاری کا آغاز ہماری دانست کے مطابق اس طرح ہوا کہ ابتداء میں ان کی تعلیمات و اقوال کو عام کرنے کے لیے انھیں یکجا کیا جانے لگا۔ پھر ان اقوال کی تشریح و توضیح کے لیے رسائل مرتب ہونا شروع ہوئے۔ پھر صاحب اقوال کے حالات و کمالات اور نام و نسب کے بارے میں بھی ان پر اضافے ہونے لگے۔ اس طرح صوفیہ کے تذکرے وجود میں آئے۔ ابتدا میں یہ تذکرے نہایت سادہ نوعیت کے تھے اور ان کا مقصدِ وحید ان کی تعلیمات کو اُجاگر کرنا ہوتا تھا۔

پھر علاقائی تقاضوں اور وہاں کے باشندوں کے مزاج کے مطابق ان تذکروں میں ابواب و فصول کا اضافہ ہوتا رہا۔ ہم اس وقت صرف پاکستان و ہند میں تصنیف ہونے والے صوفیہ کے تذکروں پر بحث کریں گے۔

پاک و ہند میں وجود آنے والے ابتدائی تذکرے بڑی حد تک ان تذکروں کا پرتو ہیں جن

کی فہرست ہم نے شروع میں دی ہے۔ یعنی عرب و عجم خصوصاً ماوراء النہر میں جو تذکرے لکھے گئے پاکستان و ہند کی تذکرہ نویسی پر اس کے گہرے اثرات ہیں۔ یہاں تصنیف ہونے والے صوفیہ کے تذکروں میں حسب ذیل خصائص پائے جاتے ہیں:

۱۔ حالاتِ زندگی سے زیادہ ان کے مناقب احاطۂ تحریر میں لائے گئے۔

۲۔ ابتدا میں جو صوفیہ یہاں آئے ان کا مقصدِ ہجرت محض تبلیغِ دین تھا۔ ان کے راستے میں رکاوٹ بننے والے یہاں کے غیر مسلم مذہبی رہنما شعبدہ باز، جادوگر اور کاہن تھے جو اپنے کرتبوں سے یہاں کے سادہ لوح عوام کو اپنے جال میں پھنساتے تھے، ان کے مقابلہ میں صوفیہ کرام توکل و رضا کے پیکر تھے۔ جب یہ لوگ ان کے آڑے آئے تو ان مسلمان صوفیہ کرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کرامت کے اظہار کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یعنی انھیں اظہارِ کرامت کے وصف سے نوازا اور بہت سے عوام صوفیہ کرام کی محض کرامات سے متاثر ہو کر ہی راہِ راست پر آگئے۔

۳۔ پھر یہ کرامات صوفیہ کے تذکروں میں تحریر کی جانے لگیں اور آہستہ آہستہ صوفیہ کے تذکرے محض کرامات کا مجموعہ ہی بن کر رہ گئے۔ بعض تذکرے تو اوّل سے آخر تک صوفیہ کی کرامات سے مملو ہیں۔

۴۔ اس طرح تذکروں کا مقصدِ تصنیف بڑی حد تک مجروح ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دور آیا کہ صوفیہ کے ذاتی حالات اور تعلیمات بالکل پس منظر میں چلی گئیں اور ان کی خرقِ عادات کے قصے مزے لے لے کر بیان کیے جانے لگے۔

۵۔ بہت سے غیر محتاط، کم علم اور عقیدت کیش مریدین نے اپنے مشایخ کے اس قسم کے تذکرے مرتب کیے اور ان میں غیر ثقہ و غیر مصدقہ باتیں شامل کر دیں اور صاحب سوانح کی طرف غیر ثقہ باتوں کو منسوب کر دیا کہ اگر انھیں واقعی صاحبِ سوانح سے کوئی نسبت دی جائے تو ان کا اسلام مشکوک ہو جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور اہم نکتہ یہاں کی تذکرہ نویسی کے بارے میں یہ ہے کہ یہاں تذکرہ نویسی کا فن

Marfat.com

باقاعدہ عرب محدثین و ماہرین رجال حدیث کے ذریعہ متعارف نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ عربی تذکروں میں جس احتیاط، جرح و تعدیل اور اسناد و اصل کا خیال رکھا گیا ہے وہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے سوا کسی ہندی تذکرہ نویس کے ہاں نہیں ملتے۔ اس کے برعکس جن ہندوستانی مسلمانوں کے تذکرے خود ہندوستانی مصنفین نے عرب میں عرصہ تک رہ کر لکھے ہیں ان میں احتیاط کی تمام مذکورہ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً نتائج الحرمین۔ [درحالات حضرت شیخ آدم بنوڑیؒ (ف ۱۰۵۳ھ)]

۷۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی (ف ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) چونکہ خود محدث اور نہایت محتاط مصنف تھے اس لیے انھوں نے صوفیہ کا تذکرہ اخبار الاخیار لکھ کر پاکستان و ہند کے تذکرہ نویسوں کے لیے ایک مثال قائم کر دی۔ گویا یہاں کے صوفیہ کی تذکرہ نویسی میں ایک نئے یعنی انتقاد روایات کا رواج پڑ گیا۔ گو اس کی پیروی بہت کم مصنفین نے کی تاہم اس باب میں جدید سائنٹیفک تحقیقات کی خشتِ اوّل حضرت شیخ محدث نے ہی رکھی۔

۸۔ حضرت شیخ محدث نے اخبار الاخیار (۹۹۹ھ/۱۵۹۰ء) لکھ کر تذکرہ نویسی کے فن میں جس انقلاب، تبدّل، تجدّد اور تحقیق کی طرح ڈالی تھی اس کی پیروی کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔

۹۔ رہیں سیاسی کتب تاریخ، تو وہ سماجی زندگی کے آثار اور علماء و صوفیہ کے حالات سے (بجز چند) خالی ہیں۔ دراصل تذکرہ نویسوں نے تذکرہ نویسی کے فن کو بلاوجہ نہیں اپنا لیا اور یہ خیال بھی خام خام ہے کہ صوفیہ نے اپنی مدح سرائی کے لیے اپنے حالات پر تذکرے لکھوائے۔ بلکہ تذکرہ نویس شعوری طور پر سیاسی کتب تاریخ کی اس ناانصافی کو محسوس کر چکے تھے، کئی تذکرہ نگاروں نے واضح الفاظ میں اس کی شکایت بھی کی ہے۔ مثلاً "محمد غوثی شطاری نے گلزار ابرار (۱۰۲۲ھ) میں قاضی منہاج سراج کی طبقات ناصری میں اس وقت کے علمی اور مذہبی حالات سے کلیتہً اجتناب کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔"[۱]

---

[۱] نظامی، خلیق احمد، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات۔ دہلی ۱۹۵۸ء، ص ۱۰۲

Marfat.com

۱۰۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے پہلے عموماً ایسے تذکرے وجود میں آئے جن میں ہر قسم کی روایات کو محفوظ کرنے کے خیال سے جمع کر دیا گیا۔ حضرت شیخ محدث کی اخبار الاخیار کے بعد تذکرہ نویسوں میں روایت کو پرکھنے کا قدرے شعور ہوا، دریافت شدہ تذکروں میں یہ شعور خاصی سست رفتاری کے ساتھ ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

شیخ محدث کے بعد صوفیہ کے جو عمومی تذکرے لکھے گئے ہیں یعنی گلزار ابرار، کلمات الصادقین، ثمرات القدس، مجمع الاولیاء، سفینۃ الاولیاء، معارج الولایت، ریاض الاولیاء، مآثر الکرام اور خزینۃ الاصفیاء۔

ان تذکروں کی انفرادی خوبیوں سے قطع نظر ان میں صحتِ روایت، اصول درایت، اور شیخ محدث کے طریقہ کار کی نہ تو تقلید ہی ملتی ہے اور نہ ہی ان کی فکر کو آگے بڑھانے کی سعی کا احساس ہوتا ہے۔

۱۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ) نے رسالہ "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" لکھ کر پاکستان و ہند کی تذکرہ نویسی میں مزید احتیاط، غور و فکر اور صحتِ روایت کی مثال قائم کی جس سے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے مکتبِ فکر کو عملی صورت میں استعمال کیا گیا۔

۱۲۔ آزاد بلگرامی کی مآثر الکرام میں بھی تنقیدِ روایت، صحتِ اندراج اور اسناد کا اہتمام کیا گیا ہے اسی طرح مفتی غلام سرور لاہوری (ف ۱۳۰۷ھ) نے روایت کی صحت، کئی متضاد روایات نقل کرنے کے بعد ان میں سے مرجح روایت کی صحت کے بارے میں دلائل دینے کا اہتمام کیا ہے۔ پھر خصوصیت سے صوفیہ کے سنین ولادت و وفات کی دریافت نے بعد کے تذکرہ نویسوں کو نئی راہیں نکالنے کے لیے دعوتِ فکر دی۔

Marfat.com

صُوفیہ کے جدید تذکرے

جدید تذکروں سے مراد صوفیہ کے وُہ تذکرے ہیں جنھیں اسلامی اصول رجال، روایتؔ و درایت کے ساتھ ساتھ جدید سائنٹفک اصولوں کے مطابق تصنیف کیا گیا ہو۔ ہماری تحقیق کے مطابق پاکستان و ہند میں جدید تذکرہ نگاری کا آغاز اس وقت ہُوا جب مستشرقین یورپ نے صوفیہ کی تصانیف کے متون ایڈٹ کر کے ان پر تنقیدی حواشی و مقدمات کے اضافے کیے جب یہ ایڈیشن یہاں پہنچے تو یہاں کے مصنفین کو روایتی تذکرہ نویسی کی روش سے ہٹ کر جدید طرز اپنانے کا خیال ہوا۔

مولانا شبلیؔ و حالیؔ کے سوانحی ادب نے مزید غور و فکر کی دعوت دی۔ اردو کے مشہور رسالہ معارف دار المصنفین اعظم گڈھ (اجرا ۱۹۱۶ء) میں صوفیہ کرام پر تحقیقی مقالات نے اس کام کو زیادہ تقویت دے کر تصنیف و تالیف کے لیے میدان ہموار کیا۔

سیّد مقبول احمد صمدنی کی حیات جلیل (مطبوعہ ۱۹۲۹ء) حکیم سید شمس اللہ قادری کے صوفیہ پر مقالات اور رسالہ اسلامک کلچر حیدر آباد دکن میں پاکستان و ہند کے صوفیہ پر مختلف اہل قلم کے گراں بہا تحقیقی مقالات نے ایک ایسی فضا پیدا کر دی جس نے صوفیہ کی تصانیف کی نہ صرف اہمیت واضح کر دی بلکہ ان پر تحقیقی کام کے لیے بھی اہل علم کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

ان حالات میں جن مصنفین نے اس میدان میں نمایاں کام کیا ان میں جناب پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب تاریخ مشائخ چشت، حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، شیخ فرید الدین گنج شکر (سوانح بزبان انگریزی) اور ترتیب و تحقیق خیر المجالس وغیرہ نے اپنے کام کا مدار صوفیہ کرام کے احوال و آثار کی دریافت اور جدید طریق کار کے مطابق ان کی ترتیب و تہذیب کی۔ ان کے بعد ہمارے ملک کے نامور محقق جناب پروفیسر محمد ایوب قادری نے تذکرہ علمائے ہند کا جدید ترجمہ، تعلیقات اور مقدمات کے ساتھ اس کی اشاعت کی جس سے متاثر ہو کر اہل علم حضرات نے اپنے کام کے دھارے اس طرف موڑ لیے۔

24946

Marfat.com

تذکروں کی اقسام

صوفیہ کرام کے تذکرے کئی قسم کے ہیں ان میں عمومی تذکرے وہ ہیں جو سارے عالمِ اسلام کے صوفیہ کے احوال و مقامات کے بارے میں لکھے گئے ہیں پھر ان کی بھی کئی اقسام ہو گئیں یعنی ایک ملک کے تمام سلاسل کے صوفیہ کے حالات پر عمومی تذکرے وجود میں آنے لگے۔

تذکروں کی دوسری قسم خصوصی تذکرے ہیں۔ یعنی صرف ایک سلسلۂ سلوک کے مشایخ ان میں بھی سلاسل کی شاخوں کے مطابق الگ الگ تذکرے مرتب ہوئے ہیں۔ مثلاً چشتی سلسلہ میں شاخ فریدیہ، نظامیہ اور صابریہ وغیرہ۔

بعد کو تذکرہ نویسوں نے صرف اپنے سلسلۂ سلوک کے مشایخ کے حالات تحریر کرنے پر اکتفا کی۔

تذکرہ کی تیسری قسم مفرد تذکرے ہیں ان میں ایسے تذکرے شامل ہیں جو فردِ واحد کے احوال و آثار و افکار و مناقب پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یعنی اگر کسی سلسلۂ سلوک کا راہنما ایسی جاذب شخصیت کا مالک ہے تو اس کے لیے مفرد تذکرہ تحریر کیا گیا۔ اس کا اطلاق غالباً ہر سلسلہ پر ہو سکتا ہے۔

تذکرہ نگاری کے قواعد و ضوابط

تذکرہ نگاری کے اصول و ضوابط پر اب تک کوئی مستقل کتاب وجود میں نہیں آئی اور نہ تذکرہ نویسوں نے اپنے تذکروں میں اس موضوع پر بحث کی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ گروہ اس فکر سے بے بہرہ تھا۔ چند محدثین تذکرہ نگاروں کو چھوڑ کر جنہوں نے علم الرجال میں جرح و تعدیل سے استفادہ کیا ہے باقی تمام تذکرہ نویس تنقید روایات اور سندِ واصل کے اصول کو فراموش کر کے تذکرے مرتب کرتے رہے۔ اس لیے ان کے ہاں اس فن کے قواعد و ضوابط کی تلاش بے سود ہو گی۔

Marfat.com

البتہ تذکرہ نگاروں کے احوال و آثار پر چند کتابیں ضرور لکھی گئی ہیں[1] جن میں اس فن کے اصول وضوابط پر توجہ نہیں دی گئی۔ پہلی کوشش میں جو کچھ ان تذکرہ نویسوں کے ذہن میں آیا انھوں نے اسے تنقیدی افکار کے بغیر ہی صفحۂ قرطاس پر نقش کر دیا۔ صوفیہ کے تذکرے ایک دوسرے کی بلے ہنگم تقلید کے باعث شدید تنقیدات کی زد میں آ گئے۔

پنجاب میں تذکرہ نویسی

چونکہ کتاب حاضر کا تعلق خطۂ پنجاب سے ہے۔ اس لیے ہمیں اس مقدمہ میں صرف پنجاب کے صوفیہ کے تذکروں کے بارے میں چند نکات پیش کرنا ہیں:

تذکرہ نگاری کے اعتبار سے پنجاب نہایت ہی محروم القسمت خطہ ہے، یہاں کا علمی سرمایہ حملہ آوروں اور مسلم دشمن حکومتوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہے۔ جو بچ رہا تھا خود مسلمانوں کی بے حسی کی وجہ سے دیمک کی نذر ہو کر تاریک کنووں اور دریا کی موجوں میں سمو چکا ہے۔ باقی مآخذ اس قدر کم تعداد میں ہیں کہ اگر سنین تصنیف کے اعتبار سے ان کی فہرست مرتب کی جائے تو ایسے خلا نظر آتے ہیں جنہیں پر کرنا ناممکن ہے۔

پنجاب کی ابھی تک کوئی باقاعدہ اور تحقیقی تاریخ نہیں لکھی گئی۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں نے فقط رسمی ابواب کے تحت چند باتیں بنا کر ٹال دیا ہے، اس سلسلہ میں صوفیہ کے تذکروں کو اہمیت دینا یا انھیں مآخذ کی حیثیت سے استعمال کرنا تو درکنار انھیں چھو کر بھی نہیں دیکھا گیا۔

---

[1] بزرگ تہرانی: مصفی المقال فی مصنفی علم الرجال۔ ایران ۱۹۵۹ء

علی رضا نقوی: تذکرہ نویسی فارسی در ہند و پاکستان۔ تہران

احمد گلچیں معانی: تاریخ تذکرہ ہای فارسی۔ تہران

فرمان فتح پوری: اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری۔ لاہور ۱۹۷۲ء

ضرورت اس امر کی ہے کہ پنجاب کی سیاسی، ثقافتی اور روحانی تاریخ میں جو خلا پائے جاتے ہیں انھیں پُر کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے۔

ذیل میں ہم پنجاب کے صوفیہ کے چند بنیادی تذکروں کی فہرست دے رہے ہیں جن کی بنیاد پر مذکورہ کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

شریف التواریخ

قادریہ سلسلۂ طریقت کی ایک مشہور شاخ ہے سلسلہ نوشاہیہ، جس کے بانی حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری (ف ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء) تھے۔ یہ سلسلہ زیادہ تر پنجاب میں مروج ہوا۔ پیشِ نظر کتاب اسی طریقۂ تصوف کی ایک تاریخ ہے۔

ضخیم و جسیم شریف التواریخ جس کی تین جلدیں اور آٹھ ہزار سے زائد صفحات ہیں، پنجاب کی تاریخِ تصوف کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یقیناً سلاسلِ تصوف میں سے کسی سلسلہ کا اتنا بڑا اور جامع تذکرہ آج تک مرتب نہیں ہوا جتنا شریف التواریخ ہے۔

مجھے شریف التواریخ کو ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء سے اب تک کئی مرتبہ دیکھنے، اس کے مختلف حصص پڑھنے اور مطلوبہ مواد کی نقل و اقتباس کا موقع ملا ہے۔ نیز اس کتاب کی تیسری جلد (۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء تا ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء) راقم کی موجودگی میں تالیف کے مراحل طے کرتی رہی ہے۔ مجھے مولف کو اس کے لیے مواد جمع کرتے اور مسودۂ مبیضہ کی صورت دیتے ہوئے متعدد بار مشاہدے کا موقع ملا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کے عمل کے عینی شاہد کی حیثیت سے مجھے چند اہم نکات پیش کرنا ہیں:

۱۔ جب ہم اس کتاب کا بلحاظ توقیت ( ) مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جلد اول دوسری دونوں جلدوں سے طریقۂ تحقیق و تصنیف، استدلال، استخراجِ نتائج، وقائع کے تقابل اور اصولِ نقد و نظر کے اعتبار سے مختلف ہے۔

Marfat.com

اس کی جلد اول بالکل متقدمین کے طریقۂ تصنیف کے مطابق ہے۔ پہلی جلد کی تکمیل (۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء) کے بعد ہوئی جب کہ مولف کی عمر کل ۲۹ سال تھی۔ لیکن اس کے بعد انھیں بہت کچھ مطالعہ کا موقع ملا، تجربہ، بے پناہ صلاحیتوں اور اپنی خداداد ذہانت سے انھوں نے بہت جلد مغربی طریقۂ تصنیف و تالیف کے پیروکار مصنفین کی صحبت سے اثرات قبول کر لیے، اور دوسری و تیسری جلدوں میں اس نئے رنگ کی آمیزش نے قدیم وجدید کے درمیان ایک نہایت حسین امتزاج پیدا کر دیا ہے۔ ہم نے اس درمیانی منزل کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ مغرب کے مقلد مصنفین نے مغرب کا محض طریقۂ تصنیف اپنایا ہے، تصنیف و تالیف کے لیے جس ابتدائی اور محکم علم کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس سے عاری ہونے کے سبب متعینہ راہوں سے بھٹک جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو وہ مغرب کو متاثر کر سکتے ہیں اور نہ مشرق کو کچھ دینے کے قابل رہتے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ پیشِ نظر کتاب کے مولف اسی درمیانی کڑی کے ستون ہیں۔

۲۔ معاشرے کے افراد کے مختلف طبقات میں سے طبقۂ صوفیہ پر تحقیق کرنا خاصا دشوار کام ہے کیونکہ یہ گروہ اخفائے حال کو ترجیح دیتا ہے، ان کے احوال تحریر کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں دوسرے اس طبقہ کے افکار کی شرح و تقریب کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے عصرِ حاضر کے اس موضوع پر کام کرنے والے مصنفین بے بہرہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی کتابیں صوفیہ کے حالات کی کھتونی تو بن جاتے ہیں لیکن ان کی صحیح تعلیمات و افکار کی فہم و تفہیم کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔

پیشِ نظر کتاب کے مولف مروجہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ تصوّف کے علوم سے بھی بخوبی واقف ہیں اس لیے ان کی تحریر میں وہ جامعیّت پائی جاتی ہے جس کا ایسی کتابوں میں ہونا لازم ہے۔

Marfat.com

۳۔ روایاتِ تصوف پر تنقید ایک عرصہ تک گستاخی تصور ہوتی رہی، لیکن شیخ محدث کی اخبار الاخیار کے منظرِ عام پر آنے کے بعد اس تصور میں خاصی تبدیلی واقع ہوئی۔ شریف التواریخ میں روایات کی پرکھ، متضاد بیانات پر سیر حاصل بحث کے بعد حتمی نتائج کا استخراج نہایت احسن طریقے پر کیا گیا ہے۔

۴۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں شامل رجال کے تراجم کو اگر طبقات کے اعتبار سے مرتب کیا جائے تو معاشرہ کی طبقاتی تقسیم یعنی علماء و صوفیہ، شعراء و حکماء اور امراء وغیرہ کی ایک جھلک ہمارے سامنے آجائے گی۔ مثلاً اگر کسی کو پنجاب کے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی شعراء کا تذکرہ مرتب کرنا ہو تو بلا مبالغہ اس کتاب میں ہزاروں صفحات کا مرتب شکل میں مواد مل سکتا ہے۔

۵۔ یک نظری ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب صرف سلسلہ نوشاہیہ کے افراد کے حالات پر ہوگی لیکن جب آپ اسے بالاستیعاب پڑھیں تو اس میں سے ان گنت ایسے حضرات کے حالات، علمی کارناموں اور ان کی معاشرتی سرگرمیوں کی تفصیلات ملیں گی جو اس سلسلہ سے منسلک نہیں تھے کیونکہ اس کتاب میں ان کا ذکر ضمناً آیا تھا۔ مؤلف نے ان کے حالات بھی حواشی اور متن میں ہر جگہ بڑھائے ہیں۔

۶۔ اس کتاب میں شامل زیادہ تر ایسے افراد کے حالات ہیں جن کا تعلق پنجاب سے تھا۔ لیکن ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد دنیا میں جہاں کہیں بھی گئے ہیں ان کے حالات کو نہایت جستجو کے بعد یکجا کر دیا گیا ہے۔

۷۔ گویا اگر کسی کو "سہم پنجاب در انتقالِ افکار و مردم در جہان" کے موضوع پر کام کرنا ہو تو اس کے لیے یہ کتاب ایک ناگزیر ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۸۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ متن میں وارد ہونے والی شخصیات کے حالات حواشی میں اس خوبی سے اضافہ کیے گئے ہیں کہ متن پڑھتے وقت کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آتی، ان میں اکثر حواشی کا تعلق غیر معروف شخصیتوں کے تراجم سے ہے۔

۹۔ صوفیہ کے تذکروں میں ایک خامی یہ پائی جاتی ہے کہ وہ سنین (ولادت، وفات، اہم حوادث) سے خالی ہوتے ہیں۔ لیکن اس شریف التواریخ کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ مولف کو تذکروں کے اس خلاء کا خاصا احساس ہے انہوں نے نہ صرف پرانے اور غیر متحقق سنین کی تصحیح اور حک و اصلاح کی کوشش کی ہے بلکہ قدیم مصنفین کو اندراجِ سنین میں جن وجوہ کی بنا پر اشتباہات پیدا ہوئے ان کی بھی نشان دہی کی ہے نیز مولف نے متقدمین کے جو سنین خود متعین کیے ہیں ان کے لیے محکم دلائل بھی پیش کیے ہیں۔

گویا صحتِ سنین کے لیے اس کتاب کا تذکروں میں منفرد مقام ہے۔

۱۰۔ صوفیہ کے بعض تذکرے اس لیے اہم ہیں کہ ان میں صوفیہ کے احوال و آثار محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، کئی صوفیہ کے رسائل آج ہم تک صرف اس لیے پہنچے ہیں کہ ان کے کسی نہ کسی تذکرہ نگار نے انھیں بعینہٖ اپنے تذکرے کا جزو بنا لیا ہے یا ان کے بعض کلمات ان کی تصانیف سے نقل کر دیے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے افکار سے ہم آگاہ ہوئے۔ ان میں معارج الولایت (۱۰۹۴ھ) کا نام سرفہرست ہے جو اپنے اندر صوفیہ کے رسائل کے متون سمیٹے ہوئے ہے، یہی حال پیشِ نظر کتاب شریف التواریخ کا ہے۔ اگر صاحبِ ترجمہ کا ایک مکتوب ہی ملا ہے تو وہ بھی نقل کر کے اس کتاب میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اگر ایسے آثار کی فہرست مرتب کی جائے جو محض شریف التواریخ کی بدولت ہم تک پہنچے ہیں یا آج تک محفوظ ہیں تو یہ خاصا طویل کام ہو جائے گا۔

۱۱۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اس کتاب کے مولف خود خطاط ہیں اور انھوں نے اپنی اس تالیف کی جس حسن و خوبی کے ساتھ کتابت کی ہے، اس دور میں اس کی مثال ملنا دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے کاتبوں کے حوالے کرنے کی بجائے اسی خود نوشت نسخہ مولف کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

۱۲- شاید قارئین کو اس کتاب کی زبان پر اعتراض ہو کہ ادبی و لسانی اعتبار سے اس میں نقائص پائے جاتے ہیں لیکن ہم اس باب میں صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مولف نے اس کتاب میں زیادہ توجہ واقعات و سنین کی صحت پر دی ہے۔ اسے آب حیات یا شعر العجم کی طرح خواہ مخواہ دلچسپ بنانے کے شوق میں لسانی قلابازیاں اور خیالی گھوڑے نہیں دوڑائے بلکہ نہایت سہل انداز بیان میں حقایق نویسی کو پُر لطف بنا دیا ہے دور آخر کے تذکرہ ہائے صوفیہ میں خزینۃ الاصفیاء کو جو مقبولیت حاصل ہے اس کی ایک وجہ اس کی نہایت آسان، سادہ اور عام فہم زبان بھی ہے۔ نیز ہم پاکستانیوں کے لیے یہ سرمایۂ افتخار ہے کہ ہمارے ملک کی قومی زبان میں ایک بیش بہا کتاب کا اضافہ ہو رہا ہے یقیناً دنیا کے کسی ادب میں اس موضوع پر ایسی اور اتنی بڑی کتاب تالیف نہیں ہوئی ہو گی۔

۱۳- شریف التواریخ کی ضخامت دیکھ کر اس کے فرد واحد کی تالیف باور کرتے ہوئے اہل علم کو متردد پایا گیا ہے۔ لیکن اس کی ضخامت سے زیادہ جب ہم اس کے مذکورہ محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو شاید بعض حضرات کا وہ تردد یقین میں بدلتے ہوئے دیر نہ لگے بے شک و شبہ کتاب حاضر کے مولف نے تنہا نہایت دل جمعی کے ساتھ ایسا کام انجام دیا ہے جو اس قلیل عرصہ (تریپن ۵۳ سال) میں مولفین کا ایک بورڈ بھی اس طریقہ پر نہیں کر سکتا تھا جس طرح حضرت مولف نے مستقل مزاجی سے کیا ہے۔

شریف التواریخ تین ضخیم جلدوں اور آٹھ ہزار سے زاید صفحات پر مشتمل ہے جن کے نام بھی الگ الگ ہیں:

- پہلی جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب (تاریخی نام) ۱۳۵۵ھ سطور فی صفحہ ۲۰ اس جلد کے مآخذ پانچ سو سے زاید کتابوں میں ۷۵ مخطوطات ہیں۔ اس میں چار فہرستیں اور طویل اشاریہ ان کے علاوہ ہے۔

Marfat.com

اس جلد کے مقدمہ میں مدارجِ ولایت، اقسامِ اولیاء اللہ، قطب، غوث وغیرہ، حالت ہائے اولیاء اللہ، قلندر، سالک، مجذوب وغیرہ، اثباتِ کراماتِ اولیا، قرآن، حدیث اور حکمت وغیرہ سے دلائل و مسائل بیعت، خلافت وارشاد، ایک سو چوالیس (۱۴۴) سلاسل اولیاء کا تذکرہ مع شجرات طریقت بیان کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے لے کر حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ تک ان کے شجرہ طریقت کے مطابق مشایخ کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اس جلد کی تکمیل ۱۳۵۵ھ پر ان اکابر نے تقریظات وقطعاتِ تاریخ لکھے ہیں:

مولانا سید غلام مصطفٰے نوشاہی، پیر غلام دستگیر نامی اور مولانا قاضی سلام اللہ شائق ساکن چک عمر ضلع گجرات۔

○ جلد دوم۔ اس کی جلد دوم کا نام طبقاتِ نوشاہیہ ہے۔ تاریخ تکمیل، ار جمادی الاخری ۱۳۸۱ھ۔ صفحات ۴۶۶ اسطور فی صفحہ ۲۲

اس جلد کو مزید سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

○ طبقۂ اوّل، نوشاہیہ آبائیہ۔ اس میں مولف نے اپنے مورثِ اعلیٰ اور امام سلسلۂ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر اپنے آباؤ اجداد کے حالات اپنے تک لکھے ہیں۔ اس طبقہ میں گیارہ حضرات کے حالات ہیں۔

○ طبقۂ دوم نوشاہیہ برخورداریہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے فرزند اکبر سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی اولاد کے حالات گیارہ ابواب میں سلسلۂ نسب کے مطابق لکھے ہیں جن کی تعداد ۲۵۵ ہے۔

○ طبقۂ سوم نوشاہیہ ہاشمیہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے چھوٹے صاحبزادے سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں ان کی تعداد ۷۹ ہے۔

Marfat.com

- طبقہ چہارم نوشاہیہ سلیمانیہ۔ اس میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی اولاد کے حالات دس ابواب میں تحریر کیے ہیں جن کی تعداد ۶۰ ہے۔
- طبقہ پنجم نوشاہیہ رحمانیہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے خلیفہ شیخ عبدالرحمٰن معروف بہ پاک رحمٰن نوشاہی بھڑی والہ اور ان کے متوسلوں کے حالات زمانۂ حاضرہ تک درج کیے ہیں جن کی تعداد ۴۲ ہے۔
- طبقہ ششم نوشاہیہ سچیاریہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے خلیفہ شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب میں لکھے ہیں جن کی تعداد ۳۶ ہے۔
- طبقہ ہفتم نوشاہیہ صالحیہ۔ اس میں حضرت نوشہ کے خلیفہ سید صالح محمد چک سادہ ضلع گجرات اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب میں یہ تعداد ۲۲ تحریر کیے ہیں۔

گویا اس جلد میں پانچ سو سے زاید رجال کے حالات لکھے گئے ہیں، اس کے ماخذ کی تعداد ۲۷۵ ہے جن میں ۶۲ مخطوطات بھی شامل ہیں۔

- جلد سوم۔ اس کی جلد سوم کا نام تذکرۃ النوشاہیہ ہے۔ آغاز ۲۰ رجب ۱۳۸۹ھ۔ تکمیل ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ اس کی ضخامت چونکہ پہلی دونوں جلدوں سے زیادہ ہے اس لیے مولف نے اسے بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے جس کے کل صفحات ۵۱۷۰ ہیں۔ ہر حصہ کو الگ الگ نام سے موسوم کیا ہے۔ یعنی:
  - اول۔ تحائف الاطہار۔ ذکر بلا واسطہ مریدین حضرت نوشہؒ۔
  - دوم۔ لطائف الاخیار۔ اس میں صرف ایک واسطہ سے حضرت نوشہ کے حلقۂ مریدین میں شامل حضرات کا تذکرہ ہے۔
  - سوم۔ معارف الابرار۔ تیسری پشت کے اکابر کا تذکرہ۔
  - چہارم۔ مآثر الاحبار۔ چوتھی پشت کے بزرگوں کا تذکرہ۔

Marfat.com

- پنجم ۔ عوارف الانوار ۔ پانچویں پشت کے افراد کا تذکرہ ۔
- ششتم ۔ صحائف الاسرار ۔ چھٹی پشت کے حضرات کا تذکرہ ۔
- ہفتم ۔ مناہج الاسرار ۔ ساتویں پشت کے صاحبان کا تذکرہ ۔
- ہشتم ۔ شواہد الافکار ۔ آٹھویں پشت کے درویشوں کا تذکرہ ۔
- نہم ۔ فوائد الاذکار ۔ نویں پشت کے اہل اللہ کا تذکرہ ۔
- دہم ۔ عمائد الادوار ۔ دسویں پشت کے صوفیوں کا تذکرہ ۔
- یازدہم ۔ روائح الازہار ۔ گیارھویں پشت کے فقراء کا تذکرہ ۔
- دوازدہم ۔ طوالع الانظار ۔ اس کی ابتداء میں ان نوشاہی بزرگوں کا تذکرہ ہے

جن کا شجرۂ طریقت مولف کو دستیاب نہیں ہو سکا ۔ اس کے بعد اس میں مولّف نے ایسے معاصرین کے حالات لکھے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی اور ان سے کسی نوع کے تاثرات و افکار قبول کیے ۔ ان میں سے اکثر ایسے معاصرین کے حالات شامل ہیں جنہوں نے مولف کی فرمایش پر اپنے خود نوشت حالات مولف کو فراہم کیے ۔ گویا اس حصّہ کا تعلق مولف کے حالاتِ زندگی سے زیادہ ہے ۔ اس کی اہمیت معاصر دستاویز کے علاوہ یہ بھی ہے کہ مولف کے افکار و نظریات کے نشیب و فراز میں جن افراد کا دخل رہا ہے ان کا ذکر اسی آخری حصّہ میں مل سکتا ہے ۔

اولیاتِ شریف التواریخ

اس گرانبہا کتاب کے مندرجات کا بغور و تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اس کا بہت سا مواد بالکل منفرد نظر آتا ہے ۔ مثلاً اس کی فہرست ماخذ میں مخطوطات کا شمار ۱۰۵۶ ہے جن میں سے بعض کے نام اس کی تین جلدوں اور تیسری جلد کے بارہ حصّوں کی فہارس ماخذ میں مکرر بھی آئے ہیں ، لیکن ان میں محولہ نوّے مخطوطات ایسے ہیں جنہیں پہلی مرتبہ صرف اسی مصنف

Marfat.com

سے متعارف کروایا ہے اور بجا طور پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ دنیا کے ماخذ و مخطوطات میں ان نوّے خطی ماخذوں کی دریافت کا سہرا اسی فاضل مصنف کے سر ہے۔

ذیل میں اسی قسم کے ماخذ کی مجمل فہرست دی جا رہی ہے تا کہ محققین بآسانی ان کا جائزہ لے سکیں۔ ان میں ناموں سے پہلے لکھے ہوئے نمبر اس کی مختلف جلدوں کی فہارس ماخذ کے شمار کے مطابق ہیں:

جلد اوّل

۲۵۔ اسرار قادر۔ مولوی محمد جان قادری بٹالوی

۳۴۔ انوار الصالحین۔ پیر معصوم شاہ نوشاہی

۳۶۔ انوار القادریہ۔ حکیم غلام قادر شاہ اثر جالندھری

۴۰۔ اوراد القادریہ۔ مخدوم سید عبد القادر اوچی

۴۶۔ بحر الاسرار۔ سید سعد اللہ موسوی قادری

۸۲۔ تحائف قدسیہ۔ پیر کمال نوشاہی لاہوری

۱۰۰۔ ترجیعات قادری۔ مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچی

۱۰۱۔ ترویح القلوب۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

۱۲۶۔ تکملہ مفتاح الفتوح۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی

۱۳۴۔ ثواقب المناقب۔ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی

۱۵۰۔ چہار بہار (ملفوظات نوشہ صاحب) از شیخ محمد ہاشم تھرپالوی

۲۰۰۔ ذکر الائمہ۔ سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی

۲۰۸۔ الاعجاز (رسالہ احمد بیگ) مرزا احمد بیگ لاہوری

۲۳۲۔ سر مکنون۔ میاں فقیر اللہ برقندازی۔ مکیرانی

Marfat.com

9/3/98

۳۴۴- کتاب الفوائد - سید حافظ محمد شاہ نوشاہی
۳۵۴- کلید گنج الاسرار - خلیفہ محمد ابراہیم برقندازی - جالندھری
۳۶۳- گلزار فقرا - حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالی
۳۶۵- گلشن گلزار - سید حسن علی شاہ سوکی
۳۷۲- لطائف گل شاہی - سید گل محمد نوشاہی
۴۰۳- مراۃ الغفوریہ - میاں امام بخش نوشاہی لاہوری
۴۲۴- مصطلحات طالب حق - خواجہ عمرالدین گڑھ شنکری
۴۶۲- مناقبات نوشاہیہ - سید عمر بخش نوشاہی رسولنگری
۴۸۱- نتائج الاخبار - خلیفہ محمد ادریس اوچی
۴۸۸- نسب نامہ سادات - پیرکوٹ سدھانہ - جھنگ

جلد دوم

۱- آب حیاتی - سید عمر بخش نوشاہی رسولنگری
۱۴- انشائے نوراللہ - سید حافظ نوراللہ نوشاہی فرشتہ صفات
۲۳- بنجیرہ - شیخ بہلول جالندھری
۴۵- تشریف الفقرا - فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی لاہوری
۵۴- ثمرات الافکار - سید حافظ قل احمد نوشاہ ثانی
۵۸- جوامع الاسرار - سید حافظ برخوردار بحر العشق نوشاہی
۶۸- حقایق الآثار - سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی
۶۹- حقایق نوریہ - سید حافظ نوراللہ نوشاہی فرشتہ صفات
۷۳- خزینۃ الفقرا - حافظ نورالدین نوشاہی گنجوی
۹۲- روضۃ التذکیہ - سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی

Marfat.com

۱۳۱۔ فتاویٰ نوشاہیہ۔ سید حافظ نور اللہ نوشاہی فرشتہ صفات

۱۳۹۔ قصائد۔ حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ

۱۷۰۔ مجمع اللطائف۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

۲۰۲۔ مصطلحات الصوفیہ۔ سید حافظ نور اللہ نوشاہی فرشتہ صفات

۲۰۸۔ مقامات قطبیہ۔ میاں محمد شیر قریشی

۲۴۶۔ مکتوبات نور اللہ۔ سید حافظ نور اللہ نوشاہی فرشتہ صفات

حاشیہ۔ تلقین نوشاہی۔ سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری

جلد سوم۔ حصہ ۱

۶۔ اسرار الصدق۔ قاضی فضل حق صدیقی

۵۶۔ تذکرہ صدیقیاں۔ شیخ نادر حسین صدیقی

۶۲۔ تفنگ عشق مثنوی۔ مولوی عبدالحق چشتی

۹۱۔ خطوط و مراسلات۔ فقیر عزیز الدین بخاری۔ (ذخیرہ شیرانی)

۱۰۹۔ ذخیرہ معلومات۔ شیخ نادر حسین صدیقی

۱۳۳۔ شجرہ انساب (ذخیرہ شیرانی)

۱۶۷۔ کرامات حضرات مجددیہ۔ مولوی کلیم اللہ مچھیانوی

۱۷۰۔ کشکول نوشاہی۔ فقیر غلام محی الدین لاہوری

جلد سوم۔ حصہ ۲

۴۷/۲۔ رقعات غنیمت۔ شیخ محمد اکرم غنیمت کنجاہی

۵۴۔ شرح نیرنگ عشق۔ مولوی دوست محمد

۵۶۔ طب فرقانی۔ حافظ حبیب اللہ الیاسی

Marfat.com

۶۶۔ کلیاتِ اشرف۔ مولوی محمد اشرف نوشاہی منچری (فارسی اردو پنجابی)

۷۰۔ مثنوی ارژنگ عشق۔ شیخ عطا محمد زیرک

۸۱۔ مثنوی دستور ہمت۔ میر محمد مراد لائق

۹۲۔ مثنوی شمع محافل۔ میر محمد عطا حسین خان تحسین

جلد سوم۔ حصہ ۳

۱۹۔ تذکرۃ المشایخ۔ مولوی پیر میر احمد نوشاہی جھنگی والہ

۶۵۔ رسالہ تصوف۔ میاں غلام مرتضیٰ نوشاہی نظام آبادی

۶۸۔ وحدت نامہ۔ فقیر غلام محی الدین نوشاہی لاہوری

۶۹۔ زاد المسافرین۔ خواجہ غلام محمد نوشاہی

جلد سوم۔ حصہ ۴

۸۰۔ رسالہ وراثت۔ مولوی محمد اشرف نوشاہی منچری

۸۲۔ رقعات نور اللہ۔ سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی

۸۳۔ رموز عشق۔ سخی امام شاہ نوشاہی وزیر آبادی

۱۰۹۔ کلیاتِ قُل احمد۔ مولوی قل احمد فاروقی نوشاہی

۱۲۵۔ گیان پرکاش۔ شیخ ہاشم شاہ نوشاہی ٹھرپالوی

۲۰۰۔ گیان مالا۔ شیخ ہاشم شاہ نوشاہی ٹھرپالوی

۵۔ مصباح الطلب۔ مولوی محمد اشرف نوشاہی منچری

Marfat.com

جلد سوم ۔ حصہ ۵

۳۹۔ سیرۃ الاولیاء ۔ مولوی غلام حسن نوشاہی راجہ پوری
۶۱ ۔ مجمل تاریخ خاندان ۔ فقیر صاحبان ۔ لاہور

جلد سوم ۔ حصہ ۶

۸ ۔ انوار العاشقین ۔ سید وارث علی شاہ بھاکری نوشاہی
۱۰۳۔ گلزار معانی ۔ خلیفہ محمد ابراہیم برقندازی جالندھری
۱۰۸۔ مجموعۂ خطوط بنام فقیر عزیز الدین رضا لاہوری
۱۱۳ ۔ مراسلات در روزنامچہ فقیر عزیز الدین رضا لاہوری
۱۴۰۔ نیاز نامہ اہل بیت از فقیر نور الدین منور لاہوری

جلد سوم ۔ حصہ ۷

۱۔ احوال زمانہ ۔ میاں محمد بخش نوشاہی رسولپوری
۱۰۸۔ شمس القصص ۔ میاں صالح محمد نوشاہی ۔ کوٹ جے سنگھ والہ
۱۰۹۔ طب احمدیار ۔ مولوی احمدیار نوشاہی مرالوی
۱۱۱۔ عجیب منظر (مثنوی) مولوی شہباز خاں ملھی نوشاہی
۱۲۴۔ قصہ چہار درویش ۔ حاجی پیر بخش نوشاہی
۱۲۶۔ قصہ حاجی یار محمد قادری ۔ قاضی نبی بخش ساڈو گوڑھایہ
۱۴۰۔ گلزار آدم ۔ حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگو والیہ
۱۴۸۔ لوامع الاعلام لسواطع الالہام ۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی
۱۵۲۔ مراۃ القوانین ۔ منشی گنیش داس بڈھرہ گجراتی

Marfat.com

جلد سوم ۔ حصہ ۸

۱۴۔ آئینۂ عرفان ۔ حکیم غلام قادر شاہ اثر نوشاہی جالندھری

۳۷۔ مثنوی چناں چنیں ۔ حکیم غلام قادر اثر

جلد سوم ۔ حصہ ۹

۱۔ دیوان الفائز عربی ۔ مولانا نجم الدین فائز نوشاہی شادیوالی

۲۔ مجموع الخطب عربی ۔ مولانا نجم الدین فائز

۳۱۔ فضائل و مناقب اہل بیت ۔ مولانا نجم الدین فائز

۴۹۔ مکتوبات محمد شاہی ۔ سید حافظ محمد شاہ نوشاہی

جلد سوم ۔ حصہ ۱۲

۱۴۔ تاریخ سادات ۔ سید مراد علی شاہ بخاری گنیانوالہ

جالبِ توجہ مآخذ کے علاوہ اس کی مختلف جلدوں میں ان گنت ایسے رجال کے حالات محفوظ ہو گئے ہیں جن سے اس فن کی اکثر مطبوعہ و متعارف کتابیں یکسر خالی ہیں۔ جیسا کہ کتاب کے مندرجات سے ظاہر ہے۔ سلسلہ نوشاہیہ کے صوفیہ کے حالات کے لیے یہ کتاب مخصوص ہے تاہم اس میں اس سلسلہ سے غیر متعلق افراد کے حالات بھی آ گئے ہیں۔ پنجاب کے مشایخ کے حالات کے علاوہ اس کتاب میں اس خطّہ کے بہت سے شعراء کے حالات شامل کیے ہیں کہ اگر انھیں اس کتاب میں سے الگ کر لیا جائے تو شعرائے پنجاب کا ایک ضخیم تذکرہ بن سکتا ہے۔

تاہم ذیل میں ایسے شعراء کی فہرست دی جا رہی ہے جن کے احوال و آثار کی نشاندہی پہلی مرتبہ اس کتاب کے ذریعہ ہوئی ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کی جلد اوّل متقدمین صوفیہ کے حالات پر مشتمل ہے جن کے حالات متعارف کتب و تذکروں میں مل جاتے ہیں۔

شعرائے جلد دوم

حافظ برخوردار بحرالعشق نوشاہی، حافظ محمد حیات نوشاہی، حافظ قل احمد نوشاہی، حافظ محمد شاہ محمد، پیر مکھن شاہ نوشاہی لاہوری، سید عبدالہادی نوشاہی ہادیؔ۔

شعرائے جلد سوم

قاضی خوشی محمد کنجاہی، قاضی رضی الدین کنجاہی، خواجہ فضیل وحی کابلی، حافظ قائم الدین برقنداز، شاہ مراد شرقپوری، شیخ محمد فتوحی جہلمی، میاں نوشیر سندھی، عبدالرحیم سدا کنبوہ، شاہ نظام، علیم اللہ کیلیا نوالہ، میاں غلام مرتضیٰ نظام آبادی، بابا امام شاہ سید پوری، ہدایت اللہ مفتون، حکیم قل احمد فاروقی، محمد حسین حسینؔ، امام شاہ وزیر آبادی، مرزا شاہ امانت برقندازی، حکیم پیر بخش فاروقی، سید محکم الدین، میاں محمد جان فاروقی، میاں مردان پیر کمال لاہوری، فقیر غلام محی الدین لاہوری، میاں پیر بخش، شاہ فقیر اللہ کریانی، حافظ فیض بخش، خلیفہ محمد ابراہیم جالندھری (استادِ گرامی) میاں کرم بخش لاہوری، محمد امین نوشاہی، میاں محمد بخش رسول پوری، مولوی نورالدین فاروقی اور مولوی عبدالرشید عادل گڑھی۔

کتابِ حاضر کے مولف جناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ دو سو سے زائد کتب و رسائل کے مولف، گنج شریف کے مرتب، سلسلہ نوشاہیہ کے اشہر ترین فرد اور اپنے سلسلہ کے دائرۃ المعارف کی حیثیت سے علمی حلقوں میں اب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

ہمارے ادارہ دار المورخین کو اس نابغہ روزگار شخصیت کو اہلِ علم سے متعارف کروانے میں اولیت کا شرف حاصل ہے۔ ہمارا کتابچہ "احوال و آثار سید شرافت نوشاہی" (۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) اور پھر دار المورخین کی ایک اور قابلِ فخر پیش کش گنج شریف اور اس پر ہمارے مفصل

مقدمے کے ذریعہ اہلِ علم اس نادر الوجود شخصیت کے علمی کمالات سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں لیکن موصوف کا اصل کارنامہ شریف التواریخ جیسے بیش بہا تذکرہ کی تالیف ہے، جس کی اس وقت پہلی جلد شائع کی جا رہی ہے۔ اور جو مشار الیہ کی ناقابلِ فراموش علمی خدمت ہے اور جو چھپنے سے پہلے ہی اپنی ضخامت اور مذکورہ خوبیوں کی وجہ سے خاصی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور اہلِ علم کو ایک عرصہ سے اس کتاب کی طلب تھی جسے بحمد اللہ اب عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

محمد اقبال مجددی

جون ۱۹۷۹ء

دار المورخین

گیلانی سٹریٹ منور عزیز پارک

نیو وسن پورہ۔ لاہور

مؤلّف

از - سید عارف نوشاہی،

حضرت علّامہ سیّد شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی مدظلہ العالی اِس عہد کے وہ کثیر التصانیف مصنّف ہیں جنھوں نے علمی مرکز لاہور سے دُور رہنے اور (اسی وجہ سے) کم شہرت رکھنے کے باوجود ایسی تحقیقی اور علمی خدمات سرانجام دی ہیں جو موجودہ دَور کے دُوسرے مصنفین و محققین کے حصّے میں کم آئی ہیں اور علمی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

انہوں نے اپنی ستّاون (۵۷) سالہ تصنیفی زندگی میں دو سو بارہ (۲۱۲)[1] کتب تصنیف و تالیف و مرتب و ترجمہ کی ہیں جو اگر تمام کی تمام زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائیں تو برصغیر پاکستان و ہند کی اسلامی تہذیب و تمدن اور تاریخ و ادب کے بہت سے نئے گوشے روشنی میں آجائیں۔ جب چار سال پہلے ان کی تحقیق و تلاش سے حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۵۹ھ - ۱۰۶۴ھ / ۱۵۵۲ء - ۱۶۵۴ء) کا اردو منظوم کلام "گنج شریف" منظرِ عام پر آیا تو برصغیر میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص اردو شاعری کی ابتدا کے بارے میں سابقہ نظریہ بدلنا پڑا اور اس طرح حضرت نوشہ گنج بخشؒ کو پنجاب میں اُردو کا صاحبِ دیوان شاعر ہونے کا تقدم حاصل ہو گیا۔

"گنج شریف" کے بعد اب حضرت شرافت نوشاہی مدظلہ کی تصنیف "شریف التواریخ" شائع ہو رہی ہے جو پاکستان اور اس کے قریبی علاقوں میں سلسلۂ نوشاہیہ کی وساطت سے اسلام اور سلسلۂ قادریہ کی ترویج و توسیع اور منتسبین و متوسلین خاندان نوشاہیہ کی علمی خدمات

[1] بلحاظ مجلدات ان کتب کی تعداد دو سو بہتر (۲۷۲) ہے۔

Marfat.com

کا مبسوط تذکرہ ہے۔ سلسلۂ نوشاہیہ کی ساڑھے چار سو سالہ روحانی و علمی تاریخ کی تدوین بصورت "شریف التواریخ" حضرت شرافت صاحب کا ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر ہمیں خاندان نوشاہی کی تاریخ میں ملتی ہے نہ موجودہ صدی میں دُوسرے معاصر سلاسلِ تصوّف پر اس جامعیت سے کام ہوا ہے۔

مصنف ممدوح بروز ہفتہ ۱۹ر شعبان ۱۳۲۵ھ / ۲۸ر ستمبر ۱۹۰۷ء کو بمقام ساہنپال شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات (پاکستان) پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسمِ گرامی اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ہے۔ مصنف مدظلہ کا شجرۂ نسب درمیانی نو واسطوں سے امامِ سلسلۂ نوشاہیہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے جاملتا ہے۔

آپ نے اس وقت کی متداولہ کتب عربی و فارسی و اردو میں سے چند ایک اپنے جدِ بزرگوار حافظ محمد شاہ نوشاہی اور والد ماجد سے پڑھیں۔ ۴۲-۱۳۴۱ھ / ۲۴-۱۹۲۲ء میں آپ نے موضع عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں مولوی محمد حسین مبارک رقم (م ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۴ء) سے فنِ خوشنویسی سیکھا۔ اس کے علاوہ آپ نے کسی مکتب یا درسگاہ سے ظاہری علوم و فنون کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی۔ چنانچہ اس پس منظر میں آپ کا موجودہ وقیع علمی کام اور بھی حیرت انگیز ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں آپ کا نکاح مسنونہ ہُوا۔ دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تولّد ہوئیں اور موجود ہیں۔

آپ کی زندگی دو اہم پہلوؤں پر محیط ہے۔ ایک روحانی اور دُوسرا علمی پہلو۔ جنھیں میں تقریباً متوازی ہی دیکھتا ہوں۔ روحانی پہلو کے ضمن میں ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں اپنے والد محترم کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں بیعت طریقت کی اور اُن سے خلافت پائی۔ اور اس وقت دربار نوشاہی ساہن پال شریف کے سجادۂ رشد و ہدایت پر آپ ہی متمکن ہیں۔ تاہم اپنے علمی و تحقیقی کارناموں کے باعث پنجاب کے سجادہ نشینان

میں آپ کا مقام بالکل منفرد و ممتاز ہے۔

یہاں آپ کی تصانیف و مرتبات کی بلحاظ موضوع ایک نہایت ہی مجمل و مختصر فہرست پیش خدمت ہے جس سے آپ کے علمی تبحر اور تنوع کا اندازہ ہو سکے گا۔ (غیر اردو کتابوں کے آگے زبان کی تصریح کر دی گئی ہے)

تصنیفات

تفسیر: ۱۔ درالیتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)
۲۔ علوم القرآن

حدیث: ۳۔ الروض الجنان فی احادیث سید الانس والجان

فقہ: ۴۔ انوار السیادت فی آثار السعادت۔ ۵۔ تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین۔
۶۔ سیادت العلویہ۔ ۷۔ صحیفۂ مسائل۔ ۸۔ نقشبندیوں میں سجدۂ تعظیم۔
۹۔ وعظ نوشاہی۔

مناظرہ: ۱۰۔ سجادہ نشین۔ ۱۱۔ ظفر حنفیہ بر فرقۂ احمدیہ۔ ۱۲۔ فیصلہ حقہ۔ ۱۳۔ مراۃ الحق۔
۱۴۔ مناظرہ شیعہ و سُنی

تصوف: ۱۵۔ اثبات صحبۃ الحسن مع الامام ابی الحسن۔ ۱۶۔ ارشادات سلیمانیہ۔
۱۷۔ الاسرار والمعارف (مطبوعہ)۔ ۱۸۔ برکات المحجوب فی زیارۃ السالک والمجذوب۔ ۱۹۔ جواہرات۔ ۲۰۔ جواہر مکنون۔ ۲۱۔ خزائن الاسرار۔
۲۲۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ ۲۳۔ ضیاء العارفین۔ ۲۴۔ فیض چشتیہ (فارسی) ۲۵۔ کلمات طیبات (فارسی)۔ ۲۶۔ کلمات قدسیہ (مطبوعہ)
۲۷۔ کنز المعرفت۔ ۲۸۔ گوہر آبدار۔ ۲۹۔ لطائف الاشارات (مطبوعہ)۔
۳۰۔ ہدایۃ السالکین۔

Marfat.com

تاریخ: ۳۱۔ اعجاز التواریخ (فارسی۔ مطبوعہ)۔ ۳۲۔ اعداد التاریخ۔ ۳۳۔ تاریخ سیاہیال۔ ۳۴۔ تاریخ سلاطین۔ ۳۵۔ تاریخ عباسی۔ ۳۶۔ شریف التواریخ۔ ۳۷۔ واقعات جنگ ۱۹۶۵ء پاک و ہند۔

تذکرہ: ۳۸۔ آثار محمد شاہی۔ ۳۹۔ اذکار نوشاہیہ (مطبوعہ)۔ ۴۰۔ ارشاد الاخیار۔ ۴۱۔ اعلیحضرت نوشاہی معاصرین کی نظر میں۔ ۴۲۔ انوار نوشاہیہ (مطبوعہ) ۴۳۔ تحفۂ نوشاہی۔ ۴۴۔ تذکرۃ المخدرات۔ ۴۵۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ۔ ۴۶۔ تذکرہ محمد شاہی۔ ۴۷۔ تذکرہ مصنفین نوشاہیہ۔ ۴۸۔ تذکرہ میر نواب۔ ۴۹۔ تذکرہ نوشاہِ عالیجاہ۔ ۵۰۔ تذکرہ نوشہ گنج بخش (مطبوعہ)۔ ۵۱۔ تذکرہ نوشاہی کا اردو ترجمہ۔ ۵۲۔ جواہر نوشاہیہ۔ ۵۳۔ حیات ربانی۔ ۵۴۔ خلیفہ اعظم ۵۵۔ ذکر نوشاہی (مطبوعہ)۔ ۵۶۔ شاہ عبدالرحمٰن پاک (مطبوعہ)۔ ۵۷۔ صحیفہ نور ۵۸۔ طراز الاولیا (عربی)۔ ۵۹۔ عروۃ الوثقیٰ فی آثار المصطفیٰ۔ ۶۰۔ عواقب المعاقب تعلیق ثواقب المناقب (فارسی)۔ ۶۱۔ القول المعظم فی مناقب الامام الاعظم (مطبوعہ)۔ ۶۲۔ کلید بخشش۔ ۶۳۔ مآثر الجمال۔ ۶۴۔ مراۃ الامین۔ ۶۵۔ نوشاہ زمان۔

فضائل و مناقب: ۶۶۔ الاستنباہ فی انقاب النوشاہ (فارسی)۔ ۶۷۔ اقوال اکابر مشایخ و مورخین درحق نوشاہ عالیجاہ۔ ۶۸۔ خزینۃ الکمالات۔ ۶۹۔ خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ۔ ۷۰۔ زبدۃ الکرامات۔ ۷۱۔ عمدۃ المقامات۔ ۷۲۔ قسطاس القادریہ بموازنۃ قرطاس النقشبندیہ (فارسی)۔ ۷۳۔ نظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ (فارسی)۔ ۷۴۔ الیواقیت و المرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمٰن (فارسی)

نسب نامے: ۷۵۔ جمہرۃ النسب کا اردو ترجمہ۔ ۷۶۔ حدیقۃ الانساب۔

Marfat.com

شجرے: ۷۷۔ زبدۃ السلاسل ۔ ۷۸۔ سلاسل اولیاء اللہ۔

مراجع (کتابیات): ۷۹۔ تبرکات اوچ متبرکہ گیلانی (بصورت مقالہ مطبوعہ)۔ ۸۰۔ حیات نوشہ گنج بخش کے مآخذ (بصورت مقالہ مطبوعہ)۔ ۸۱۔ دریائے لطافت در فہرست تالیفات شرافت۔ ۸۲۔ ریاض العلوم (فہرست تصانیف و مرتبات وکتب مکتوبہ بخامہ سید شرافت نوشاہی)۔ ۸۳۔ فہرست تصانیف شرافت سنین وار۔ ۸۴۔ فہرست مضامین تذکرۃ النوشاہیہ جلد سوم از شریف التواریخ۔ ۸۵۔ فہرست مضامین گنجینۂ سروری۔ ۸۶۔ مآخذ احوال مشائخ نوشاہیہ۔

مکاتیب: ۸۷۔ کتاب المسطور بین الشرافۃ والطور۔ ۸۸۔ مراسلۃ العظیم بین الشرافۃ والسلیم۔ ۸۹۔ مقالات النورانی بین الشرافۃ والسرور الکیانی۔ ۹۰۔ مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف۔ ۹۱۔ مکاتیب الاطہر بین الشرافۃ والاختر۔ ۹۲۔ مکتوبات شرافت (جذبات محبت)۔ ۹۳۔ مکتوبات شرافت (یادگار محبت)

روزنامچے: ۹۴۔ روزنامچۂ شرافت (مختلف سنین)

سفرنامے: ۹۵۔ بیان الاسفار۔ ۹۶۔ ثبات الایقان فی سفر الملتان۔ ۹۷۔ حدائق الانوار فی زیارۃ السادۃ الابرار (سفرنامۂ اوچ)۔ ۹۸۔ سفرنامۂ حج۔ ۹۹۔ ہدیہ احباب سفرنامۂ خوشاب۔

اوراد: ۱۰۰۔ شجرۂ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ۔ ۱۰۱۔ شجرۂ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ بصورت دیگر۔ ۱۰۲۔ شجرۂ شریف نوشاہیہ منظوم لامیہ۔ ۱۰۳۔ شجرۂ شریف نوشاہیہ منظوم نونیہ۔ ۱۰۴۔ شریف الصلوات علی سید الکائنات (عربی۔ مطبوعہ)۔ ۱۰۵۔ شمس الانوار ترجمۂ گنج الاسرار (فارسی۔ مطبوعہ) ۱۰۶۔ صلوٰۃ الحسنی (عربی) ۱۰۷۔ ظہور الانوار فی زیارت النبی المختار۔ ۱۰۸۔ فیض القادریہ فی سلسلۃ

Marfat.com

النوشاہیہ (مطبوعہ) - ۱۰۹۔ قادریہ دعائیں۔

عملیات: ۱۱۰۔ افضل الاعمال - ۱۱۱۔ تحفۂ محبوب - ۱۱۲۔ ذخیرۂ عملیات - ۱۱۳۔ عملیات شرافت (مطبوعہ)

ادب: ۱۱۴۔ ارمغان امینیہ (مطبوعہ) - ۱۱۵۔ شاہنامہ (فارسی) - ۱۱۶۔ ضرب الامثال (پنجابی) - ۱۱۷۔ لطائف علیہ (مطبوعہ)

تحقیق و تنقید: ۱۱۸۔ "آثار شرافت کا تجزیہ" مولفہ برق پر ایک نظر - ۱۱۹۔ "اصلاح شجرۂ شریف نوشاہی" تالیف برق (مطبوعہ) - ۱۲۰۔ البرق علی البرق - ۱۲۱۔ برق کی کتاب "گلدستہ نوشاہی" کا محاکمہ - ۱۲۲۔ برق کی کتاب "نوشہ پیر" کا تجزیہ - ۱۲۳۔ برق کی کتاب "نوشہ گنج بخش" کا محاسبہ - ۱۲۴۔ تحقیق الاخبار - ۱۲۵۔ تعیین الحدود جواب حقیقت وحدت الوجود - ۱۲۶۔ تنقیدات بر شخصیات - ۱۲۷۔ "تنقید سدید بر ضرب شدید" مولفہ برق - ۱۲۸۔ کشف الحقایق (مطبوعہ) ۱۲۹۔ ضرب النعلین - ۱۳۰۔ معارف بجواب "تعارف سلسلہ نوشاہیہ" مولفہ برق۔

طب: ۱۳۱۔ رموز الطب۔

خواب نامے: ۱۳۲۔ بشارات متعلقہ بشارت - ۱۳۳۔ خواب ہائے شرافت - ۱۳۴۔ رؤیائے صالحہ - ۱۳۵۔ مبشرات شرافت۔

بیاضیں: ۱۳۶۔ افکار شرافت - ۱۳۷۔ تحریر شرافت - ۱۳۸۔ تفریح المورخین - ۱۳۹۔ توضیح العلوم - ۱۴۰۔ خزینۃ العلوم - ۱۴۱۔ خزینہ شرافت - ۱۴۲۔ درۃ البیضا - ۱۴۳۔ دستور شرافت - ۱۴۴۔ سفینۂ شرافت - ۱۴۵۔ فوائد شرافت - ۱۴۶۔ فوائد متفرقہ - ۱۴۷۔ گنجینۂ شرافت - ۱۴۸۔ مخزن نوشاہی - ۱۴۹۔ یادگار شرافت۔

متفرقات: ۱۵۰۔ دستور الاخوان - ۱۵۱۔ فروغ انجمن - ۱۵۲۔ یاران شرافت۔

مرتبات

علومِ قرآنی: ۱۔ تبیان القرآن از حضرت سید حافظ قُل احمد نوشاہی (فارسی) ۲۔ تفسیر نوشاہی از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی۔ ۳۔ ختمات القرآن از حضرت سید بشارت نوشاہی۔ ۴۔ صدختم کلام اللہ از حضرت سید بشارت نوشاہی۔ ۵۔ فالنامۂ قرآنی (فارسی) از حضرت سید حافظ نور اللہ نوشاہی۔

فقہ: ۶۔ مواعظ نوشہ پیر (پنجابی۔ مطبوعہ)

تاریخ: ۷۔ تاریخ نامۂ قلعہ رہتاس (فارسی۔ مطبوعہ)۔ ۸۔ عیون التواریخ از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی۔

تذکرہ: ۹۔ اذکار الابرار از پیر نواب علی نوشہروی۔ ۱۰۔ اذکار الصالحین از میاں محمد حیات شرقپوری۔ ۱۱۔ انوار الصالحین از پیر معصوم شاہ۔ ۱۲۔ تذکرہ سید بشارت نوشاہی از گوہر نوشاہی۔ ۱۳۔ تشریف الفقراء (فارسی) از فقیر غلام محی الدین لاہوری۔ ۱۴۔ روزنامچہ محمد شاہی از حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی۔ ۱۵۔ کتاب المناقب (فارسی) از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی۔ ۱۶۔ کشکول نوشاہی (فارسی) از فقیر غلام محی الدین لاہوری۔

تصوف: ۱۷۔ رموزِ عشق (پنجابی) از سخی امام شاہ وزیر آبادی۔ ۱۸۔ زاد التقویٰ از اعلیٰحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی۔ ۱۹۔ گنج شریف (اردو و پنجابی) از حضرت نوشہ گنج بخشؒ (اردو حصہ مطبوعہ)۔ ۲۰۔ معارف تصوف از حضرت نوشہ گنج بخش (فارسی۔ مطبوعہ)

مکاتیب: ۲۱۔ انشائے نور اللہ از حضرت سید حافظ نور اللہ نوشاہی (فارسی) ۲۲۔ رقعات غنیمت کنجاہی (فارسی۔ مطبوعہ)۔ ۲۳۔ رقعات نور اللہ (فارسی)

Marfat.com

ازہمان - ۲۴- رقعات نوشاہی از اعلیحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی
۲۵- مکتوبات اعظمیہ از مولانا محمد اعظم میرووالی - ۲۶- مکتوبات تعزیت بشارت۔
۲۷- مکتوبات نوراللہ از سید حافظ نوراللہ نوشاہی (فارسی) - ۲۸- مکتوبات
نوشاہی از اعلیحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی - ۲۹- مکتوبات یوسفیہ از
محمد یوسف مرزانوی ۔

سفر نامے : ۳۰- زینۃ الاوراق سفرنامۂ عراق از پیر نواب علی نوشہروی

نسب نامے : ۳۱- تلخیص جمہرۃ النسب (عربی)

شجرے : ۳۲- گلزار آدم - ۳۳- گلزار فقرا - ہر دو از مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی ۔

اوراد و عملیات : ۳۴- بستان الاوراد از حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہی ۔
۳۵- جوامع الاسرار از حضرت سید حافظ محمد برخوردار نوشاہی - ۳۶- گنج الاسرار
از حضرت نوشہ گنج بخش (مطبوعہ) - ۳۷- مخزن الاعمال از حضرت سید
حافظ قل احمد نوشاہی - ۳۸- مخزن القادریہ از محمد حیات شرقپوری ۔
۳۹- وظیفۂ امینیہ از حضرت سید محمد امین نوشاہی ۔

ادب : ۴۰- بہار عشق از سائیں خدا بخش - ۴۱- جذبات عشق از شعرائے نوشاہیہ ۔
۴۲- رشحات امین از محمد امین نوشہروی - ۴۳- سی حرفی ہائے نوشاہی
از اعلیحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی - ۴۴- سیلاب عشق از شاہد رضا ۔
۴۵- شاہنامۂ نوشاہی از اعلیحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی - ۴۶- کلیات اشرف
از مولوی محمد اشرف فاروقی منچری ۔

لغات : ۴۸- لغات نوشاہی از سید حافظ قل احمد نوشاہی

طب : ۴۹- مجربات محمد شاہی از حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی - ۵۰- مصباح
العلاج از سید حافظ قل احمد نوشاہی - ۵۱- مفتاح العلاج از حضرت سید

Marfat.com

حافظ الٰہی بخش نوشاہی۔

تصانیف: ۵۲۔ ترویح القلوب از حضرت سید حافظ محمد حیات نوشاہی ۵۳۔ ثمرات الافکار از حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہی ۵۴۔ حقائق الآثار از حضرت سید حافظ جمال اللہ نوشاہی۔ ۵۵۔ حقایق نوریہ از حضرت سید حافظ نور اللہ نوشاہی۔ ۵۶۔ روضۃ الزکیہ فی حقایق العلیہ از سید حافظ الٰہی بخش نوشاہی۔ ۵۷۔ لباب الفوائد از حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی۔ ۵۸۔ لطائف گل شاہی از سید گل محمد نوشاہی۔ ۵۹۔ وسائط العلوم از حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہی۔

مراجع (کتابیات): ۶۰۔ فہرست کتب خانہ اعظمیہ از مولانا محمد اعظم میر د والی۔

شریف التواریخ اور اس کے مصنّف محترم کے بارے میں دانشوروں کی آرا

۱۔ **پیرزادہ علّامہ اقبال احمد فاروقی فاضل جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ منشی فاضل ایم۔ اے۔ لاہور**

"(شرافت صاحب) سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت حاصل ہوئی۔ شمس الفقرا کا خطاب پایا ... بڑے محنتی، خلیق اور متقی انسان ہیں۔ وہ بحر العلوم والفنون ہیں"۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور۔ حاشیہ ص ۴۰۲)

"سید شرافت نوشاہی نے صوفیا و مشایخ کی روحانی تاریخ میں زبردست تحقیقی کام کیا۔ خصوصیت سے انھوں نے اپنے خاندان نوشاہی کے عالی قدر بزرگان دین کے سوانح و حالات لکھ کر علمی دنیا میں نام پیدا کیا۔ وہ فن تاریخ گوئی، تذکرہ نویسی، تاریخی حقایق کی جستجو میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انہوں نے شریف التواریخ لکھ کر علمی دنیا میں ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔" (ایضاً، ص ۴۰۳)

Marfat.com

۲- پروفیسر محمد ایّوب قادری - گورنمنٹ اردو کالج - کراچی

"فاضل مولّف مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد امجاد میں ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ وہ ایک معروف شیخ طریقت، عالم، فاضل، مصنّف اور مورخ ہیں۔ اُن کی ساری عمر تبلیغ و تذکیر اور تصنیف و تالیف میں گزری ہے - ان کی تصنیفات کی تعداد کم و بیش دو سو ہے۔ ان کا اہم تاریخی شاہکار "شریف التواریخ" ہے۔ جو تقریباً آٹھ ہزار صفحات پر محیط ہے۔ یہ مشاہیر پنجاب (سلسلہ نوشاہی) کا دائرۃ المعارف ہے۔" (تذکرہ نوشہ گنج بخش مولفہ حضرت سید شرافت نوشاہی - دیباچہ از پروفیسر محمد ایوب قادری - ص ۱۴-۱۵)

۳- آقائے محمد حسین تسبیحی - سابق کتابدار کتاب خانۂ گنج بخش - مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان - اسلام آباد

"یکے از تالیفات او (حضرت شرافت نوشاہی) "شریف التواریخ" نام دارد کہ دائرۃ المعارف علوم اسلامی بہ زبان اردو است۔" (مقالہ بعنوان "گنجینۂ نوشاہی" از آقائے تسبیحی - مطبوعہ روزنامہ "پارس" شیراز - شمارہ ۳۹۵۰ - مورخہ ۸ دیماہ ۱۳۵۴ھ شمسی)

"بہترین مورّخ ضیاء الدین برنی صاحب تاریخ فیروز شاہی و ابو الفضل و فیضی صاحب آئین اکبری و اکبر نامہ در زبان فارسی در پاکستان بودہ اند در قدیم، و سید شریف احمد شرافت نوشاہی مولف "شریف التواریخ" بزبان اُردو در سہ جلد در ہشت ہزار صفحہ در عصر حاضر۔" (کتاب خانہ ہائے پاکستان، تالیف آقائے تسبیحی - جلد اول مقدمۂ مولف ص ۱۵ و متن ص ۸۰) فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی جلد دوم، ص ۳۰۲ -

Marfat.com

۴۔ ڈاکٹر رچرڈ۔ ایم۔ ایٹن۔ اسسٹنٹ پروفیسر اورنٹیل سٹڈیز یونیورسٹی آف اریزونا۔ ٹکسن اریزونا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔

Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi has therefore inherited a rich tradition of Punjabi history and Islamic mysticism. Moreover, unlike many *sajjada-nishins* of the subcontinent who have become rich landowners and have consequently neglected the mystical or intellectual aspects of the tradition, Saiyid Sharafat has assiduously cultivated this tradition. He has mastered Persian and Arabic in addition to his native Punjabi and Urdu. He has collected and preserved in his private library the essays, biographies, histories and discourses of previous members of the Naushahia *silsila*. Indeed, his Persian manuscript collection is one of the richest of its kind in the Punjab. He has not only collected such works, but he has made his own permanent contribution to Naushahia literature. I refer to his impressive tome, the *Sharif al-Tawarikh*, an exhaustive compilation of the history and literature of the Naushahia *silsila*, written in manuscript in his own hand and consisting of three volumes in fourteen sections, totalling 8,000 pages. In this work Saiyid Sharafat Naushahi has drawn on the entire body of manuscript and published literature concerning his own family, and it will remain the most definitive work on the subject.

("اعجاز التواریخ" مصنفہ حضرت شرافت نوشاہی۔ تعارف مصنف از ڈاکٹر رچرڈ)

۵۔ مولانا محمد شمس الدین۔ تاجر کتب نادرہ۔ لاہور

"یہ (حضرت شرافت نوشاہی) پنجاب کے زبردست عالم، محقق اور مصنف بزرگ ہیں۔ اُن کا اوڑھنا بچھونا، اٹھنا، چلنا پھرنا صرف اور صرف علم ہے۔ علم کی طلب ان کے رگ و پے میں سرایت کر گئی ہے۔" ("احوال و آثار سید شرافت نوشاہی" مولفہ

محمد اقبال مجددی۔ ماخوذ از مقدمۂ مؤلف ص ۸)

۶۔ سید غلام رسول برق نوشاہی ہاشمی۔ ڈوگہ۔ ضلع گجرات

"شریف التواریخ مصنفہ مجسم شرافت سید شریف احمد صاحب شرافت دام فیوضہم سلسلہ (نوشاہیہ) کے حالات اور حضور (نوشہ گنج بخش) کی سوانح حیات کا بیش بہا اور نایاب ذخیرہ ہے۔" (کتاب "شجرہ شریف نوشاہی" مصنفہ برق نوشاہی۔ طبع اول، ص ۹)

جناب برق نے اپنی دوسری کتاب "لوامع البرکات فی تحقیق السادات" ص ۱، اور ۸۴ پر "شریف التواریخ" کے حوالے سے حضرت شرافت نوشاہی کو "رئیس المحققین" "زین المجتہدین" "شمس المورخین" "امیر الشعراء" اور "قدوۃ الفقہا" لکھا ہے۔

۷۔ اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفٰے نوشاہی۔ والد بزرگوار مصنف "شریف التواریخ"

"ہمارا لڑکا اس وقت خاندان نوشاہی کا مجدد ہے۔ مجدد کا ترجمہ ہے "پرانی بات کو نیا کرنے والا" اُس نے نوشاہی خاندان بلکہ تصوف کو از سرِ نو تازہ کیا ہے۔ یہی کام مجددوں کا ہے۔" (کنز المعرفت (ملفوظات اعلیٰحضرت نوشاہی) جلد دوم، باب اوّل، ص ۱۹)

"فرمایا شریف احمد تم نے کتاب "شریف التواریخ" کی تصنیف میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری جیسی محنت کی ہے اور خداوند تعالیٰ نے خود ہی اس کی تالیف میں مدد کی ہے۔" (ایضاً، ص ۱۲۶)

۸۔ صاحبزادہ مولانا نور محمد نصرت نوشاہی۔ سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ مراد۔ شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ۔

مولانا شرافت ایک کہنہ مشق شاعر، ایک پختہ ادیب، ایک زبردست مقرر، ایک عظیم ترین مفکر اور ایک جید عالم ہیں۔ ان کی حساس طبیعت نے خاندان کی

Marfat.com

جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آنے والی نسلوں کے لیے باعثِ فخر و ناز ہیں ۔ آپ کی خاندانی تواریخ و سیر کی حقایق نگاری، عام معلومات کی ذخیرہ اندوزی، کتب قدیمہ و جدیدہ کے مطالعہ سے اور مسائل خفیہ و جلیہ کی مطابقت میں موجودہ روش کے ساتھ ساتھ مقالہ نویسی آج کے ادبی فضا میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے ۔ حال و مستقبل کی فضاؤں میں خوشگواری پیدا کرنے کے لیے آپ نے جو اسلامی مقالات، اسلامی موضوعات اور اسلامی اسباق پیش کیے ہیں ۔ وُہ تنوّع و فصول کے آئینہ میں گراں بہا جواہر دھرے معلوم ہوتے ہیں ۔

میں شرافت صاحب کو اپنے بچپن ہی سے جانتا ہُوں ۔ میرا اور ان کا گہرا واسطہ ہے ان کے ظاہری و باطنی کیفیات کا جو میں نے مشاہدہ کیا ہے وہ لوح قرطاس پر رقم نہیں ہو سکتا ۔ مولانا موصوف بچپن سے لے کر آج تک خاندانی ارتقاء کے لیے تالیف و تصنیف کے مشغلہ میں پُورے انہماک سے کام کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نوشاہیت کے دائرۂ عمل کو وسیع تر کرنے کے لیے آپ کا وجود مسعود نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ۔ ان کے خیالات میں فلسفیاتی اور ہر قسم کے معلوماتی و جذباتی سمندر موجزن ہیں اور فکر رسا انھیں اسلامی ثقافت کو درخشاں کرنے کے لیے آمادہ رکھتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ روز و شب وہ یک توجہی کے ساتھ محنت کیے جا رہے ہیں ۔ ان کی ذات کا قریب سے مطالعہ کرنے والا انسان ان کی دن رات کی ان تھک محنت دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے ۔ آپ جب خطاب کرتے ہیں تو لطائف و حقایق، معارف و ظرائف اور علمی و ادبی بارش کا نزول ہوتا ہے ۔ ہر سامع ان کے پھُولوں کی دائمی نکہت سے فرحت حاصل کرتا ہے ۔ ان کا بولنا، بولنا نہیں بلکہ آتش نوائی ہے جو لادینی اور ملحدانہ سامراج پر ایٹمی توانائی کی قوت رکھتی ہے ۔

آپ اس وقت پیدا ہُوئے جب خاندان نوشاہیہ میں علمی اعتبار سے

انحطاط ہوتا جا رہا تھا۔ اُس وقت میدانِ علم میں اُترے جب ہزاروں نفوس کی تمنائیں بکثرت ان کا ساتھ دے رہی تھیں اور اس وقت خدمات کے لیے میدانِ اجتہاد میں آئے جب برطانیہ نے ہر خاندان کا شیرازہ بکھیر کر اس کی قوتِ ایمان کو غارت کر لیا تھا۔

آپ خوشنویس بھی ہیں۔ خطِ نستعلیق، خطِ شمسی، خط نسخ اور عصری خط کے ماہرین اساتذہ میں سے ہیں۔ آج کی تحریر میں میں خاندان نوشاہی کے ہر منسلک فرد کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ شرافت کے روشن آفتاب کی جگمگاتی کرنوں کو اپنے دل میں سمو لے اور اس کی روشنی کو لے کر آج کے ہر تاریک گوشہ کو منوّر کر دے۔

۵

پر شد ز فضل ایزدی دامان آرزو
صد شکر حق کہ نعمتے یک عام یافتیم

از نور محمد نصرت

(ارمغان امینیہ۔ مقدمہ ص ۳، ۴ ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء)

۹۔ ڈاکٹر وحید قریشی۔ اورنٹیل کالج۔ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور

"شریف التواریخ ایک مفصل دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے کسی قدر اختصار سے شائع ہو سکے تو تصوف کی تاریخ میں ایک اہم اضافہ ہے" (تاثرات ڈاکٹر وحید قریشی مکتوبہ در روز نامچہ سید عارف نوشاہی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء در لاہور)

عصری تقاضا یہ ہے کہ حضرت شرافت نوشاہی مدظلہ کے سوانح اور علمی کارناموں پر ناقدانہ نقطۂ نظر سے ایک مستقل اور مفصّل کتاب لکھی جائے۔ تاہم ان کے حالات و تصانیف پر ہمارے زیر نظر مقالہ سے بیشتر معلومات درج ذیل کتب سے مل سکتی ہیں:

۱۔ محمد اقبال مجددی ۱۔ "احوال و آثار سید شرافت نوشاہی" مطبوعہ دار المؤرخین

لاہور - ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء

۲- سید شریف احمد شرافت نوشاہی — ۱- دریائے لطافت در فہرست تالیفات شرافت - خطی

۲- ریاض العلوم - خطی

۳- شریف التواریخ - جلد دوم موسوم بہ "طبقات النوشاہیہ" صفحہ ۲۴۶ - ۲۸۱ خطی (خود نوشت حالات)

شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ "تذکرۃ النوشاہیہ" حصّہ دہم ملقب بہ "عمائدالادوار" خطی - صفحہ ۲۱۹ - ۲۵۷ (مصنف مدظلہ نے اپنے یہ حالات اپنے والد بزرگوار کی تصانیف و ملفوظات سے ماخوذ کیے ہیں)

۴- فہرست تصانیف شرافت سنین وار - خطی

(مذکورہ بالا چاروں کتابیں مصنف ممدوح کے ذاتی کتب خانہ واقع ساہن پال شریف - ضلع گجرات میں موجود ہیں)

۳- سید شفیق الرحمٰن نوشاہی — ۱- معارف شرافت - خطی مملوکہ مصنف - ساہن پال شریف

۴- مولانا محمود احمد قادری کانپوری — تذکرہ علمائے اہل سنّت ص ۱۴

۵- مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہوری — تذکرہ اکابر اہل سنّت ص ۳۶۰

۶- میاں محمد دین کلیم قادری — تذکرہ مشایخ قادریہ ص ۲۷۷

۷- سرہنگ خواجہ عبدالرشید کراچوی — تذکرہ شعرائے پنجاب فارسی ص ۲۰۵

Marfat.com

فہرس الفہرست

شریف التواریخ جلد اول موسوم بنام تاریخ الاقطاب۔

تصنیف

سید شرافت نوشاہی

فہرست اول ۔ مجمل ۔ ۵۸ ص

فہرست دوم ۔ مفصل ۔ ۶۰ ص

فہرست سوم ۔ یہ اُن بزرگوں کے حالات کی فہرست ہے جن کے احوال مشایخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی اولاد ہونے اور خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں اپنے اپنے عنوانات سے درج ہوئے ہیں ۔ ۱۰۲ ص

فہرست چہارم ۔ یہ اُن مستورات عالیات و عارفات کاملات کے حالات ہیں جن کے احوال مشایخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی ازواج ہونے یا اولاد ہونے یا خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں علیحدہ عنوانات سے درج ہوئے ہیں ۔ ۱۱۱ ص

Marfat.com

اشاریہ

کتاب ختم ہو جانے کے بعد مفصل اشاریہ لکھا گیا ہے۔ جس کے عنوانات یہ ہیں:

رجال و شخصیات	۷۱	۱۰
قبائل و اقوام	۱۳	۱۲
سلاسل فقراء	۱۷	۱۲
مذاہب و ادیان	۲۰	۱۲
بلاد و اماکن	۲۱	۱۲
حصون و قلعے	۳۱	۱۲
جبال و پہاڑ	۳۰	۱۲
جنگلات و علاقے	۳۲	۱۲
انہار و عیون	۳۲	۱۲
مدارس و مکاتب	۳۲	۱۲
مساجد و معابد	۳۳	۱۲
مقابر و گورستان	۳۴	۱۲
فہرست کتاب ہا	۳۵	۱۲
قصیدہ علامہ طور در مدح [illegible]	۴۰	۱۲

Marfat.com

اوّل

فہرستِ مضامین

کتاب شریف التواریخ جلد اول موسوم بہ تاریخ الاقطاب مولفہ خادم اہل اللہ
فقیر ابو الریاض شریف احمد شرافت علوی عباسی قادری نوشاہی ساہنپالی

فہرستِ مجمل

مضامین کتاب	نمبر صفحہ	مضامین کتاب	نمبر صفحہ
حمد و نعت	۲	فصلِ چہارم حالاتِ شیخ حبیب عجمیؒ	۴۵۷
سببِ تالیف	۶	فصلِ پنجم حالاتِ شیخ داؤد طائیؒ	۴۷۰
باب اوّل	۱۵	فصلِ ششم حالاتِ شیخ معروف کرخیؒ	۴۸۵
فصلِ اوّل فہرست اسمائے کتب	؍؍	فصلِ ہفتم حالاتِ شیخ سری سقطیؒ	۴۹۹
فصلِ دوم اقسام و مدارج ولایت	۴۴	فصلِ ہشتم حالاتِ شیخ جنید بغدادیؒ	۵۲۲
فصلِ سوم اقسام اولیاء اللہ	۵۳	فصلِ نہم حالاتِ شیخ ابوبکر شبلیؒ	۵۸۳
فصلِ چہارم حالتہائے اولیاء اللہ	۱۰۴	فصلِ دہم حالاتِ شیخ عبد الواحد تمیمیؒ	۶۲۳
فصلِ پنجم اثباتِ کراماتِ اولیاء اللہ	۱۰۸	فصلِ یازدہم حالاتِ شیخ ابو الفرح طرطوسیؒ	۶۲۷
فصلِ ششم دلائل بیعتِ طریقت	۱۱۸	فصلِ دوازدہم حالاتِ شیخ ابو الحسن ہکاریؒ	۶۳۰
فصلِ ہفتم بیان خرقہ خلافت و ارشاد	۱۴۱	فصلِ سیزدہم حالاتِ شیخ ابو سعید مخزومیؒ	۶۳۸
فصلِ ہشتم سلاسل فقرا اہل اللہ	۱۴۵	فصلِ چہاردہم حالاتِ حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ	۶۴۴
باب دوم	۱۷۵	فصلِ پانزدہم حالاتِ سید عبد الوہاب گیلانیؒ	۷۵۶
فصلِ اوّل حالاتِ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ	؍؍	فصلِ شانزدہم حالاتِ سید صفی الدین گیلانیؒ	۷۷۳
فصلِ دوم حالاتِ حضرت امام علی المرتضیٰؓ	۲۸۴	فصلِ ہفدہم حالاتِ سید احمد گیلانیؒ	۷۸۵
فصلِ سوم حالاتِ حضرت خواجہ حسن بصریؒ	۴۱۸	فصلِ ہژدہم حالاتِ سید مسعود گیلانیؒ	۷۹۳

Marfat.com

فصل نوزدہم حالاتِ سید علی گیلانیؒ	۷۹۸
فصل بستم حالاتِ شاہ سید میر گیلانیؒ	۸۰۸
فصل بست یکم حالاتِ سید شمس الدین گیلانیؒ	۸۱۴
فصل بست دوم حالاتِ سید محمد غوث گیلانیؒ	۸۱۹
فصل بست سوم حالاتِ سید مبارک حقانیؒ	۸۶۱
فصل بست چہارم حالاتِ شاہ معروف خوشابیؒ	۸۶۹
فصل بست پنجم حالاتِ سخی شاہ سلیمان نوریؒ	۸۸۱
فصل بست ششم حالاتِ سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ	۹۱۶
خاتمہ کتاب	۱۰۵۳
مناجات بجناب قاضی الحاجات	۱۰۵۴
شجرہ شریف اردو منظوم	۱۰۵۸

تمام شد

Marfat.com

۶۰

دوم
مفصّل فہرست

حمد ونعت	۳
سبب تالیف	۶
باب اوّل	۱۵
فصل اول فہرست کتب بترتیب حروف تہجی	″
الف	″
ب	۱۸
ت	۱۹
ث	۲۴
ج	″
چ	۲۵
ح	″
خ	۲۶
د	۲۷
ذ	۲۸
ر	″
ز	۲۹
س	۳۰
ش	۳۲
ص	۳۳
ض	″
ط	۳۳
ظ	۳۴
ع	″
غ	″
ف	۳۵
ق	۳۶
ک	″
گ	۳۸
ل	۳۹
م	″
ن	۴۶
و	۴۷
ھ	″
ی	″
فصل دوم ولایت کے اقسام	۴۸
لفظ ولی کی تحقیق	″
ولی کی تعریف	۴۹
ولایت کے اقسام	۵۰
ولایت کے انواع	۵۱
ولایت کے درجات	۵۲

ولایت کے مراتب	۵۳	رجال تحت اسفل	۹۶
فصل سوم اولیاء اللہ کے اقسام	〃	رجال بُدلاء	۹۷
محبوبیاء اللہ	〃	رجال محدثین	〃
فرد الافراد	۵۴	رجال افراد	〃
افراد	۵۵	رجال الماء	۹۸
مفردون	〃	رجال آدمی المشرب	〃
فرد محبوب	۵۶	رجال نوحی المشرب	〃
قطب الاقطاب	〃	رجال رجبیون	۹۹
قطب	۵۸	رجال الفتح	۱۰۰
غوث	۷۰	رجال قائم بحقوق اللہ	〃
امامین	۷۲	رجال الحنان	〃
اوتاد	۷۴	رجال الغیب	〃
نقباء	۷۵	رجال تحکیم و زوائد	〃
نجباء	۷۶	رجال قوۃ المتین	〃
عُمداء	۷۷	رجال معارج العلیٰ	۱۰۱
مکتومان	〃	رجال ایام ہفتہ	〃
اخیار	〃	رجال ابراہیمی المشرب	〃
ابرار	۷۸	رجال اشتیاق	〃
ابدال	〃	رجال مفیض العلوم	〃
رجال حواریون	۹۶	رجال رفق ولینت	۱۰۲

رجال ہیبت

Marfat.com

رجال ہیبت وجلال	۱۰۲
رجال ختم الاولیار	″
رجال امداد ورحمت	″
رجال الہیتون	″
رجال تبسم وشفقت	″
رجال الغنی	۱۰۳
رجال الاستطاعۃ	″
رجل جامع قبض وبسط	″
رجل مشابہ مسیح	″
رجل متصل عالم	″
رجل عظیم الحال	۱۰۴
رجل خائف	″
فصل چہارم اولیار اللہ کی حالتیں	″
مرید	″
مراد	۱۰۵
پیر	″
کامل	″
اکمل	″
مکمل	۱۰۶
قلندر	″
خضر وقت	۱۰۶
صوفی ابوالوقت	۱۰۷
صوفی ابن الوقت	″
مجذوب	″
سالک	۱۰۸
فصل پنجم اثبات کرامات اولیار	″
کرامت	۱۰۹
غذائے روح	″
قوت قلب	۱۱۰
ثمرات قرب نوافل	″
کرامت کا ثبوت قرآن سے	۱۱۱
کرامت کا ثبوت حدیث سے	۱۱۲
کرامت کا ثبوت تصوف سے	۱۱۴
کرامت کا ثبوت حکمت سے	۱۱۵
مراتب ارواح	۱۱۶
کرامت کا ثبوت سائنس سے	۱۱۷
فصل ششم بیعت کے دلائل ومسائل	۱۱۸
بیعت کا ترجمہ	۱۱۹
بیعت کے اقسام	″
بیعت کے دلائل قرآن سے	۱۲۰

Marfat.com

بیعت کے دلائل حدیث سے	۱۲۵	طیفوریہ	۱۴۷
بیعت کے دلائل آثارِ صحابہ سے	۱۲۹	جنیدیہ	〃
مستورات کی بیعت کے دلائل	۱۳۰	گازرونیہ	〃
شرائطِ مرشد	۱۳۳	طرطوسیہ	〃
طریقۂ بیعت	۱۳۵	سہروردیہ	۱۴۸
مسائلِ بیعت	۱۳۶	فردوسیہ	〃
فصل ہفتم خرقہ کے اقسام و مسائل	۱۴۱	پنج چشت	〃
خرقہ	〃	زیدیہ	〃
اصلِ خرقہ	۱۴۲	عیاضیہ	〃
حقیقتِ خرقہ	〃	ادہمیہ	〃
اقسامِ خرقہ	〃	ہبیریہ	〃
مسائلِ خلافت	۱۴۳	چشتیہ	〃
فصل ہشتم سلاسلِ فقرا کا بیان	۱۴۵	فروعاتِ سلاسلِ فقرا بترتیب حروفِ تہجی	〃
سلاسلِ فقرا	〃	ابدالیہ	۱۴۹
خلفائے اربعہ	〃	ابوالعلائیہ	〃
چار پیر چودہ خاندان	۱۴۶	احراریہ	〃
نو قادِر	〃	ارزان شاہی	۱۵۰
حبیبیہ	〃	اسمٰعیل شاہی	〃
کرخیہ	۱۴۷	اکبریہ	〃
سقطیہ	〃	امام شاہی	〃
		انصاریہ	

Marfat.com

انصاریہ	۱۵۰	حبیب شاہی	۱۵۴
انواریہ	۱۵۱	حسامیہ	″
اولیائیہ	″	حسین شاہی	″
اُوَیسیہ	″	حکیمیہ	″
بدریہ	″	حلاجیہ	″
بدویہ	″	حلویہ	″
بڈھن شاہی	″	حمزہ شاہی	۱۵۵
برخورداریہ	۱۵۲	حمویہ	″
برقندازیہ	″	خاکساریہ	″
بسویہ	″	خرّازیہ	″
بکتاشیہ	″	خضرویہ	″
بھڑل شاہی	″	خفیفیہ	″
بہلول شاہی	″	خوارزمیہ	″
بہلولیہ	۱۵۳	رحمانیہ	″
جامیہ	″	رواق شاہی	۱۵۶
جیاریہ	″	رزاقیہ	″
جلالیہ	″	رسوقیہ	″
جلیلیہ	″	رسول شاہی	″
چوکھا شاہی	″	رفاعیہ	۱۵۷
جھلی شاہی	″	روشن شاہی	″

Marfat.com

زاہدیہ	۱۵۷	صوفیہ	۱۶۰
سچیاریہ	″	طاؤسیہ	″
سخاویہ	″	عطاریہ	″
سدوشاہی	″	علائیہ	۱۶۱
سدوشاہی ۲	″	علوانیہ	″
سہروری	۱۵۸	عیدروسیہ	″
سعیدیہ	″	غفورشاہی	″
سلمانیہ	″	غوریہ	″
سُہاگ شاہی	″	فاضل شاہی	″
سہلیہ	″	فاضلیہ	۱۶۲
سیّاریہ	۱۵۹	فتحیہ	″
سیدشاہی	″	فخریہ	″
سیدشاہی ۲	″	فرہادیہ	″
سیدشاہی ۳	″	قادریہ	″
شاذلیہ	″	قاسم شاہی ۱	۱۶۳
شہناریہ	″	قاسم شاہی ۲	″
شہبازیہ	۱۶۰	قاسمیہ	″
صابریہ	″	قُبُیسیہ	″
صدرشاہی	″	قدوسیہ	″
صفویہ	″	قشیریہ	۱۶۴

قصاریہ	۱۶۴	مقیم شاہی	۱۶۸
قلندرشاہی	″	ملا شاہی	″
قلندریہ ۱	″	منعمیہ	″
قلندریہ ۲	″	مولویہ	″
قمیصیہ	″	میاں خیل	″
کرمانیہ ۱	۱۶۵	میراں شاہی	۱۶۹
کرمانیہ ۲	″	میرشاہی	″
کریمیہ	″	ناتھ شاہی	″
کمیلیہ	″	نصیریہ	″
لال شہبازیہ	″	نظام شاہی	″
لیویہ	۱۶۶	نظامیہ	″
مجددیہ	″	نعمت شاہی	″
محاسبیہ	″	نقشبندیہ	۱۷۰
محمد شاہی	″	نوحیہ	″
محمود شاہی	″	نوربخشیہ	۱۷۱
مخدوم شاہی	″	نوریہ	″
مخدومیہ	۱۶۷	نوشاہیہ	″
مداریہ	″	وفائیہ	″
مرتضےٰ شاہی	۱۶۸	وہابیہ	″
مغربیہ	″	ہاشم شاہی	″

ہاشمیہ ۱۷۱
ہمدانیہ ۱۷۲
یونسیہ 〃
فضیلت طریقہ قادریہ 〃
باب دوم تذکرہ مشایخ ۱۷۵
فصل اول 〃
حالات حضرت محمد رسول اللہ 〃
اوصاف جمیلہ 〃
نام وکنیت ۱۷۶
نسب نامہ پدری ۱۷۷
نسب نامہ مادری ۱۷۸
تاریخ ولادت 〃
جائے ولادت 〃
واقعات ولادت ۱۷۹
رضاعت 〃
شق صدر 〃
تربیت ۱۸۰
کفالت جدامجد 〃
کفالت ابوطالب 〃
سفر شام 〃
تزویج خدیجہ رض ۱۸۱
تعمیر کعبہ 〃
توحید پرستی 〃
طلوع آفتاب رسالت ۱۸۲
تبلیغ اسلام ۱۸۳
تعذیب مسلمین 〃
ہجرت حبش 〃
شعب ابوطالب میں محصور ہونا ۱۸۴
عام الحزن 〃
معراج 〃
فرضیت نماز ۱۸۵
ہجرت 〃
تاریخ ہجرت 〃
سنہ ۱ھ ۱۸۶
سنہ ۲ھ 〃
سنہ ۳ھ ۱۸۷
سنہ ۴ھ 〃
سنہ ۵ھ 〃
سنہ ۶ھ 〃
سنہ ۷ھ ۱۸۸

سنہ ۸ھ

Marfat.com

سنہ ۸ھ ۱۸۸
سنہ ۹ھ
سنہ ۱۰ھ
سنہ ۱۱ھ ۱۸۹

اخلاق و عادات
خرقۂ فقر ۱۹۱
عبادت و ریاضت
حلیۂ اقدس
لباس ۱۹۲

آپ کے فضائل شریف
حضرت آدمؑ پر فضیلت ۱۹۴
حضرت ادریسؑ پر فضیلت
حضرت نوحؑ پر فضیلت ۱۹۴
حضرت ابراہیمؑ پر فضیلت
حضرت یوسفؑ پر فضیلت ۱۹۹
حضرت موسےٰؑ پر فضیلت ۱۹۷
حضرت داؤدؑ پر فضیلت ۱۹۹
حضرت سلیمانؑ پر فضیلت
حضرت عیسےٰؑ پر فضیلت

آپ کے خصائص شریف ۲۰۰

معجزات ۲۰۳
معجزۂ قرآن مجید
معجزۂ معراج شریف ۲۰۴
معجزۂ شق القمر ۲۰۵
عام معجزات

عملیات ۲۰۶
برائے دفعیہ کرب
برائے رفع ہمّ و غمّ
برائے دفعیہ فزع ۲۰۸
برائے ادائگی قرض
برائے نظر بد
برائے محروق ۲۰۹
برائے قضائے حاجات

مکتوبات ۲۱۰
مکتوب شاہِ روم کے نام
مکتوب شاہِ حبش کے نام ۲۱۱
مکتوب شاہ اسکندریہ و مصر کے نام ۲۱۲

معاہدات ۲۱۴
امن نامہ
عہد نامہ ۲۱۵

Marfat.com

ہدایات	۲۱۵	قصیدہ جنیہ	۲۵۸
ہدایت نامہ ۱	۲۱۶	اسمائے نبوی	۲۵۹
ہدایت نامہ ۲	۲۱۹	۹۹ نو د نہ نام	״
نقش نگین	۲۲۳	اسماء الحسنیٰ سے موسوم ہونا	۲۶۵
خطبات	״	وصالِ محبوب	۲۶۸
طرزِ بیان	״	علالتِ طبع	״
خطبہ	۲۲۴	آخری جماعتِ نماز	״
کلماتِ طیبات	۲۲۵	وصیتیں	״
سند شریف	״	آخری خطبہ	۲۶۹
چہل احادیث	۲۲۶	آخری دن	״
ازواجِ مطہرات	۲۲۸	لقائے حبیب	۲۷۰
اولادِ کرام	۲۳۴	تجہیز و تکفین	۲۷۱
خلفائے عظام	۲۳۷	نمازِ جنازہ	״
اصحابِ سبعہ	۲۵۰	تدفین	۲۷۲
تبرکات	۲۵۱	تاریخِ وفات	״
تبرکاتِ قسطنطنیہ	״	مدفنِ پاک	۲۷۳
تبرکاتِ لاہور	۲۵۲	مرثیہ	״
سندِ زیاراتِ مذکور	۲۵۳	قطعۂ تاریخ	״
تبرکاتِ اوچ شریف	۲۵۷	تعمیر روضۂ اقدس	״
مدحیات	״	۸۸ھ	״

۵۵۰ھ

سنہ ۵۵۰ھ	۲۷۳	سنہ ۵۵۶ھ	۲۷۷
سنہ ۶۷۸ھ	″	سنہ ۶۵۴ھ	۲۷۹
سنہ ۸۳۱ھ	۲۷۴	سنہ ۱۲۱۹ھ	۲۸۰
سنہ ۸۳۵ھ	″	سنہ ۱۲۲۷ھ	″
سنہ ۸۸۸ھ	″	سنہ ۱۲۲۸ھ	۲۸۱
سنہ ۹۵۰ھ	″	سنہ ۱۲۲۹ھ	″
سنہ ۱۲۳۳ھ	″	سنہ ۱۲۳۳ھ	″
سنہ ۱۲۵۲ھ	″	سنہ ۱۲۳۴ھ	″
مسجد نبوی	″	سنہ ۱۳۴۴ھ	″
سنہ ۷ھ	″	سادات مدینہ منورہ	″
سنہ ۱۷ھ	۲۷۵	ہر چیز میں محمدی ظہور	۲۸۲
سنہ ۲۹ھ	″	فصل دوم	۲۸۴
سنہ ۸۸ھ	″	حالات حضرت علی المرتضیٰؑ	″
سنہ ۹۶ھ	۲۷۶	اوصاف جمیلہ	″
سنہ ۱۶۱ھ	″	نام و کنیت	″
سنہ ۲۰۲ھ	″	نسب نامہ پدری	″
سنہ ۸۸۸ھ	″	نسب نامہ مادری	″
سنہ ۱۲۶۰ھ	″	تاریخ ولادت	۲۸۵
واقعات عظیمہ	۲۷۷	تربیت	″
سنہ ۶۳ھ	″	اسلام میں سبقت	″

تکریم وجہ	۲۸۵	علم قرأت	۲۹۲
جاں نثاری	۲۸۶	علم حدیث	۲۹۳
جہاد فی سبیل اللہ	″	علم فقہ	″
غزوۂ بدر	″	مسائلِ فقہ	۲۹۵
غزوۂ اُحد	″	علم فرائض	۲۹۷
غزوۂ خندق	۲۸۷	مسئلہ منبریہ	″
غزوۂ بنی قُریظہ	″	مسئلہ وراثتِ خنثیٰ	۲۹۸
غزوۂ خیبر	″	علم کلام	۵
علم بردار ہونا	۲۸۸	مسئلہ توحید	۲۹۹
تجہیز و تکفین نبوی	″	علم تصوّف	۳۰۰
وزارتِ خلفائے ثلاثہ	″	علم نحو	۳۰۱
خلافت نبوی	″	علم فصاحت	۳۰۲
جنگِ جمل	۲۸۹	صنعتِ تجنیس	۳۰۳
جنگِ صِفّین	″	صنعتِ ایجاز	″
جنگ نہروان	۲۹۰	علم شعر	″
سندھ پر پہلا حملہ	″	مناجات	۳۰۴
علوم	۲۹۱	علم تعبیر رویا	۳۰۸
علم قرآن	″	علم جفر و جامعہ	″
علم کتب سماوی	۲۹۲	علم نجوم	۳۰۹
علم تفسیر	″	تاریخ اہرام مصر	″

علم حساب

Marfat.com

علم حساب	۳۰۹	کمالات تامہ	۳۲۳
کسور تسع کا مخرج	۳۱۰	حلیہ اقدس	۳۲۴
مسئلہ دیناریہ	۳۱۱	لباس	۳۲۵
علم طب	"	خلافت طریقت وارشاد	۳۲۶
علم معمّا	۳۱۲	عطائے کلاہ چہار ترکی	۳۲۷
اسم اعظم	"	تلقین ذکر	"
علم کیمیا	۳۱۳	تعلیم اسرار	"
علم کتابت	"	فنا ونیستی	۳۲۹
علم اعداد الوفق	۳۱۴	فضائل وکمالات	۳۳۰
علم لدنی	"	فضائل احادیث سے	۳۳۲
عجیب فیصلے	۳۱۵	حدیث اول	۳۳۵
حاضر جوابیاں	۳۱۸	حدیث دوم	۳۳۶
عبادات واخلاق	"	حدیث سوم	۳۳۷
نماز	۳۱۹	سیادت	۳۳۸
روزہ	"	تفضیل	۳۴۰
زکوٰۃ	"	ازالۂ اعتراض	۳۴۴
حج حرمین الشریفین	۳۲۰	مقامات	۳۴۶
غذا	"	کرامات	۳۴۹
سخاوت	۳۲۱	ردّ الشمس	"
محاسن اخلاق		تلاوت قرآن	۳۵۰

Marfat.com

عملیات	۳۵۰	مغفوریت اولاد	۳۷۴
برائے حفاظت از درندگان	″	ائمہ اثنا عشر	″
برائے قضائے حاجات	۳۵۱	تلامذہ حدیث	۳۹۴
برائے قبولیت دعا	″	غلام	۳۹۵
برائے عجائب وغرائب	″	حاجب	″
تصنیفات	″	عامل	″
مکتوبات	۳۵۸	کاتب	″
مکتوب عامل ہمدان کے نام	″	خلفائے عظام	۳۹۶
مکتوب عامل آذربیجان کے نام	۳۵۹	اصحاب مرتضوی	۴۰۵
مکتوب امیر شام کے نام	۳۶۰	تبرکات	۴۰۶
بیعنامہ	۳۶۲	مدحیات	۴۰۷
نقش نگین	″	قصیدہ	″
خطبات	″	اسمائے مرتضوی	۴۰۹
خطبہ	″	نود و نہ نام	″
ادعیات	۳۶۴	رباعی استخراج اسم علی	۴۱۱
دعاء	۳۶۵	واقعہ شہادت	″
کلمات طیبات	″	ایام آخری	۴۱۳
معرفین کمال	۳۶۸	تاریخ شہادت	۴۱۴
ازواج مطہرات	″	قاتل کے متعلق فرمان	″
اولاد کرام	۳۷۰	وصایا	۴۱۵

علاج

Marfat.com

علاج	۴۱۵
تاریخ وفات	″
مدفن پاک	″
مرثیہ	۴۱۶
قطعہ تاریخ	۴۱۷
فصل سوم	۴۱۸
حالات حضرت خواجہ حسن بصریؒ	″
اوصاف جمیلہ	″
نام ونسب	″
ولادت	″
دعائے فاروقی	″
تربیت	۴۱۹
دعائے ام المومنین	″
تحصیل علوم	″
مرتبہ تابعیت	″
خدمت قرآن	۴۲۰
واقعہ توبہ	″
بیعت وخلافت	۴۲۱
تلقین ذکر	″
بیعت روحی	″
مشائخ صحبت	۴۲۱
سماع حسن بصری عن علی	۴۲۲
ریاضت ومجاہدہ	۴۲۶
کثرت بکا	۴۲۷
خشیت الٰہی	″
کسر نفسی	″
یاد آخرت	″
عید کا دن	۴۲۸
کمال ایمان	″
انکسار	″
نماز استسقا	″
ستر عیوب	″
سبق اخلاص	۴۲۹
تجرید کو پسند کرنا	″
اضطراب	″
ایثار	″
سماع ووجد	۴۳۰
مواعظ حسنہ	″
مجلس وعظ	″
وعظ میں استقامت	۴۳۱

Marfat.com

وعظ لوجہ اللہ	۴۳۱
مقامات فقر	〃
محبت فقر	〃
مقام خوف	〃
مقام ہیبت	۴۳۲
مقام محبت	〃
فنا و نیستی	〃
کرامات	〃
انفجار آب	〃
تصرف فی الاشیاء	۴۳۳
طی ارض	〃
تاثیر زبان	〃
جنات کا مستفیض ہونا	۴۳۴
کشف قبور	〃
امداد غیبی	۴۳۵
قبولیت دعا	〃
عملیات	〃
برائے چشم زخم	〃
برائے حصول تقوےٰ	۴۳۶
برائے دفع بلیات	〃
برائے کشف ارواح وجمیع مقاصد	۴۳۶
برائے زیارت نبوی	۴۳۷
مکتوبات	〃
مکتوب اول	〃
مکتوب دوم	۴۴۰
مکتوب سوم	〃
کلمات طیبات	۴۴۱
معرفین کمال	۴۴۸
اولاد کرام	۴۴۹
خلفائے عظام	۴۵۰
واقعۂ وفات	۴۵۵
ندائے غیبی	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن پاک	۴۵۶
قطعۂ تاریخ	〃
فصل چہارم	۴۵۷
حالات حضرت شیخ حبیب عجمی رح	〃
اوصاف جمیلہ	〃
نام ونسب	〃
واقعۂ توبہ	〃

بیعت وخلافت

Marfat.com

بیعت وخلافت	۴۵۷	طیِ ارض	۴۶۳
بیعتِ روحی	۴۵۸	پانی پر چلنا	۴۶۳
ایثار	″	نظرِ رحمت	۴۶۴
عبادت	″	ہلاکِ فاسق	″
ریاضت	″	عملیات	″
ترکِ دنیا	″	اعدامِ موجود	″
توکل	۴۵۹	برائے ہدایتِ حق	″
رقتِ قلب	″	برائے حصولِ مقاصد	۴۶۵
وحشت عن الغیر	″	کلماتِ طیبات	″
مقاماتِ فقر	″	معرفینِ کمال	″
مقامِ محبت	″	اولادِ کرام	۴۶۶
مقامِ رضا	۴۶۰	خلفائے عظام	″
مقامِ یقین	″	سلسلہ حبیبیہ	۴۶۷
مسئلہ عجیبیہ	″	واقعۂ وفات	۴۶۸
کرامات	۴۶۱	آخری وصیت	″
استجابتِ دعا	″	ندائے غیب	″
فتوحِ غیبی	″	تاریخ وفات	″
مائدۂ غیب	۴۶۲	مدفن پاک	″
خزینۂ غیب	″	قطعہ تاریخ	″
انوارِ ذاتی	″	فصل پنجم	۴۷۰

Marfat.com

حالات حضرت شیخ داؤد طائی رح	۴۷۰	گریہ وبکا	۴۷۴
اوصاف جمیلہ	″	ایفائے عہد	″
نام ونسب	″	تجرید	″
تحصیل علوم	″	تفرید	″
علم حدیث	″	اشتغال بحق	۴۷۵
ثقاہت	″	تقویٰ	″
تلامذہ حدیث	″	تحقیر نفس	″
علم فقہ	۴۷۱	فراغ خاطر	″
تدوین فقہ	″	اجتناب از اہل دنیا	″
واقعۂ توبہ	″	دنیوی مال سے پرہیز	۴۷۶
بیعت وخلافت	۴۷۲	سماع ووجد	″
بیعت روحی	″	مقامات فقر	۴۷۷
مشایخ صحبت	″	محبت فقرا	″
ترک دنیا	″	مقام انس	″
ریاضت ومجاہدہ	۴۷۲	تجلئ صفات	″
اضطراب	″	کرامات	″
وحشت عن الغیر	۴۷۳	تولید فرزند	″
دنیا سے بے تعلقی	″	عملیات	″
شرم وحیا	″	برائے رحمت حق تعالیٰ	″
تفکر وبیخودی	۴۷۴	برائے زیارت نبوی	۴۷۸

برائے محبت

برائے محبت زوجین	۴۷۸
کلماتِ طیبات	″
معرفین کمال	۴۸۰
خلفائے کرام	″
واقعۂ وفات	۴۸۲
وصیت	″
تجہیز وتکفین	″
ندائے غیب	۴۸۳
واقعات بعد از وفات	″
تاریخ وفات	″
مدفن پاک	″
قطعۂ تاریخ	۴۸۴
فصل ششم	۴۸۵
حالات حضرت شیخ معروف کرخیؒ	″
اوصافِ جمیلہ	″
نام ونسب	″
ولادت	″
تحصیل علوم	″
قبول اسلام	۴۸۶
اسلامِ والدین	″
بیعت وخلافت	۴۸۶
بیعت روحی	″
مشایخ صحبت	″
طہارت	″
روزہ ورغبتِ دعا	۴۸۷
حلم وبردباری	″
پردہ پوشی	″
انکسار	۴۸۸
حیا	″
یتیم پروری	″
ذوق وشوق	″
طعام	″
نفس سے خطاب	″
تجرید	″
مقاماتِ فقر	۴۸۹
تجلّٰی ذات	″
کرامات	″
استجابتِ دعا	″
تصرف فی القلوب	″
طیّ ارض	۴۹۰

Marfat.com

عملیات ۴۹۰
برائے عفوِ جرائم ″
برائے حصولِ مرتبہ ابدال ″
برائے حلِ مہمات ۴۹۱
برائے فرزند نیک ″
برائے حصولِ کوثر ″
تصنیفات ″
کلماتِ طیبات ۴۹۲
معرفینِ کمال ۴۹۴
تلامذہ کرام ۴۹۵
خلفائے عظام ″
سلسلہ کرخیہ ۴۹۶
واقعہ وفات ″
وصایائے آخرین ″
تجہیز و تکفین ۴۹۷
واقعات بعد از وفات ″
تاریخ وفات ″
مدفنِ پاک ۴۹۸
قطعہ تاریخ ″
فصل ہفتم ۴۹۹

حالات حضرت شیخ سری سقطیؒ ۴۹۹
اوصافِ جمیلہ ″
نام و نسب ″
واقعۂ توبہ ″
بیعت و خلافت ۵۰۰
بیعت روحی ″
مشایخ صحبت ″
تجارت ″
خلوت در انجمن ″
ترک دنیا ۵۰۱
مجاہدہ ″
انکسار ″
تواضع ″
ہمدردی خلائق ″
اخلاص ″
ملاقاتِ اولیاء اللہ ۵۰۲
تاثیر وعظ ″
ایثار ۵۰۳
مقاماتِ فقر ″
مقامِ محبت ″

مقامِ عشق

Marfat.com

مقام عشق حقیقی	۵۰۳
مقام صبر	۵۰۴
رویت الٰہی	〃
مشاہدہ جمال الٰہی وحضور ذات اقدس	〃
کرامات	۵۰۵
استجابت دعا	〃
حج کی دعا	۵۰۶
پری کا پگھل جانا	〃
رویت حور	〃
مکاشفہ	〃
خادم غیبی	۵۰۷
عملیات	〃
برائے حصول حکمت	〃
برائے مہربانی حق تعالیٰ	〃
مکتوبات	〃
کلمات طیبات	۵۰۸
شعرخوانی	〃
مناجات	〃
معرفین کمال	۵۱۲
خلفائے کرام	۵۱۳
سلسلہ منقطعہ	۵۱۹
واقعہ وفات	〃
آخری وصیت	۵۲۰
کلمات شوق وصال	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن پاک	〃
قطعہ تاریخ	۵۲۱
فصل ہشتم	۵۲۲
حالات حضرت شیخ جنید بغدادیؒ	〃
اوصاف جمیلہ	〃
نام ونسب	〃
ولادت	〃
تربیت وتعلیم	〃
سفر حج	۵۲۳
بیعت وخلافت	〃
بیعت روحی	〃
مشائخ صحبت	〃
تجارت زجاجہ	۵۲۴
انقلاب طبیعت	〃
خلوت	〃

Marfat.com

عبادت	۵۲۴	فخرِ نبوی	۵۲۹
ندائے غیبی	۵۲۵	تاثیرِ کلام	۵۳۰
دعائے شیخ	〃	ہزار مسئلہ	〃
حضورِ قلب	〃	مقاماتِ فقر	〃
ریاضت	〃	طریقہ سلوک	〃
وضو	۵۲۶	مرتبہ کمال	۵۳۱
روزہ	〃	غلبۂ توحید	〃
استغنا	〃	مقامِ محبت	〃
اشتیاقِ حق	〃	مقامِ حیرت	〃
خلافِ نفس	۵۲۷	فنائے اتم	۵۳۲
تلقینِ صبر	〃	مرتبہ بقا باللہ	〃
آدابِ توحید	〃	مقامِ جمع الجمع	〃
ہدایتِ رضائے الٰہی	〃	قبض و بسط	〃
پردہ پوشی	〃	مقامِ رضا	〃
لباس	۵۲۸	وقوفِ مقامات	〃
ماموریتِ وعظ	〃	مشاہدۂ الٰہی	۵۳۳
تاثیرِ وعظ	〃	مقامِ حضوری	〃
مجلسِ وعظ	۵۲۹	رویتِ الٰہی	〃
فرمانِ بُدلا	〃	کرامات	〃
بلندیٔ کلام	〃	استجابتِ دعا	〃

کشفِ قلوب

Marfat.com

کشفِ قلوب	۵۳۴	خلفائے عظام	۵۵۳
اثرِ جلالیت	〃	سلسلۂ جنیدیہ	۵۵۵
تصرف	〃	واقعۂ وفات	〃
نگاہِ غضب	〃	وصایائے آخرین	۵۵۸
سزائے مخالفت	۵۳۵	غسل تجہیز	〃
طئ ارض	〃	جنازہ	۵۵۹
عملیات	〃	واقعات بعد از وفات	〃
رویتِ خداوندی و فرمانِ حق تعالیٰ	〃	تاریخ وفات	۵۶۰
برائے صفائی قلب	۵۳۶	مدفن پاک	〃
برائے کشادگی بخت	〃	قطعہ تاریخ	۵۶۱
برائے حصولِ دولت	〃	فصل نہم	۵۶۳
برائے شفائے مریض	〃	حالاتِ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ	〃
تصنیفات	۵۳۷	اوصافِ جمیلہ	〃
شعر	۵۳۸	نام و نسب	〃
مناجات	۵۳۹	ولادت	〃
مکتوبات	۵۴۰	تعلیم	〃
مکتوب	〃	تجدیدِ توبہ	۵۶۴
کرامت بیعت	〃	واقعۂ توبہ	〃
معمولِ کمال	۵۵۱	بیعت و خلافت	〃
وزادِ سرامد	۵۵۲	بیعت روحی	۵۶۵

مشائخ صحبت	۵۸۵	طریق سلوک	۵۹۱
تعلیم روحانی	″	قبولیت بدربار رسالت	″
تحقیر نفس	۵۸۶	مسئلہ زکوٰۃ	۵۹۲
مجاہدہ	″	سماع	″
گریہ وبکا	۵۸۷	وجد	″
ریاضت	″	**مقامات فقر**	۵۹۳
محبت الٰہی	″	تجلّی ذات	″
غلبۂ عشق	″	ظہور حقیقت	″
جوش جنون	۵۸۸	مقام لی مع اللہ	″
آزمائش احباب	″	مقام فنا	″
ذکر اسم ذات	۵۸۹	مقام توحید	″
وضو	″	**کرامات**	۵۹۴
ذوق	″	صفائے باطن	″
بیخودی	″	درخت کا بولنا	″
انکسار	۵۹۰	کشف قلوب	″
شوق محبوب	″	کشف ارواح	۵۹۵
لذت توحید	″	جانوروں کا مرنا اور زندہ ہونا	″
ترک ماسوی اللہ	″	شفائے مریض	″
ماتم اہل دنیا	″	تصرف فی الاجسام	″
وحشت عن الغیر	۵۹۱	نقش اسم ذات	۵۹۶

عملیات

Marfat.com

عملیات	۵۹۶
برائے کشفِ قبور	〃
برائے قیام سلطنت	〃
برائے افاقتِ جنون	〃
نقشِ اسمِ اعظم	〃
تصنیفات	۵۹۷
شاعری	〃
سفرِ حج	۶۰۰
کلماتِ طیبات	〃
نسخۂ طریقت	〃
معرفینِ کمال	۶۰۶
اولادِ کرام	۶۰۷
خلفائے عظام	۶۰۸
واقعۂ وفات	۶۱۴
قربِ وصال	۶۱۸
آخری لمحات	〃
تلقینِ ذکر	۶۱۹
غسل تجہیز	〃
واقعات بعد از وفات	۶۲۰
تاریخِ وفات	۶۲۱
مدفنِ پاک	۶۲۱
قطعۂ تاریخ	〃
فصل دہم	۶۲۳
حالاتِ حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ	〃
اوصافِ جمیلہ	〃
نام ونسب	〃
بیعت وخلافت	〃
بیعتِ روحی	〃
مشایخ صحبت	〃
مذہب	۶۲۴
متابعتِ شیخ	〃
سجادہ شیخت	〃
مصاحبتِ خضر	〃
کرامات	〃
عملیات	〃
برائے حصولِ وحدانیت	〃
خلفائے کرام	۶۲۵
تاریخِ وفات	〃
مدفنِ پاک	〃
قطعۂ تاریخ	〃

Marfat.com

فصل یازدہم ۶۲۷
حالاتِ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ "
اوصافِ جمیلہ "
نام ونسب "
بیعت وخلافت "
بیعتِ روحی "
مشائخِ صحبت "
توکل وتجرید "
کرامات ۶۲۸
عملیات "
برائے رحمتِ الٰہی "
خلفائے کرام "
سلسلہ طرطوسیہ "
تاریخ وفات "
مدفن پاک ۶۲۹
قطعہ تاریخ "
فصل دوازدہم ۶۳۰
حالاتِ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاریؒ "
اوصافِ جمیلہ "
نام ونسب "
ہنکاری نسبت کی تحقیق "
ولادت ۶۳۲
تحصیل علوم "
بیعت وخلافت ۶۳۳
بیعتِ روحی "
مشائخِ صحبت "
عبادت وریاضت "
مقاماتِ فقر ۶۳۴
مقامِ محبوبیت "
کرامات "
عملیات "
برائے حفظ ایمان "
کلماتِ طیبات "
اولادِ کرام ۶۳۵
خلفائے عظام ۶۳۶
تاریخ وفات "
مدفن پاک "
قطعہ تاریخ "
فصل سیزدہم ۶۳۸
حالاتِ حضرت شیخ ابوسعید مخزومیؒ "
اوصافِ جمیلہ "

نام ونسب

Marfat.com

نام ونسب	۶۳۸	نام وکنیت	۶۴۴
بیعت وخلافت	"	نسب نامہ پدری	"
بیعتِ روحی	۶۳۹	مادری نسب نامہ	۶۴۵
مشائخ صحبت	"	تاریخ ولادت	"
مذہب	"	تعلیم وتربیت	۶۴۶
بنائے مدرسہ	"	سفر بغداد	"
مصاحبتِ خضر	"	استفادہ	۶۴۷
کرامات	"	علم فقہ واصول کے اساتذہ	۶۴۸
مکاشفہ	"	علمِ حدیث کے اساتذہ	"
عملیات	۶۴۰	علمِ ادب کا استاد	"
برائے حصولِ حوائج	"	تکالیف کی برداشت	۶۴۹
برائے رشد	"	تکمیلِ علم	"
تصنیفات	۶۴۱	آثارِ ولایت	"
خلفائے کرام	"	جہاد بالنفس	۶۵۰
تاریخ وفات	۶۴۲	سیاحتِ عراق	"
مدفن پاک	"	ملاقاتِ خضر	"
قطعۂ تاریخ	"	بُرجِ عجمی	"
فصل چہاردھم	۶۴۳	بیعتِ طریقت	"
حالاتِ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	"	خرقہ خلافت	۶۵۱
اوصافِ جمیلہ	"	بیعتِ روحی	"

Marfat.com

مشایخ صحبت	۶۵۱
کثرتِ فیوض	؍؍
پیشینگویاں	۶۵۲
معمولات	؍؍
عبادت وریاضت	؍؍
اشغال واوراد	۶۵۳
مجاہدہ	۶۵۴
تدریس	۶۵۵
اِفتا	؍؍
سماع ووجد	۶۵۶
اخلاق وعادات	۶۵۷
مواعظ حسنہ	۶۵۸
وعظ کی ابتدا	؍؍
ہجوم خلق	۶۵۹
حاضرینِ مجلس	؍؍
رجال الغیب	۶۶۰
کیفیتِ سامعین	؍؍
تاثیرِ وعظ	؍؍
حلیہ اقدس	۶۶۱
لباس	؍؍

فضائل وکمالات	۶۶۴
فرمانِ غوثیہ	۶۶۶
تسلیم مشایخ کرام	۶۶۷
رجال الغیب کا مبارکباد دینا	۶۶۹
غوثیت وقطبیت	؍؍
اس فرمان کے متعلق مشایخ کے اعتقاد	۶۷۰
ازالۂ اعتراض	۶۷۱
مقاماتِ فقر	۶۷۳
کرامات	۶۷۴
احیائے دجاجہ	۶۷۶
احیائے امواتِ غریقِ دریا	۶۷۷
امکنۂ متعددہ میں ظہور	۶۷۸
درختوں کا سرسبز ہونا	؍؍
تصرف فی الاجسام	۶۷۹
ایک اعتراض کا جواب	؍؍
عملیات	۶۸۰
برائے زیارتِ اولیا	؍؍
نماز استخارہ	،
برائے جمیع حاجات	۶۸۱
برائے دفع وساوسِ شیطان	؍؍
برائے عزت	

برائے عزت	۶۸۱	اولاد کرام	۷۱۲
برائے امراض لاعلاج	۶۸۲	ساداتِ بغداد	۷۱۷
برائے نظر بد		تلامذہ عظام	
تصنیفات	۶۸۳	مریدین	۷۱۹
مکتوبات	۶۸۵	خلفائے ذوالاحترام	۷۲۰
مکتوبِ اول		خلفائے باطنی	۷۲۴
مکتوب دوم	۶۸۶	خلفا از قسمِ جنات	
مکتوب سوم		سلسلہ قادریہ	
مقالات	۶۸۷	تبرکات	
مقالہ اول	۶۸۸	مدحیات	۷۲۵
مقالہ دوم		قصیدہ	
مقالہ سوم	۶۸۹	اسمائے غوثیہ	۷۴۷
خطبات		نو دنہ نام	
خطبہ	۶۹۰	سند رویتِ غوثیہ	۷۴۹
مجلسِ وعظ	۶۹۱	واقعہ وفات	۷۵۰
الہامات	۶۹۳	علالتِ طبع	
کلماتِ طیبات	۶۹۵	وصایائے آخریں	۷۵۱
معرفین کمال	۷۰۶	ندائے غیب	۷۵۳
اقوال اکابر مصنفین	۷۰۹	آخری کلمات	
ازواج مطہرات	۷۱۱	تاریخ وفات	

Marfat.com

مدفنِ پاک	۷۵۴
لنگر وسجادگی	″
قطعہ تاریخ	″

فصلِ پانزدہم ۷۵۶

حالاتِ حضرت سید عبدالوہاب گیلانی رح	″
اوصافِ جمیلہ	″
نام ولقب	″
ولادت	″
تحصیلِ علوم	″
بیعت وخلافت	۷۵۷
بیعت روحی	۷۵۸
نوشاہی سلسلہ کی بشارت	″
تدریس	″
وصایائے غوثیہ	″
نیابتِ غوثیہ	″
مواعظ	۷۵۹
ظریفانہ کلام	″
افتا	″
اخلاق وعادات	۷۶۰
اعانتِ مظلومین	″
کرامات	″
تصرفاتِ قویہ	″
عملیات	۷۶۰
برائے فتح الباب	″
برائے رفع تکبر	۷۶۱
فضائل وکمالات	″
اولادِ کرام	۷۶۳
تلامذہ کرام	۷۶۴
خلفائے عظام	″
سلسلہ وہابیہ	۷۷۱
تاریخ وفات	″
مدفنِ پاک	″
قطعہ تاریخ	″

فصلِ شانزدہم ۷۷۳

حالاتِ حضرت سید صفی الدین گیلانی رح	″
اوصافِ جمیلہ	″
نام ولقب	″
تاریخ ولادت	″
تربیت	۷۷۴
تحصیلِ علوم	
افتا	″
اخلاقِ عالیہ	″
آثارِ جذب	″
بیعت وخلافت	۷۷۵

Marfat.com

فیضانِ غوثیہ	۷۷۵	کلمات طیبات	۷۷۸
بیعت روحی	"	نصائح	"
مشائخ صحبت	"	اولادِ کرام	۷۷۹
جوش جذب	"	تلامذہ عظام	۷۸۱
معیت ابدال	۷۷۶	خلفائے ذوالاحترام	"
برات میں ورود	"	واقعہ وفات	۷۸۲
ترقی سلوک	"	آخری لمحات	"
سیر بند	"	خوشبو کا ظہور	۷۸۳
معاودت بغداد	"	تجہیز و تکفین	"
اوراد و وظائف	"	نماز جنازہ	"
مذہب	۷۷۷	تاریخ وفات	"
نیابت غوثیہ	"	مدفن پاک	۷۸۴
وجہ لقب صوفی	"	قطعہ تاریخ	"
تدریس	"	**فصل ہفدھم**	۷۸۵
حج حرمین الشریفین	"	حالات حضرت سید ابو العباس احمد گیلانی رح	"
کرامات		اوصاف جمیلہ	"
طیِ ارض	"	نام و لقب	"
اثر جلالیت	۷۷۸	ولادت	"
عملیات		تحصیل علوم	"
برائے خلاصی از مصائب	"	بیعت و خلافت	۷۸۶

مشائخ صحبت	۷۸۶
نیابت غوثیہ	〃
دوم تشریف لے جانا	〃
مُہرِ قطبیت	۷۸۸
کرامات	〃
نگاہِ شفقت	〃
کلماتِ طیبات	〃
نصائح	〃
اولادِ کرام	۷۸۹
خلفائے عظام	۷۹۱
تاریخ وفات	〃
مدفنِ پاک	〃
قطعۂ تاریخ	〃
فصل هژدهم	۷۹۳
حالات حضرت سید مسعود گیلانیؒ	〃
اوصافِ جمیلہ	〃
نام ولقب	〃
ولادت	〃
تحصیل علوم	〃

بیعت وخلافت	۷۹۳
مشائخ صحبت	۷۹۴
تدریس	〃
ذکر و فکر	〃
اخلاق و عادات	〃
کلماتِ طیبات ۔ نصائح	〃
اولادِ کرام	۷۹۵
تاریخ وفات	۷۹۶
مدفنِ پاک	〃
قطعۂ تاریخ	〃
فصل نوزدهم	۷۹۸
حالات حضرت سید ابوالحسن علی گیلانیؒ	〃
اوصافِ جمیلہ	〃
نام ولقب	〃
ولادت	〃
تحقیق ولدیت	〃
تحصیل علوم	۸۰۱
بیعت وخلافت	۸۰۲
سیر و سیاحت	〃

Marfat.com

معارفِ توحید
اخلاق وکمالات
عملیات ۸۰۴
برائے حصولِ مرادات
برائے مغفرت
کلماتِ طیبات نصائح
اولاد
خلفائے عظام ۸۰۵
مدحیات
غزل
دیگر ۸۰۶
تاریخ وفات
مدفنِ پاک
قطعہ تاریخ

فصل بیستم ۸۰۸

حالاتِ حضرت شاہ سید میر گیلانی رح
اوصافِ جمیلہ
نام ولقب
ولادت
تحصیلِ علوم

بیعت وخلافت
بیعتِ روحی
استغراق ۸۰۹
اخلاق وکمالات
سیر وسیاحت
کرامات
عملیات
برائے اولاد
کلماتِ طیبات
ازواج واولاد
خلفائے عظام ۸۱۱
تاریخ وفات
مدفنِ پاک
قطعہ تاریخ

فصل بست یکم ۸۱۴

حالاتِ حضرت سید شمس الدین گیلانی رح
اوصافِ جمیلہ
نام ولقب
ولادت
تحصیلِ علوم

Marfat.com

بیعت وخلافت ۸۱۴
اخلاق وکمالات 〃
کرامات ۸۱۵
کشفِ وقائع 〃
افاضہ روحانی 〃
کلماتِ طیبات 〃
ازواج واولاد وخلفا ۸۱۶
تاریخ وفات ۸۱۷
مدفنِ پاک 〃
قطعہ تاریخ 〃

فصل بست دوم ۸۱۹

حالات حضرت سید محمد غوث گیلانی اوچیؒ 〃
اوصافِ جمیلہ 〃
نام ولقب 〃
ولادت وتربیت 〃
تحصیل علوم 〃
بیعت وخلافت 〃
بیعتِ روحی 〃
حج حرمین الشریفین ۸۲۰
اقامتِ لاہور 〃
قیام ناگور ۸۲۰
سیاحتِ ممالکِ مختلفہ 〃
سفر بغداد شریف 〃
بشارتِ غوثیہ 〃
ورودِ ملتان ۸۲۱
علمی مناظرہ 〃
کشف علوم 〃
سکونت اوچ 〃
کمالاتِ ذاتی ۸۲۲
کرامات 〃
دعائے فتح 〃
عملیات ۸۲۳
برائے مقہوری اعداء 〃
برائے حصول سلطنت 〃
برائے بلندی مرتبہ 〃
برائے حاجت روائی 〃
تصنیفات ۸۲۴
ترجیع 〃
وراثت مرتبہ غوثیہ ۸۲۵
ازواج محترمات 〃
اولاد کرام

Marfat.com

اولادِ کرام ۸۲۶
صحتِ نسب ۸۲۷
سلسلہ سجادہ نشینانِ اوچ متبرکہ ″
خلفائے عظام ″
تاریخ وفات ۸۵۰
مدفنِ پاک ۸۵۲
اوچ شریف ۸۵۳
خانقاہ مبارک ″
جامع مسجد گیلانی ۸۵۵
دارالعلوم قادریہ ۸۵۶
خدامِ درگاہ ″
لنگر شریف ۸۵۸
عرس مبارک ″
قطعہ تاریخ ″
فصل بست سوم ۸۵۹
حالاتِ حضرت سید مبارک حقانیؒ ۸۶۱
اوصافِ جمیلہ ″
نام ولقب ″
تربیت وتعلیم ″
بیعت وخلافت ″
بیعتِ روحی ۸۲۸
حالتِ جذب [illegible]
تجرید ″
سیر وسیاحت ۸۴۲
ریاضت ومجاہدہ ″
حرارتِ عشق ″
کرامات ″
قضائے حوائج ″
تصرف فی الاجسام ″
توجہ جلالی ۸۶۳
کلماتِ طیبات، نصائح ″
پیشینگوئی ″
اولادِ کرام ۸۶۴
سلسلہ سجادگی ″
خلفائے عظام ۸۶۵
تاریخ وفات ۸۶۶
مدفنِ پاک ″
نقشہ قبور ″
قطعہ تاریخ ″
فصل بست چہارم ۸۶۹

حالاتِ حضرت شاہ معروف خوشابیؒ	۸۶۹
اوصافِ جمیلہ	"
نام ونسب	"
ولادت وتربیت	"
واقعۂ بیعت	۸۷۰
خلافت واجازت	"
عطائے خطاب شاہی	۸۷۱
بی بی صاحبہ معتکفہ کو مستفیض کرنا	"
سیر وسیاحت	۸۷۲
عادات وخصائل	"
سماع ووجد	"
ایثار	"
کرامات	۸۷۳
تصرف فی القلوب	"
نجاتِ سفینہ	"
اعانتِ مرید	"
ظہورِ چشمہ	"
سبحہ کا تعظیم کرنا	۸۷۴
قفلِ معلق کا تبدیل کرنا	"
واقعۂ عجیبہ	"
آگ کا سرد ہو جانا	۸۷۴
تسخیرِ حیوانات	۸۷۵
پیشینگوئی	"
خلفائے عظام	"
مدحیات	۸۷۷
غزل	"
تاریخ وفات	۸۷۸
مدفن پاک	"
خوشاب شریف	"
ظہورِ ثانی	"
تعمیرِ روضہ	۸۷۹
عُرس شریف	"
قطعہ تاریخ	"
فصل بست پنجم	۸۸۱
حالاتِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ	"
اوصافِ جمیلہ	"
نام ونسب	"
ولادت	"
تربیتِ ظاہری وباطنی	۸۸۲
عالمِ بیخودی	"

واقعۂ بیعت

Marfat.com

واقعہ بیعت	۸۸۲	قیامِ منیجر	۸۹۰
خلافت و اجازت	″	تقررِ جلال پور	″
بشارتِ خلیفہ	۸۸۳	سلبِ احوال میاں علیؒ	″
روانگی بجانبِ شاہ پور	″	تخت ہزارہ سے عبور	۸۹۱
توبہ قزاقاں	۸۸۴	ایک مجذوب سے استفاضہ	″
مصاحبتِ شاہ محمد شیرازیؒ	″	مدتِ سیاحت	″
شدتِ جوع	″	سکونتِ بہلوال شریف	۸۹۲
نذرِ کلہ پائچہ	″	معمولات	″
نذرِ گوسفند	۸۸۵	سماع و وجد	″
ملنگوں کی طماعی	″	اخلاق و عادات	″
مقابلہ شاہ محمد	۸۸۶	فقر و فاقہ	۸۹۳
سلبِ احوال شاہ محمد	۸۸۷	حسنِ معاشرت	″
شاہ محمد کو معاف کرنا	″	حلیہ اقدس	″
سیر و سیاحت	″	لباس	″
ملاقاتِ ملنگانِ سیاحین	۸۸۸	مقاماتِ فقر	۸۹۴
تعدّی ملنگاں	″	منازلِ اربعہ	″
مُلا پر شفقت	″	مقامِ سخاوت	″
ملنگوں سے قطعِ تعلق	۸۸۹	کرامات	″
سیرِ دریا	″	طیِّ ارض	″
ورودِ جوکالی	″	طیِّ زمان	″

Marfat.com

مژدۂ نمبرداری	۸۹۵
بشارتِ سرداری	〃
تصرف فی الاشباح	۸۹۶
خزینۂ غیب	〃
تصرف فی الاجسام	۸۹۷
امدادِ باطنی	〃
رویتِ مطلعِ خورشید	۸۹۸
ظہور بامکنۂ متعددہ	〃
ہلاکتِ اعداء	۸۹۹
استجابتِ دعا	۹۰۰
پیشینگوئی	〃
افاضاتِ روحانی	〃
تجسدِ ارواح	۹۰۱
تمثلِ ارواح	۹۰۲
عطائے فرزند	〃
فیضانِ سلیمانیہ	۹۰۳
عملیات	〃
برائے برکتِ رزق	〃
کلماتِ طیبات	〃
ازواجِ محترمات	۹۰۴
اولادِ کرام	۹۰۵
منصبِ سجادگی	〃
خلفائے عظام	۹۰۶
مدحیات	۹۱۱
غزل	〃
واقعۂ وفات	〃
سپردِ مریداں	〃
تاریخِ وفات	۹۱۲
مدفنِ پاک	〃
کرامت	〃
روضۂ اقدس	〃
مسجد سلیمانیہ	۹۱۳
عُرس شریف	۹۱۴
قطعۂ تاریخ	〃
فصل بست ششم	۹۱۶
حالاتِ حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علویؒ	〃
اوصافِ جمیلہ	〃
نام ولقب	〃
نسب نامہ پدری	〃
نسب نامہ مادری	۹۱۷
خاندانی حالات	

Marfat.com

خاندانی حالات ۹۱۸
تاریخ ولادت ۹۱۹
عطائے خرقہ ″
تربیت ″
شباب ″
یادِ الٰہی کا شوق ۹۲۰
شادی خانہ آبادی ″
سکونتِ نوشہرہ ″
تحصیلِ علوم ″
کشفِ علوم ۹۲۱
قال وحال ″
سیرِ لاہور ۹۲۲
واقعہ بیعت ″
بیعت وسپردِ امانت ۹۲۳
سکر وصحو ″
زیارتِ شیخ کو جانا ″
درگاہِ شیخ میں منظوری ۹۲۴
خلافت کبرے ″
تقررِ نوشہرہ وتفصیل براولیاء ۹۲۶
آخری ملاقاتِ شیخ ۹۲۸

زیارتِ مزار سخی پیرہ ۹۲۸
تغیر احوال ومنظوری ″
تربیتِ صاحبزادگان ۹۲۹
پیشینگویاں ۹۳۰
قرآن مجید کا اشارہ ″
حدیثِ نبوی ″
ارشادِ نبوی ۹۳۱
فرمان مرتضوی ۹۳۳
غوث الاعظم کی پیشگوئی ″
غوثِ اعظم کی دوسری پیشگوئی ۹۳۵
غوثِ اعظم کی تیسری پیشگوئی ۹۳۶
شیخ داؤد قیصری کی پیشگوئی ۹۳۷
سید مبارک حقانی کی پیشگوئی ″
شاہ معروف کی پیشگوئی ۹۳۸
شاہ رحیم الدین کی پیشگوئی ″
شاہ علاؤالدین کی پیشگوئی ″
شاہ سلیمان نوری کی پیشگوئی ۹۳۹
شیخ عبدالوہاب متقی کی پیشگوئی ″
شیخ احمد سرہندی کی پیشگوئی ۹۴۰
معمولات ″

Marfat.com

عبادت وریاضت	۹۴۰
اذکار	؍؍
افکار	۹۴۱
اوراد	؍؍
متابعتِ نبوی	؍؍
تدریس	؍؍
اخلاق وعادات	؍؍
مواعظِ حسنہ	۹۴۴
فضائلِ نبوی	؍؍
فضائلِ شہداء	؍؍
حلیۂ اقدس	۹۴۵
لباس	؍؍
رفتار وگفتار	؍؍
سماع و وجد	۹۴۶
فضائل	؍؍
خصائص	۹۵۶
مقاماتِ فقر	۹۵۸
تعریفِ مقام	؍؍
مقامِ نوشاہت	؍؍
لفظِ نوشہ کی تشریح	۹۶۱
نوشاہت کی خصوصیت	۹۶۴
نوشاہت کی حقیقت	۹۶۵
مقامِ غوثیت	۹۶۶
مقامِ قطبیت	؍؍
مقامِ فردیت	؍؍
مقامِ محبوبیت	۹۶۷
مقامِ صدیقیت	؍؍
مقامِ امامت	۹۶۸
مقامِ گنج بخش	؍؍
مقامِ فقر	۹۶۹
مقامِ وراثت الانبیاء	۹۷۰
مجددیتِ کبریٰ	۹۷۳
مجددیتِ الف	۹۷۸
مقامِ جمع الجمع	۹۷۹
کرامات	۹۸۳
تصرف	؍؍
احیائے اموات	۹۸۴
چوپان کو زندہ کرنا	؍؍
ہلاکتِ مویشیاں	۹۸۵
تصرف فی الاشباح	۹۸۶
زورِ ولایت	

Marfat.com

زورِ ولایت	۹۸۷	مکتوبِ اوّل	۱۰۰۳
سلبِ امراض	〃	مکتوبِ دوم	〃
نابینا کا بینا ہو جانا	۹۸۹	مقالات	۱۰۰۴
تصرف فی الاعیان	۹۹۰	مقالہ	〃
تصرف فی الارض	۹۹۱	الہامات	۱۰۰۶
تصرف فی القدر	۹۹۲	الہام ۱	〃
گرم ریت کا سرد ہو جانا	۹۹۳	الہام ۲	〃
تمام کائنات سے ذکرِ ھُو جاری ہونا	۹۹۴	الہام ۳	۱۰۰۷
فتح قندھار کی دعا	〃	کلماتِ طیبات	〃
بادشاہِ وقت کو غرق سے بچانا	۹۹۶	معرفین کمال	۱۰۱۲
مشایخ وقت کا آپ سے استفاضہ	۹۹۷	ازواجِ محترمات	۱۰۱۴
عملیات	۹۹۸	اولادِ کرام	۱۰۱۵
برائے دفعِ وبائے حیوانات	〃	فضائلِ اولاد	۱۰۱۸
برائے جمیع مقاصد	〃	تلامذہ عظام	〃
تصنیفات	۹۹۹	مریدین	۱۰۱۹
گنج الاسرار	〃	خلفائے ذوالاحترام	۱۰۲۰
مثنوی رباعیہ	۱۰۰۱		
چہار بہار	〃	سلسلہ نوشاہیہ	۱۰۲۸
کلماتِ طیبات	۱۰۰۲		
جواہر المکنون	〃	تبرکات	〃
لطائف الاشارات	〃		
ذخائر الجواھر فی بصائر الزواھر	〃	قرآن مجید	〃
مکتوبات	۱۰۰۳	لنگی	〃

Marfat.com

عصا	۱۰۲۹	سید عبداللہ کو مستفیض کرنا	〃
بھورا	〃	آخری وقت	۱۰۴۱
کلاہ	〃	تاریخ وفات	۱۰۴۲
چادر	〃	مدفن پاک	〃
نعلین مبارک کا تلا	〃	تعمیر روضہ	〃
تہبند	۱۰۳۰	جسد اطہر کا دوبارہ ظہور	۱۰۴۳
مدحیات	〃	تعمیر روضہ ثانی	〃
قصیدہ	〃	جسد اطہر کا سہ بارہ ظہور	۱۰۴۴
سند رویت نوشاہیہ	۱۰۳۲	تعمیر روضہ ثالث	〃
واقعۂ وفات	۱۰۳۳	مرمت پالکی شریف	۱۰۴۵
تقرر خلیفہ	〃	مرمت ثانی پالکی شریف	〃
علالت طبع	۱۰۳۵	مسجد نوشاہیہ	۱۰۴۷
آخری ایام	〃	مسافر خانہ	〃
اجتماع یاراں	۱۰۳۶	لنگر نوشاہیہ	〃
جمعہ	〃	حلقۂ درگاہ	〃
شنبہ	〃	عرس شریف	۱۰۴۸
یکشنبہ	〃	قطعات تاریخ	〃
دوشنبہ	۱۰۳۷	ختم شریف نوشاہی	۱۰۵۲
یاروں کو دعائیں	۱۰۳۸	خاتمہ کتاب	۱۰۵۳
فضائل فرزنداں	〃	مناجات بجناب قاضی الحاجات	۱۰۵۴
اہل دیہ کو بشارت	۱۰۳۹	شجرہ شریف منظوم	۱۰۵۸
اولاد کے حق میں بشارت	۱۰۴۰	تمام شد	۱۰۶۰

Marfat.com

فہرست سوم

یہ اُن بزرگوں کے حالات کی فہرست ہے جن کے احوال مشائخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی اولاد ہونے اور خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں اپنے اپنے مقام پر مع عنوانات سنین درج ہوئے ہیں

[illegible]

حضرت سید قاسم بن رسول اللہ	۲۳۴	سنہ ۱۷ھ	۲۴۴
حضرت سید عبداللہ بن رسول اللہ	"	سنہ ۱۸ھ	"
حضرت سید ابراہیم بن رسول اللہ	"	سنہ ۱۹ھ	"
خلفائے نبوی		سنہ ۲۰ھ	"
حضرت ابوبکر صدیق رض	۲۳۵	سنہ ۲۱ھ	۲۴۵
فتوحات صدیقی	۲۳۶	سنہ ۲۲ھ	"
سنہ ۱۲ھ	"	سنہ ۲۳ھ	"
سنہ ۱۳ھ	"	فضائل فاروقی	"
فضائل صدیقی	۲۳۹	اولاد فاروقی	"
اولاد صدیقی	"	خلفائے فاروقی	۲۴۶
خلفائے صدیقی	"	حضرت عثمان ذوالنورین رض	"
حضرت عمر فاروق رض	۲۴۰	فتوحات عثمانی	"
فتوحات فاروقی	"	سنہ ۲۴ھ	"
سنہ ۱۴ھ	۲۴۲	سنہ ۲۵ھ	۲۴۷
سنہ ۱۵ھ	"	سنہ ۲۶ھ	"
سنہ ۱۶ھ	"	سنہ ۲۷ھ	"

سنہ ۲۸ھ

سنہ ۲۸ھ	۲۴۷	حضرت جعفرؓ	۳۷۲
سنہ ۲۹ھ	״	حضرت عبداللہ اکبرؓ	״
سنہ ۳۰ھ	״	حضرت عبداللہ اصغرؓ	
سنہ ۳۱ھ	״	حضرت ابوبکرؓ	
سنہ ۳۲ھ	۲۴۸	حضرت عمرو اطرفؓ	״
سنہ ۳۳ھ	״	حضرت یحییٰؓ	״
سنہ ۳۴ھ	״	حضرت عونؓ	״
سنہ ۳۵ھ	״	ائمہ اہل بیت	
فضائل عثمانی	״	حضرت امام حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰؓ	۳۷۴
اولادِ عثمانی	۲۴۹	حضرت امام حسین شہید کربلا ابن علی مرتضیٰؓ	۳۷۶
خلفائے عثمانی	״	امام زین العابدینؓ	۳۷۸
حضرت بلال حبشیؓ	۲۵۰	امام محمد باقرؓ	۳۸۰
حضرت انس بن مالکؓ	״	امام جعفر صادقؓ	۳۸۲
اولادِ حضرت علی مرتضیٰؓ		امام موسیٰ کاظمؓ	۳۸۵
حضرت محسنؓ	۳۷۱	امام علی رضاؓ	۳۸۷
حضرت محمد حنفیہؓ	״	امام محمد تقیؓ	۳۸۸
حضرت محمد اوسطؓ	״	امام علی نقیؓ	۳۸۹
حضرت محمد اصغرؓ	״	امام حسن عسکریؓ	۳۹۰
حضرت عباس علم بردارؓ		امام محمد مہدیؓ	۳۹۲
حضرت عثمانؓ			

Marfat.com

خواجہ کمیل بن زیاد نخعی رح	۳۹۶	خلفائے شیخ معروف کرخی رح	
خواجہ اویس قرنی رح	۳۹۷	شیخ ابراہیم بن عیسےٰ اصفہانی رح	۴۹۵
خواجہ ابوعبدالرحمن صاحب حق رح	۴۰۰	شیخ ابراہیم صیاد رح	"
شیخ عبدالعزیز مکی قلندر رح	"	شیخ علی رح	۴۹۶
شاہ زبیر بن عبدالواحد رح	۴۰۳	خواجہ ابواحمد محمد شامی رح	"
قاضی شُریح رح	"	خلفائے شیخ سری سقطی رح	
شیخ محمود پاتلہ لنگوٹ بند رح	۴۰۴	شیخ ابوسعید خراز رح	۵۱۳
خلفائے خواجہ حسن بصری رح		شیخ ابوحمزہ بغدادی رح	۵۱۴
شیخ مالک بن دینار رح	۴۵۰	شیخ ابواحمد مصعب قلانسی رح	"
شیخ عتبہ بن الغلام رح	"	شیخ ابوالحسن نوری رح	"
خواجہ عبدالواحد بن زید رح	۴۵۱	شیخ ممنون محب کذاب رح	۵۱۵
شیخ عمرو بن داؤد قرشی رح	۴۵۴	شیخ ابوالعباس مسروق رح	۵۱۶
شیخ علی بن رزین ہروی رح	"	شیخ خیر نساج رح	"
شیخ محمد بن واسع رح	"	شیخ حسن مسوحی رح	۵۱۷
خلفائے شیخ حبیب عجمی رح		شیخ احمد مسوحی رح	"
شیخ بایزید بسطامی رح	۴۶۶	شیخ احمد بن ابی الورد رح	"
شیخ احمد توریزی رح	۴۶۷	شیخ محمد بن ابی الورد رح	۵۱۸
خلفائے شیخ داؤد طائی رح		شیخ احمد بن یزید کاتب رح	"
امام محمد بن حسن شیبانی رح	۴۸۱	شیخ سلیمان بن مسعود النمری رح	۵۱۹
شیخ ابوالبقار رح	"	اولاد شیخ جنید بغدادی رح	

شیخ قاسم

Marfat.com

شیخ قاسم رح ۵۵۳
شیخ عثمان رح ″
خلفائے شیخ جنید بغدادی رح
شیخ ابوالحسین مالکی رح ۵۵۷
شیخ ابوبکر دقاق رح ″
شیخ ابوحمزہ خراسانی رح ″
شیخ ابراہیم خواص رح ″
شیخ عمرو بن عثمان مکی رح ۵۵۸
شیخ ممشاد دِینوری رح ″
شیخ رُویم بغدادی رح ۵۵۹
شیخ یوسف رازی رح ″
قاضی ابوالعباس بن سُریج رح ″
شیخ حسین بن منصور حلاج رح ۵۶۰
شیخ ابوالعباس آدمی بغدادی رح ″
شیخ ابومحمد جُریری رح ۵۶۱
شیخ بنان حمال رح ۵۶۲
شیخ ابوبکر واسطی رح ″
شیخ ابوعلی رودباری رح ″
شیخ ابوبکر کتانی رح ۵۶۵
شیخ ابراہیم قصار رح ″

شیخ ابوالحسن علی بن مزین بغدادی رح ۵۶۶
شیخ ابومحمد مرتعش رح ″
شیخ ابویعقوب نہرجوری رح ۵۶۷
شیخ ابوسعید اعرابی رح ″
شیخ ابومحمد جعفر احذّا رح ″
شیخ ابوالخیر اقطع رح ۵۶۸
شیخ ابوبکر مصری رح ″
شیخ ابوبکر عطوفی رح ″
شیخ ابوعمرو زجاجی رح ″
شیخ جعفر خلدی رح ۵۶۹
شیخ ابن عطا نیشاپوری رح ″
شیخ علی بن بندار صوفی رح ۵۷۰
شیخ ابوبکر مفید رح ″
شیخ اسمٰعیل بن نجید رح ″
شیخ ابوبکر قطیعی رح ۵۷۱
شیخ ابراہیم بن ثابت رح ″
شیخ ابوبکر فالیزبان رح ″
شیخ ابوبکر کسائی رح ″
شیخ ابوجعفر حفار رح ۵۷۲
شیخ ابوبکر زقاق کبیر رح ″

Marfat.com

شیخ زیاد الکبیر ہمدانی رح	۵۷۲	شیخ عبدالعزیز مینی تمیمی رح	۶۰۹
شیخ ثابت الخباز رح	"	شیخ ابوبکر طمستانی رح	"
شیخ غیلان سمرقندی رح	۵۷۳	شیخ حسین بن محمد سلمی رح	"
شیخ ابوجعفر فرغانی رح	"	شیخ ابوالحسین بندار شیرازی رح	۶۱۰
شیخ احمد بن ابی سعدان رح	"	شیخ ابوسہل صعلوکی رح	"
شیخ ابوطالب خزرج رح	۵۷۴	شیخ ابوبکر بن حمدون الفرا رح	"
شیخ ابوالقاسم قصری رح	"	شیخ ابوالحسن علی حصری رح	"
شیخ ابوالحسین حکیمی رح	۵۷۵	شیخ ابوالقاسم نصرآبادی رح	۶۱۱
شیخ ابوالحسن علی بن سہل اصفہانی رح	"	شیخ ابوعبداللہ بن ابی ذہل رح	۶۱۲
شیخ ابویعقوب اقطع رح	"	شیخ ابوطالب مکی رح	۶۱۳
شیخ ابوالحسین علی بن ہند الفارسی رح	"	شیخ ابوالحسین بن سمعون رح	"
شیخ ابوعمرو حماد قریشی رح	۵۷۶	شیخ نفیس عجمی رح	۶۱۴
شیخ ابویعقوب مزابلی رح	"	شیخ مملے عجمی رح	"
شیخ عبدالعزیز بحرانی رح	"	شیخ ابوالحسن علی استرآبادی رح	"
شیخ ذوالنون فرافلیح مجنون رح	"	شیخ احمد نجار استرآبادی رح	"
شیخ عبداللہ بغدادی رح	"	شیخ ابوذرعہ رازی رح	۶۱۵
اولادِ شیخ ابوبکر شبلی رح		شیخ ابوعلی بوتہ گر رح	"
شیخ ابوالحسن رح	۶۰۷	شیخ ابوالحسین مروالرودی رح	"
شیخ یونس رح	"	شیخ ابوبکر صیدلانی رح	"
خلفاے شیخ ابوبکر شبلی رح		شیخ ابوبکر رازی رح	"

شیخ ابوالعباس

شیخ ابوالعباس دامغانی رح	۶۱۶	خلفائے حضرت غوث الاعظم رح	
شیخ ابومقاتل عکّی رح	〃	سید جمال اللہ حیات المیر رح	۷۲۰
شیخ ابوعبداللہ رازی رح	〃	سید عون قطب شاہ علوی عباسی رح	۷۲۲
شیخ عبدالرحمٰن خراسانی رح	〃	شیخ ابوسعید قلوری رح	〃
شیخ بکیر دینوری رح	〃	شیخ عدی بن مسافر رح	۷۲۳
شیخ ابومحمد ہروی رح	〃	شیخ ماجد کردی رح	۷۲۴
شیخ ابوبکر اصفہانی رح	〃	شیخ عثمان بن مرزوق قرشی رح	〃
وزیر علی بن عیسےٰ رح	〃	شیخ علی ہیتی رح	۷۲۵
اولاد شیخ ابوالحسن جکاری رح		شیخ قضیب البان موصلی رح	۷۲۶
شیخ ابوطاہر رح	۶۳۵	شیخ احمد بن مبارک رح	۷۲۷
اولاد حضرت غوث الاعظم رح		شیخ صدقہ بغدادی رح	〃
سید عبداللہ رح	۷۱۳	شیخ ابوعمرو صریفینی رح	〃
سید ابراہیم رح	〃	شیخ محمد الاوانی رح	۷۲۸
سید عبدالجبار رح	〃	شیخ سرور سلطان سید احمد رح	〃
سید عبدالرزاق رح	۷۱۴	سید احمد رفاعی رح	۷۲۹
سید عبدالعزیز رح	۷۱۵	شیخ ابوالسعود بن الشبلی رح	۷۳۱
سید موسےٰ رح	〃	شیخ حیات بن قیس حرانی رح	۷۳۲
سید عیسےٰ رح	〃	شیخ ابومدین مغربی رح	۷۳۳
سید محمد رح	۷۱۶	شیخ جاگیر کردی رح	۷۳۴
سید یحییٰ رح	〃	شیخ عبداللہ جبائی رح	۷۳۵

Marfat.com

شیخ ابوالقاسم عمرو البزاز رح ۷۳۶
شیخ محمود نعال رح 〃
شیخ علی بن ادریس یعقوبی رح ۷۳۷
شیخ یونس بن یوسف شیبانی رح ۷۳۸
شیخ ابو محمد عبداللہ مقدسی رح 〃
شیخ صدر الدین قونیوی رح 〃
شیخ شہاب الدین سہروردی رح 〃
شیخ سوید سنجاری رح ۷۳۹
علامہ ابوبکر عبداللہ تمیمی رح ۷۴۰
امام ابوالبقا عبداللہ عکبری رح 〃
شیخ ابو محمد عبداللہ اسدی رح 〃
شیخ علی بن وہب ازجی رح ۷۴۱
شیخ یونس قصار ہاشمی رح 〃
شیخ ابو عبداللہ بطایحی رح 〃
اولادِ سید عبدالوہاب گیلانی رح
سید صفی الدین رح ۷۶۳
سید سلیمان رح 〃
خلفائے سید عبدالوہاب گیلانی رح
سید عبدالصمد رح ۷۶۸
سید ابونصر صالح بن عبدالرزاق رح 〃
سید فضل اللہ بن عبدالرزاق رح ۷۷۰

سید محمد بن عبدالعزیز رح ۷۷۰
سید داؤد بن سلیمان رح 〃
شیخ عنایت اللہ قادری رح 〃
شیخ عبدالرحیم قادری ۷۸۱
شیخ ابوالفرج قادری رح 〃
سید محمد باصفا 〃
اولادِ سید صفی الدین گیلانی
سید ابوالمسعود علم الدین احمد رح ۷۸۹
سید ابوالجہاد بدر الدین حسن رح 〃
خلفائے سید صفی الدین گیلانی رح
سید ابو سلیمان احمد رح ۷۸۲
سید عبدالوہاب رح 〃
سید علی قادری رح 〃
خلفائے سید احمد گیلانی رح
شیخ نور محمد قادری رح ۷۹۱
خلفائے سید علی گیلانی رح
شیخ محمود بودلہ رح ۸۰۵
شیخ عبدالقادر قادری رح 〃
اولاد شاہ سید میر گیلانی رح
سید عبداللہ

سید عبداللہ رح	۸۱۱
خلفائے شیخ میر گیلانی رح	
شاہ میانجیو قادری رح	″
شیخ احمد قادری رح	۸۱۲
اولاد سید شمس الدین گیلانی رح	
سید ابوالقاسم رح	۸۱۶
اولاد سید محمد غوث گیلانی اوچی رح	
سید عبداللہ ربانی رح	۸۲۶
سلسلہ سجادہ نشینان اوچ متبرکہ	
سید عبدالقادر ثانی رح	۸۱۸ ، ۸۲۸
سید عبدالرزاق رح	۸۲۹
سید حامد گنج بخش کلاں رح	۸۳۰
سید موسئے پاک شہید رح	۸۳۲
سید عبدالقادر ثالث رح	۸۳۴
سید شمس الدین ثانی رح	۸۳۵
سید عبدالقادر رابع رح	″
سید شمس الدین ثالث	۸۳۶
سید حامد گنج بخش ثانی رح	″
سید شمس الدین رابع نورانی رح	۸۳۷
سید عبدالقادر خامس شہید رح	″
سید حامد گنج بخش ثالث بانی قلعہ رح	۸۳۸
سید عبدالقادر سادس اولیا رح	۸۴۰
سید حامد گنج بخش رابع جنگاور رح	″
سید شمس الدین خامس رح	۸۴۲
سید حامد گنج بخش خامس رح	″
سید شمس الدین سادس رح	۸۴۴
سید حامد گنج بخش سادس رح	۸۴۶
سید شمس الدین سابع رح	۸۴۷
سید حامد گنج بخش سابع رح	″
سید شمس الدین ثامن سجادہ نشین حاضرہ	۸۴۸
خلفائے سید محمد غوث گیلانی رح	
سلطان قطب الدین لنگاہ رح	۸۵۰
سلطان حسین لنگاہ رح	″
سلطان سکندر لودھی رح	۸۵۱
خلفائے شاہ معروف خوشابی رح	
شیخ عبداللہ قریشی بھلوالی رح	۸۷۵
سید شاہ محمد (سید عبداللطیف) شیرازی رح	۸۷۶
شیخ مہر علی رانجھہ چاوی رح	۸۷۷
پنڈت دُنی چند برہمن رح	″
اولاد سخی شاہ سلیمان نوری رح	

Marfat.com

شیخ رحیم داد رح ۔۔۔ ۹۰۵

شیخ عبدالواحد بن رحیم داد رح ۔۔۔ 〃

شیخ روشن شاہ بن رحیم داد رح ۔۔۔ 〃

شیخ تاج محمود رح ۔۔۔ 〃

خلفائے سخی شاہ سلیمان نوری رح

مُلا کریم الدین جوکالوی رح ۔۔۔ ۹۰۷

دیوان ابوالفتح مہرت سداکبنوئی رح ۔۔۔ 〃

مُلا غازی گوندل رح ۔۔۔ 〃

شیخ ہموں فقیر رح ۔۔۔ ۹۰۸

چوہدری بیجو تارڑ رح ۔۔۔ 〃

چوہدری علاوالدین تارڑ رح ۔۔۔ ۹۰۹

شیخ ہندی رح ۔۔۔ 〃

بابا لٹن شاہ درویش جوگی رح ۔۔۔ 〃

اولاد سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح

سید شاہ حافظ محمد برخوردار بحرالعشق رح ۔۔۔ ۱۰۱۶

سید شاہ محمد ہاشم دریادل رح ۔۔۔ ۱۰۱۷

خلفائے سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح

فہرست اسمائے خلفاء ۔۔۔ ۱۰۲۰

تمام شد

فہرست چہارم

فہرست چہارم

یہ اُن مستوراتِ عالیات وعارفاتِ کاملات کے حالات کی فہرست ہے جن کے احوال مشائخ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی ازواج ہونے یا اولاد ہونے یا خلفا ہونے کی حیثیت سے اس کتاب میں علیحدہ عنوانات سے درج ہوئے ہیں۔

ازواج حضرت رسول اللہ صلعم

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض ۲۲۸

حضرت سودہ رض ۲۲۹

حضرت عائشہ صدیقہ رض ״

حضرت حفصہ رض ۲۳۰

حضرت زینب بنت خزیمہ رض ״

حضرت ام سلمہ رض ״

حضرت زینب بنت جحش رض ۲۳۱

حضرت جویریہ رض ۲۳۲

حضرت اُم حبیبہ رض ״

حضرت صفیہ رض ۲۳۳

حضرت میمونہ رض ״

اولاد حضرت رسول اللہ صلعم

حضرت سیدہ زینب رض ۲۳۵

حضرت سیدہ رقیہ رض ۲۳۶

حضرت سیدہ ام کلثوم رض ۲۳۶

ازواج حضرت علی مرتضےٰ رض

حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض ۳۶۹

حضرت امامہ بنت ابو العاص رض ״

حضرت اسما بنت عمیس رض ״

حضرت خولہ بنت جعفر رض ״

حضرت ام البنین بنت حزام رض ״

حضرت ام حبیب صہبا بنت ربیعہ رض ۳۷۰

حضرت لیلےٰ بنت مسعود رض ״

حضرت ام سعد بنت عروہ رض ״

حضرت محیاۃ بنت امرء القیس رض ״

خلفائے خواجہ حسن بصری رح

حضرت رابعہ عدویہ بصریہ رح ۴۵۵

خلفائے شیخ سری سقطی رح

حضرت اُم محمد رح ۵۱۹

خلفائے شیخ جنید بغدادیؒ	—
حضرت فاطمہ زمونہ رح	۵۷۹
ازواج حضرت غوث الاعظم رح	
حضرت مدنیہ بنت میر محمد رح	۷۱۱
حضرت صادقہ بنت محمد شفیع رح	″
حضرت مؤمنہ رح	″
حضرت محبوبہ رح	″
ازواج سید محمد غوث گیلانی رح	
حضرت بی بی ولیس گسائیں رح	۸۲۵
حضرت بی بی خیر النساء رح	۸۲۶
حضرت سیدہ فاطمہ رح	″
خلفائے سید مبارک حقانی رح	
حضرت بی بی جیونی صاحبہ رح	۸۶۵
خلفائے شاہ معروف خوشابی رح	
حضرت بی بی بھاگ بھری رح	۸۴۷
مائی بدھاں رح	″
ازواج سخی شاہ سلیمان نوری رح	
حضرت بی بی رول خاتون رح	۹۰۴
حضرت بی بی جوانہ خاتون رح	″
ازواج سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح	
اہلیہ اولیٰ بنت سید فتح محمد علوی رح	۱۰۱۴
اہلیہ ثانیہ حضرت رویل خاتون رح	۱۰۱۵
اہلیہ ثالثہ رح	″
اولاد سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح	
حضرت بی بی سائرہ خاتون رح	۱۰۱۷

تمام شد

تقریظ از حضرت سید غلام مصطفیٰ رح	۱۰۶۱
تقریظ از مولوی محمد سلام اللہ شائق	۱۰۶۴
تقریظ از پیر غلام دستگیر نامی	۱۰۶۵
قطعہ تاریخ تصنیف کتاب ہذا از پیر نامی	۱۰۶۷
قطعات از سید غلام مصطفیٰ نوشاہی	۱۰۶۸

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت

اَللّٰہُ محمد ہے ہر حامد و محمود کا، اور احد احمد ہے ہر ساجد و مسجود کا۔ صفتِ احدیت میں یگانہ ہے، وجود و موجود سب اسی کا افسانہ ہے، اُس کی توحید کا راز فوق الادراک ہے، کیونکہ وہ عددی یگانگت سے بھی پاک ہے ذاتِ بیچون کی یکتائی ذرہ ذرہ سے درخشان ہے، کثرت کا چرچا وحدت کا نشان ہے۔

ففی کل شیئ لہٗ شاھدٌ ﴿ یدل علٰی انّہٗ واحدٌ

جمالِ حقیقی حقایقِ موجودات سے نمایاں ہے، موحدِ عالی مقام کو ہر فرد میں مقامِ فردیت عیان ہے، کلّ الکل کی وحدت جامع الصفات ہے، شانِ واحدیت یہی ہے کہ باشکالِ مختلفہ موجود وہی ذات ہے۔ وحدہٗ لاشریک لہٗ۔

وھو الحامد ھو المحمود ﴿ لیس فی الدّار غیرہٗ موجود

وفی انفسکم شاہد ہے، کہ فی الحقیقت موجود ذاتِ واحد ہے، غیریت کے تثنیہ کو اس میں کچھ گنجایش نہیں، عینیت کا مسئلہ محتاجِ فہمایش نہیں، جس کے کان میں نحن اقرب کی آواز آئی، اُس نے موجودِ مطلق کو ثابت کر کے

له ستودہ شدہ، یہ ترجمہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا، کیونکہ تمام محامد کا محمود و محمد صرف ذاتِ کریم اللّٰہُ ہے ۱۲ ۔ سه ستودہ ۱۲ ۔ ته ستودہ تر ۱۲ ۔ ھه عددی یگانگت سے وہ ایک مراد ہے جس کی تعریف یہ ہے الواحد نصف الاثنین۔ اللہ تعالیٰ گنتی کی یگانگت سے بھی مبرا ہے جیسا کہ مکتوباتِ امام ربانی دفتر اول مکتوب ہفتادم میں ہے۔ "غرض جب تک ان سب کی گرفتاری سے آزاد ہو کر ایک خدا کے ساتھ جو ایک ہونے سے بھی منزہ و پاک ہے گرفتار و مقید نہ ہو جائیں تب تک خرابی ہی خرابی اور وبال ہی وبال ہے" ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

وحدت الوجود کی بولی سنائی۔ رُباعی

عین بت وعیان مہر ومہ ہمہ اوست | در دَیر بدل بجاں بکعبہ ہمہ اوست
لاحول ولا قوۃ الا با للہ | با للہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

حمد کی حد اتنی بعید ہے کہ اُس کی حد بتانا عقل کی حد سے باہر ہے، بلندی تحمید

ع وحدہ الحمد لا یعلم سوائہ

سے ظاہر ہے، جو کوئی اُس کی توصیف کا شناسا ہوا، مجبورًا قائل لا احصی ثناء ہوا۔

رُباعی

سمجھیں اُسے کیا وہ ہے لقا سے بھی ورا | ھُوَ جلوہ نما ہے اِس ادا سے بھی ورا
جو وہم میں دید میں گماں میں آوے | وہ اِس سے ورا ہے بل ورا سے بھی ورا

انسان مرأۃ الرحمان کو چاہیئے کہ اُس کی عظمت وجلال کے آگے معترف بعجز وقصور ہو کر اُسی کا فرمودہ ترانہ حمد سُنا دے کہ یہی کافی ہے، الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدًا ولم یکن لہٗ شریک فی الملک ولم یکن لہٗ ولی من الذّل وکبّرہ تکبیرًا (بنی اسرائیل ع ۱۲) اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الّا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عزّ شانہٗ وجل برھانہٗ۔

حضرتِ اَحمَدؐ، اَحَد ہیں درجاتِ حقی وخلقی ہیں، اور یکتا ہیں مراتب بشری وملکی ہیں، آپ کی ذوالوجہین حقیقت اُدھر شامل بہ احدیت ہے، اور اِدھر نغمہ سرائے واحدیت، اُس طرف ترانہ سنج اَنَا عَرَبٌ ہو کر وارثِ مقامِ ربوبیت ہے، اور اِس جگہ اَنَا بَشَرٌ کہہ کر نقد حالِ بشریت، اِس بات کی شاہد لی مع اللہ کی شان ہے جس سے ظاہر ہے کہ اِس میں کوئی خاص رازِ نہاں ہے۔

ع درلباسِ احمدی نورِ احد | واسطہ شد خلق را بہر رشد

Marfat.com

وَ اللہُ ، محمدؐ ھوالاوّل والاٰخر والظاھر والباطن کے اسما سے معروف ہیں ، صفاتِ حقّانی سے متصف ذاتِ رحیم و رؤف ہیں ، آپ کا نورِ وجو منشا رِعالم و آدم ہے ، مبدأ عقلِ کُل و مصدر اسمِ اعظم ہے ، کنزالکنوز اور کنزالصفات حقیقتِ احمدیہ ہے ، برزخِ کبریٰ اور امّ الکتاب اسمِ محمدیہ ہے ، آپ تعینِ ثانی میں ظہور پذیر ہو کر مظہر صفاتِ الٰہیہ وجوبیہ ذاتیہ جلالیہ و جمالیہ ہیں ، اور تجلی ثانی میں مشہور ہو کر مظہر اسما و صفات کیانیہ حدوثیہ منفعلہ ہیں ، جس نے من رانی فقد رای الحق کو جانا اُس نے حقیقتِ محمدیہ کو پہچانا ۔

ہ

جمالِ خدا گر نہیں تم نے دیکھا محمدؐ کو دیکھو وہی ہو بہو ہے

ذاتِ سراجًا منیرًا کی ثنا و تعریف میں قرآن کریم بحرِ مواج رواں ہے ، انّ اللہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی سے شانِ محبوبی عیاں ہے ، آپ کا جمالِ نبوت و رسالت رحمۃ للعٰلمین ہے ، اسی لئے تو صنفِ انبیا میں آپ کا نام سیّد المرسلین ہے ۔

ہ

نورِ اوّل نمونہ حضرتِ جود سر دفترِ کائنات فہرستِ وجود

درودِ ہزارہ کے گلہائے نا معدود آپ کی مرقدِ ملائک مسجود پر نثار ہوں ، اور سلام تحیّات کے تحائف قائلِ ایکم مثلی کی ذات پر بیشمار ہوں ، آپ کی مُحمّدت میں پائے فکر لنگ و زبانِ نطق گنگ کا مصداق ہو کر آخر اسی پر کفایت کرنی پڑتی ہے کہ

کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیّین (الاحزاب ع ۵) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرا دائمًا ابدًا ۔

جماعتِ اسلامیہ سے بعد الانبیا ، کمالاتِ نبوّت کے حقیقی ورثا ، چاروں حضرات

حضرات راشدین خلفا، صاحبِ صدق وشہادت وعدل وحیا، ابوبکر صدیق اصدق الصدقا، عمر فاروق اعدل العدلا، عثمان ذوالنورین عمدۃ الحفاظ والقرا، خصوصًا معدن جود وسخا، محبوبِ حضرتِ کبریا، مظہر علیّ الاعلےٰ، جنابِ علی المرتضےٰ، اور جوانانِ جنت کے رؤسا، امام الائمہ حسن مجتبےٰ، وحسین سیّد الشہدا، اور جمیع ائمۃ الہدےٰ تھے جنہوں نے خدماتِ دینی کی بجاآوری کے صلہ میں تمغہ بشارت ابدی حاصل کیا، کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (النساء ع ۱۲) رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (البینہ)

آلِ مجموعۂ کمال سے قطب الافخم، غوث المعظم، کاشف الاسرار والحِکَم، قایلِ اسمی کاسم الاعظم، سید السادات عالم، مخدوم سلطان شیخ محی الدین عبدالقادر فخر اولادِ آدم، اور اُن کے روحانی جانشین متصف بہمہ صفاتِ قادری، مشرف بولایت کبرائے مادری، مظہر اسماؤ صفات جلالی و جمالی، مشعر شیون واعتباراتِ کمالی، خازنِ خزائن متعالی، مجددِ اکبر وارث الانبیا غالب الاولیا شاہ نوشہ گنج بخش کائنات کے والی، اور اُن کے مسند آرا، قائم مقامِ اولیا، صدر نشینِ اوجِ بقا، حضرت شاہ غلام مصطفےٰ، بیکسوں کے قبلہ وقبلہ نما، سزاوارِ مدح وستائش ہیں جن کے وجودِ مسعود سے ملتِ اسلامیہ نے جام محبت نوش کیا، اور جن کے نورِ ولایت سے کمالاتِ نبوت نے جوش دیا، گم گشتگانِ بادیہ ضلالت نے ایسے ہی اولیا اللہ کے وسیلہ جمیلہ سے بحکم کل شئ یرجع الی اصلہٖ ذاتِ احدیت کی طرف وصول کی راہ پائی اور مغلوبانِ عشق حقیقی کو جمالِ واحدیت کی جھلک ماظہرت فی شیئ کظہوری فی الانسان کے طور پر انہیں مقربین بارگاہ کی وساطت سے نظر آئی،

Marfat.com

اور ثنا اللہ ریاضاتہم ورحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سبب تالیف

خادم الاصفیا خاکپائے اولیا فقیر ابوالریاض امین الدین شریف احمد المخاطب بہ فقیر سائیں، المتخلص بہ شرافت، حفظہ اللہ عن کلّ شرّ وآفۃ ابن جامع الکمالات، مخزن الحسنات، زبدۃ المشایخ والعلما، قدوۃ الافاضل والعرفا، حضرت شاہ غلام مصطفیٰ ادام اللہ برکاتہٗ وظلالہٗ علیٰ رءوس الاولاد و الخلفا، العلوی العبّاسی نسبًا والسنی الحنفی مذھبًا والقادری النوشاھی مشربًا والسّاھنپالی الگجراتی وطنًا، ارباب دانش وبینش کی خدمت عالی میں عرض پرداز ہے کہ خلقت انسان کی علت غائی عبادت خداوندی ومعرفت الٰہی ہے قال اللہ تعالیٰ وماخلقت الجن والانس الاّ لیعبدون (الذاریات ع ۳) ای لیعرفون۔ پس منجملہ طاعات وعبادات کے مقربین درگاہ ذوالجلال کی مجالست ومصاحبت سب سے افضل ترین وموثر ترین عبادت ہے، کیونکہ ان کی استقامت احوال کے مشاہدہ سے سالک کو ہمت پڑتی ہے کہ عمدہ عمدہ ریاضات وعبادات اختیار کرے جو کہ طریقہ سلوک کے لوازم سے ہیں، بلکہ اہل اللہ کے جمال باکمال سے زائر کے دل میں ایک نور داخل ہوتا ہے، جس سے شک و شبہ کی تاریکیاں جو بُعد وحجاب کا باعث ہیں زائل ہو جاتی ہیں، اور وصول الی اللہ کا دروازہ کھُل جاتا ہے، اور اگرچہ مصاحب استفاضۂ انوار کی قابلیت اور استفادۂ اسرار کی استعداد نہ رکھتا ہو، تاہم ارباب احوال کی صحبت میں وجود لذت وشوق اور کمالاتِ ولائت کے حقایق سے ہرگز محروم نہیں رہ سکتا۔

یک زمانہ

یک زمانہ صحبتے با اولیا | بہتر از صد سالہ طاعت بیریا
گر تو سنگِ خارہ و مرمر بوی | چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

اور اگر دولتِ مجالست اور سعادتِ صحبت میسّر نہ ہوسکے تو ذکر اذکار و اتباع آثار بزرگاں بھی ایک طرح کی صحبت ہے، اور ہمت افزائی و ظلمت زدائی میں اس کی وہی تاثیر ہے جو مصاحبت کی، اسی لئے قرناً بعد قرنٍ اسلاف کے اخلاق وحالات مجالس وعظ میں بیان ہوتے چلے آئے ہیں، اور بڑے بڑے ضخیم جلدوں اور صحائف میں ان کو محفوظ رکھتے آئے ہیں، تاکہ ہر زمانہ میں اُن کے انوارِ باطن شامل حال قارئین و مستفیدین رہیں، اور یہ ظاہر ہے کہ ذکر محبوبانِ اِلٰہ و محبّانِ درگاہ میں بیشمار فوائد و منافع ہیں، ازانجملہ

۱ - وجودِ اولیائے کرام و صلحائے عُظام ایک نعمتِ عظمٰے و عطیۂ کبرٰے ہے، اور حسب الارشاد خداوندی عزاسمہٗ واما بنعمۃ ربّک فحدّث (الضحیٰ) اس نعمتِ کبرٰے کی شکر گذاری لازم ہے، اور وہ یہ ہے کہ ان کی محبت میں رہے اور ان کے فضائل و مناقب کا ذکر کرتا رہے، جس نے اس نعمتِ بے بہا کا شکرادا نہ کیا، اُس نے فی الحقیقت خدا کو نہ پہچانا۔

رُباعی

ہر کس کہ کمالِ اولیا را نشناخت | ایں نعمتِ خاص بے بہا را نشناخت
پس شکر نگفت و حُبِّ ایشاں نگزید | میداں بیقیں کہ او خدا را نشناخت

۲ - سیّد الطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جُنیدِ بغدادی رہ سے کسی نے پوچھا کہ مرید کو بزرگوں کی حکایتوں اور روایتوں سے کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد اول

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارہ معارف نوشاہیہ